ہوتا ہے کہ شاید اس کی وجہ سے بہت ٹھوس قسم کے خطرات ہیں لیکن بہرحال یہ خطرات بھی تو اِدھر کے علاقوں میں امریکہ کے قطعی طو ر پر متناعہ طرز عمل سے پیدا ہوے ہیں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ادھر آنے والے لوگ شاید آپ کی یونیورسٹی کے (یا اور کسی یونیوسٹی کے) ساوتھ ایشین اسٹڈیز سنٹر سے گزر کر ہی آتے ہیں۔ مجھے اس میں کچھ دلچسپی پیدا ہوگئی ہے کہ آخر آپ انہیں کیا پٹی پڑھا کر بھیجتے ہیں ۔ کیا آپ کے سنٹر کے دائرہ کار اور طریقہ کار کے بارے میں تفصیل محلوم ہوسکتی ہے؟

افضال احمد سید کی غزلوں کا مجموعہ خیمہ سیاہ کل زیور طبع سے آراستہ ہوکر منصہ شہور پر جلوہ گر ہوگیا (یعنی چھپ کر آگیا) اس کی ایک کاپی آپ کو بجھوانے کی فکر میں ہوں۔ کنڈیرا والی کتاب تصحیح کے مرحلے سے گزر رہی ہے جس میں انھی دوتین دن اور لگیں گے۔ چھپنے پر غلام محمد صاحب کو یقیناً بھیج دوں گا۔

آپ کا انٹرویو سوچتا ہوں نئی نسلیں (علی گڑھ) اور محراب (لاہور) کو بھیج دیا جائے۔ بہر حال آصف سے مشورہ کر کے ہفتے بھر میں اس کام کو نمٹا دوں گا۔

ملازمت ہنوز نہیں ملی ۔ ویسے متفکر ہونے کا شکریہ۔

میں آجکل (اور خصوصاً آض) خامخا مزے میں ہوں جس کا اندازہ آپ کو طول کلام سے ہوگیا ہوگا۔ ممکن ہے وجہ یہ ہو کچھ رباعیات خیام (مع سرائیکی ترجمے کے) تازہ تازہ ختم کی ہیں اور اس وقت اسی کتاب کا پشتہ بنا کر آپ کو خطہ لکھ رہاہوں۔ یا ممکن ہےکوئی اور وجہ ہو ،بہرحال علت کی تحقیق کو میں نے اِدھر کچھ دنوں سے انچا عادات سے خارج کر رکھا ہے۔ ہرچہ بادا باد!

خط کا انتظار کروں گا۔

فقط

10ستمبر 84

برادرم اجمل کمال (یا مصدقہ حالیہ بے روزگار)

آپ کا 30 اگست کا خط چند دن ہو ئے ملا۔ ہم لوگ 21 اگست کو مونٹ ریال سے لوٹے ، ساتھ میں بڑے لڑکےکو درمونٹ سے لیتے آئے۔ میں پڑھتا تو یونیورسٹی آف پینسل دانیا میں ہے، لیکن گر میوں میں درمونٹ کے ایک کالج میں interview Arabic کا کورس پڑھنے گیا ہوا تھا۔ چند سال پہلے ان حضرات کی جانب سے ہم دونوں میں بیوی خاصے متفکر رہا کرتے تھے ۔ لیکن اب قدرے کم کہ با سلیقہ ہوگئے ہیں۔ کچھ عقل وقل بھی آگئی ہے۔ بالفاظ دیگر ، ان سے دوستی کا مزہ آنے لگا ہے۔ وہ یکم ستمبر کو فلاڈلیں سدھارے۔ الغرض ، درمیانی وقت ان کے ساتھ گذارا گیا اور اس کا لفط بھی لیا گیا۔ اسی درمیانی وقفے میں چھوٹے لڑکے کا اسکول کھل گیا اور یونیورسٹی کے ہی کھلنے کی گرما گرمی بھی رہی، اور اب بیمار پڑگیا ہوں۔

بھٹی کچ کلاہ میں بھی ہوں۔ اس کا کچھ نہکچھ اندازہ آپ کو بھی ہوگیا ہوگا۔ اور مجھے بھی اس گنج گرانمایہ کی خاصی قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے ، ازا این جملہ تہائی ۔ مجھے تو بیشتر لوگ بالکل اندھے لگتےہیں۔ بہر حال ، پرانی لت ہے، اور اسی لئے عزیز بھی ۔ عمر بھر کا ساتھ رہا ہے۔ اور رشتوں میں بھی یہی ایک رشتہ نسبتاً قابل اعتماد ثابت ہوا ہے۔ چناچہ اس سے دستبردار ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

تذکرہ فاتون کی کچھ ادائی ۔ جی تو چاہ رہا ہےکہ کم فہمی یا بے عقلی کیوں ، لیکن کچھ آپ رعب کا اثر ہے۔ کچھ یہ خیال کہ آپ کے محبوب کے قیام بھی مجھ وہی عزت واجب آتی ہے جو آپ کے حق میں۔ اور کچھ کلامی کی بنا پر بے روزگار ہو نے کے سلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتا ۔ اور یہ باتیں آپ نے میری مدد یا ترحم کے حصول کے لئے لکھی بھی کب ہیں۔ (آپ خود کلامی کر رہے تھے، وہ تو اتفاق نچہ کیلئے کہ ہر زہ میرے والے الفاظ میں رکھ دیا ۔ سہوا) لیکن میں آپ کا درود بہرحال محوس کر سکتا ہوں۔ اور جو میں محسوس کر رہا ہوں، منت، اظہار کا پابند نہیں۔

حضرتایک بات بتائیے: آپ کو کتنی انگریزی آتی ہے؟ یعنی آپ پڑھتے تو بے تکان ہیں، اور اس کا مجھے اندازہ ہے، میرا اشارہ بولنے کی طرف ہے۔ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر کبھی یہاں آپ کو بلانے کی کوئی صورت بن گئی تو اندازہ رہے۔ فی الحال کوئی صورت نہیں۔ دوسال ہوئے مظفر اقبال کو بلایا تھا ۔ بعض اوقات انا کی زیادتی اورحس لطیف کی کمی بنے بناتے کام بگاڑ دیتی ہے۔ الغرض ، دوسال سے زیادہ ٹکے بنیں ۔ اول تو یہ سارا معاملہ ہی ہوا ئی ہے، دوم یہ کہ کوئی صورت بن بھی گئی تو کیا آپ آنا پسند کریں گے؟ اس کا علم نہیں ۔ بہر حال لکھئے گا۔

اگر آپ ، فرض کیجئے ، ان کو بستر پر گھسیٹ لیتے تو کیا وہ واقعی ناراض ہو جاتیں ؟ برا مان جاتیں؟ وغیرہ وغیرہ ؟ یہ سوال میں تجربے کی کمی کے باعث کر رہا ہوں ۔ آپ برا ہر گز نہ مانیئے گا کہ میری نیت بالکل معصوم ہے۔

آپ لاکھ بہتر ہیں کہ عام قطع تعلقی کے باوجود اپنا ایک حلقہ تو ہے جس میں آسودگی کا ایک موقع تو مل جاتا ہے۔ میری حالت قابل رحم ہےکہ بالکل تنہا ہوں۔ یہ تنہا ئی اتنی بیز ہےکہ عام آدمی اپنا ذہنی توازن کہو سکتا ہے۔ اس پاس جو جم غیفر ہے ا س سے میری نہ بنی ہے نہ کبھی بنے گی۔اور رہی اس سےمفاہمت تو یہ میں کرنے کے لئے کسی قمیت پر آمادہ نہیں۔

آپ غرو کے حوالے سے ہمیشہ وال پیپر کا ذکر کرتے ہیں۔ میرا خیال کہ آپ کو اسکی قدآدم تصویر (پوسٹر) کی تلاش ہے۔ وال پیپر شئے دیگر ہے۔ کسی بھی ذزائین کا ۔۔۔۔ہوتا ہے جسے دیوار پر روغن لگانے کی بجائے چپکا دیا جاتا ہے۔ بہرحال لکھے گا کہ و ال پیپر کی حاجت اول ہے یا پوسٹر کی۔ الذکر شاید ہی دستیاب ہو کہ ایسی کوئی چیز نہ میرے علم میں کبھی آئی نہ میرے مشاہدے میں۔

کنڈیرا کا انٹرویو ملا ، اُسی وقت پڑھ گیا اور خوب بہرہ مند بھی ہوا۔ یہاں بعض ان نکات کا تشرکی ذکر ملتا ہے جو اس نے اجمائد دوسری جگہ چھیڑے ہیں۔ یہ آپ نے اچھاکیا کہ اس کا ترجمہ بھی شامل کرلیا ترجمہ کس نے کیا ہے؟

کاتب کی طبیعت رواں ہے۔ یہ تو ثردہ جانفراء سنا یا آپ نے حضرت بس اب ڈٹ جائیے اور "آج ۔ دوسری کتاب نکال کر ہی دم لیجئے ۔ اپنی بے چینی میں مجھے طفلاز خوب نظر آرہی ہے۔ آپ کو تو یہ بالکل بچکانہ لگ رہی ہوگی۔

تو اس سال کے آخر تک کونسی ایک دوکتاب منصہ شہود پر آرہی ہے؟ تفصیلاً بنیں تو اجمالا ذکر میں کیا مضائقہ ہے؟!

آپ کا کیا خیال ہے میں جو یہ سب کام چھوڑ کر آپ کو خط لکھتا ہوں تو کیا صرف آپ کے لئے لکھتا ہوں؟ ان میں خود کلامی کا شائبہ تک نہیں؟ ایسی بات نہیں برادر۔ مجھے بھی خود کلامی کی لت پڑی ہوئی ہے۔ ایک لحاظ سے میرے لئے بے حد ضروری بھی ہے۔ اس سے کم از کم مجھے اپنے زندہ رہنے کا احساس تو رہتا ہے۔ورنہ میں تو پچھلے 20 سال سے باقاعدہ ایک غیر متخم خود کشی کے عمل سے درچار ہوں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آپ جب چاہی اور حقدر چاہیں اپنے بارے میں لکھیں۔ اور نہ چاہی تو نہ لکھیں ۔ لیکن اپنے فیصلے کی بنیاد اس خیال نام کو کبھی نہ بنائیں کہ اس عمل سے خدانخواستہ آپ کی نامت کم ہو جائے گی، کہ شاید آپ کسی موقع پر خود کو برہنہ یا لٹا ہوا محسوس کرنے لیکر گے، یا، آخر آ ، یہ کہ مجھے ناگوار محسوس ہوگا۔ میں نے تو خود کو اکثر یہ کہتے اور محسوس کرتے ہوئے پایا ہے کہ بعض رشتے تو عام انسانی کمزوریوں کی بنیاد پر بہتر استوار ہوتے ہیں اور دوام نصیب ۔ اور یہ مجھے ناگوار محسوس ہوگا۔ میں نے تو خود کو اکثر یہ کہتے اور محسوس کرتے ہوئے پایا ہے کہ بعض رشتے تو عام انسان کمزور یوں کی بنیاد پر بیتر استوار ہوتے ہیں اور دوام نصیب ۔ اور یہ بھی کہ ہرکسی و ناکس کے سامنے اپنا ذکر کرنا دانشمندی نہیں۔ اب میں "کس" ہوں یا "ناکس" اس کا فیصلہ آپ کریں۔

لیجئے یار لوگوں نے آپ کے ملک عزیز کو بین الاقوامی نزاکتوں اور سیاستوں کے عین بیچ میں کھینچ ڈالا ۔ میرا اشارہ PAN A4والے واقع کی طرف ہے۔

قبلہ انتشار حسین کے کالم کے حوالے سے معلوم ہوا کہ شمیم حنفی آئے اور وہاں کے چرند پرند ، نبات و حشرات سب کا پتہ لے کر اور مزاج پر ستی کر کے وطن عزیز سدھارے۔ اب ہندوستان سے اور کونسے لکھا زیات کے ماہرین وہاں قدم رنجہ فرماہیں، اور کن کن چیزوں کا حساب لے رہے ہیں؟

آصف کو سلام کیجئے گا۔

میرا خیال ہے خط خاصہ طویل ہو گیا ہے۔ اب آپ بھی باقاعدہ dissertation لکھ ماریئے۔

یکم اگست 86

برادرم اجمل کمال

بھئی اس دفعہ تو آپ نے کمال ہی کردیا۔ جو اب اتنی جلدی ملا کہ یقین کرنے میں تامل ہوا۔ چلئے اچھا ہواکہ اس بار خط لکھنے کے لئے موٹر "فوراً دستاب" ہوگیا۔ویسے اس کی "دستیابی" یعنی فوری دستیابی میں شاید میرے خط کے کچھ چلبلے فقروں کا ہاتھ بھی رہا ہو۔ خط کےلئے مناسب موڈ اور ماحول ہونا واقعی بہت ضروری ہے یہ آپ نے بالکل درست کہا۔ خدا کرے مجھے خط لکھنے کےلئے آپ کو مناسب موڈ اور ماحول جلد ہی مل جایا کرے۔ آپ کے خط خیر دل چسپ تو ہوتے ہی ہیں لیکن مجھے جو بات سب سے زیادہ پسند ہے وہ کہ کہ آدمی آپ سے جلد خول منڈ ھے بات کرسکتا ہے۔ ہماری طرف بیشتر لوگوں میں یہ وصف عموماً ناپید ہے۔ اچھا صاحب مان لیا۔آپ نستعلیق باقاعدہ اور آپ رائٹ " وغیرہ بنیں، لیکن اس میں کلام نہیں کہ آپ روشن ذہن دل پذیر حد تک کچھ کلاہ صاف گو اور Cynicism کی معقول مقدار سے لیس ہیں۔ بس یا فہرست طویل کردوں؟

میں آپ کو جلد جواب دینا چاہتا تھا لیکن آپ کے خط میں مولانا صلاح الدین محمود کا ذکر خیر بڑھ کر طبیعت پر وہ گرانی طاری ہوئی کہ "مناسب موڈ" رفو چکر ہوگیا۔ عجیب سئےہیں موصوف اس اہین علی گڑھ سے جانتا ہوں جب وہ نومڈے ہوا کرتے تھے اور میں لونڈاترً! کرکٹ اور ٹینس کے اچھے کھلاڑی تھے۔ اس میں نام پیدا کرتے یہ بیٹھے بٹھائے شاعرہ کی کیا سوجھی ۔ اسیر بر فور غلط اسلامی بن جاتا مستزاد ۔ کبھی ملاقات ہوگی تو تفصیل سے ذکر کروں گا۔ ان کا ستایا ہوا ہوں۔ تو نظہائے عمل سے آپ تواضع کی گئی؟ وہ "چڑیا" والی نظم بھی سنائی انہوں نے؟

وہی: کالی چڑیا نیلی چڑیا پہلی چڑیا پیڑ کے اوپر بعد کئی چڑیا؟ بچپن میں آدمی کی تربیت مناسب نہو تو آدمی کی سدابہار طفلیت کا عذاب پوری قوم کو بگھتنا پڑتا ہے۔

میں آپ کی سدا بہار طفلیت کا عذاب پوری قوم کو بگھتنا پڑتا ہے۔

میں آپ کی مزو کے سلسلے میں ابھی تک کچھ نہیں کر سکا ہوں ۔ لیکن اس پھر مسلسل سے آپ کو نجاب دلانے کے لئے کچھ نہ کچھ بہرحال کرنا ہی پڑے گا۔ تو اے مومن ، صبر کر!

تو ۔۔۔سے ملاقات ہوگئی ؟ میں نا بڑے شرمیلے سے آدمی؟ انہیں نستعیلق کہا جا سکتا ہے؟ اگر آصف اپنے والد او اپنے دوستوں کو قی الامکان الگ الگ نہ رکو سکے تو آپ اپنی طبع سلیم کے استعمال سے کیوں دس بردار ہوئے؟

آپ کنڈیرا کے پرسس رویو والے نڑویوکی نقل ضرور بھجوا ئیے ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ!

میں تو سمجھا تھا کہ میں اشاعتی معاملات کے حوالے سے خاصا لاتعلق ساہوگیا ہوں، لیکن ، یہ محض فریب تھا۔ اکثر اج کتاب 2 " کو دیکھنے کو طبیعت مچل جاتی ہے۔ پھر آپ کے کاتب کے مختلف عزر یاد آنے میں اور مایوس ہوکر بیٹھ جاتا ہوں۔ انہں کس طرح تیز کام کیا جاسکتا ہے؟ مالن غرو کی ایک تصویر اپنی بھی بھجوا دی جائے۔ کیوں کیا خیال ہے؟ لیکن اس صورت ان کی تیز گامی کا رخ کسی اور طرف ہوجائے گا۔ گویا یہ ترکیب قابل استعمال نہیں۔

"مجاز" کا جواز بہر حال موجود ہے۔ وقت دراصل cultural context کی وجہ سے پیدا ہورہی ہے۔ لیکن مجھے آپ سے اتفاق ہے۔ اسے "روادار" کردینا چاہئے۔ تو کردیجئے ۔ اس قسم کی چھوٹی موٹی تبدیلیاں ضروری کر لیا کریں۔ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ۔ میری "انا" ونا مجروح نہیں ہوگی۔ یہ درست نہیں۔ درست یہ ہے کہ مجھے آپ کی صلاحیت پر اعتماد ہے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہےکہ انور سجاد کے تنقیدی کا رناموں کامجموعہ آئے اور مجھے نہ ملے؟ میرے دیر بعد کر مفر ماہیں اور انی کتاب فوراً بھجواتے ہیں۔ سو یہ والی بھی چھتے ہی بھجوادی تھی۔ابھی تک پڑھ نہیں سکا ہوں۔ دو ماہ سے اوپر کتاب آتے ہو رہے ہیں۔ ہاں صاحب بورخیس نور آئے ۔ لیکن یہ وظیفہ شوہری کی بجا آوری کا نتیجہ تھا۔ خدا جانے۔ آپ نے NYTB میں مختصر سا انٹریو پڑھا جو ابھی کوئی 3 ، 4 ہفتے پہلے چھپا تھا؟ مجھے انٹرویو ر کے سوالات زیادہ بورچنیں کے جواب پسند آئے۔ کچھ غصہ بھی آیا کہ نا معقول آدمی نے بورخیں کو قرینے سے بولنے نہیں دیا اور بعض غیر ضروری یا کم اہمیت سوالات جھاڑ دئے۔

میں مز وزے میں تو خیر کیا ہوں لیکن آپ نے جس "امید" کا ذکر کیا ہے اس کے لئے بہرحال آپ کا ممنون ہوں۔ میں نے آصف کو جواب لکھا تھا۔

آپ کا گذشتہ جون سے موجودہ اگست تک کتنی نئی تجابر چھاپیں؟

واسلام

مخلص

30 جون 86 ء

و آدابکم! (کیوں ، یہ جوابی کاروائی کیسی رہی؟) 11 جون کا رقعہ ( اسے خط تو کوئی سر پھرا ہی کہ سکتا ہے) باعث تسکین دل و جان وقرۃ العین ہوا! ۔ آپ کے بارے میں جو حُسن ظن تھا، یعنی آپ کے نہایت لستعلیق قسم کے آدمی ہونے کے بارے میں ، یعنی نہایت باقاعدہ ، آپ رائٹ وغیرہ وغیرہ اس پر نقب زنی آپ ہی کر رہے ہیں۔ صاحب رمضان سے آپ کے خط لکھے رکھنے یا تاخیر سے لکھنے کا تعلق ! یہ عُذر لنگ تک نہیں۔ یہ محض الل ٹپو قسم کی چیز ہو تو ہو۔ اگر آپ روزے رکھ رہے تھے تو پھر جواب لکھنے کا وقت ہی وقت تھا۔ نہیں رکھ رہے تھے تو پھر اور زیادہ وقت تھا۔ یہ بہانہ تو کار آمد ثابت ہوتا دکھائی نہیں دیتا ، تخلیقی کو اور مہمز لگائیے ، شاید کوئی مقتول عذر نکل ہی آئے۔ مثلاً ایک معقول عذر یہ ہو سکتا ہے کہ صاحب، اُس عشق کے آفٹر افیکٹس سے I was still reeling ! اس پر آپ کو معاف کیا جا سکتا ہے، بلکہ آپ سے باقاعدہ ہمدردی بھی کی جاسکتی ہے۔ نہایت انسانی کام ہے، اور اس کے ائد تم بھی نہایت انسانی ہی ہیں۔

صاحب، آپ "آج دوسری کتاب" کی کتابت یا بلکہ اس کی رفتار کا جب ذکر کرتے ہیں، میرے ذہن میں بیل گاڑی یا بلکہ کھوتہ گاڑی (نہیں بیل گاڑی ہی ٹھیک رہے گا) تیر جاتی ہے۔ چشم عاشق ہو اس فرام کے صدقے ! اگر میں انتظار کروں ، یا کرنے بیٹھ جاؤں تو جو حشر ہوگا وہ معلوم ہی ہے۔ جب کتابت کی رفتا میں نزلہ ، زکام، کھانسی، جماع جیسی اور بہت سی چیزیں خارج ہوں وہاں انتظار کوئی ناقص العقل ہی کر سکتا ہے۔ سو میں نے انتظار والا دفتر بند کر رکھا ہے۔ پھر بھی کھی یہ خیال ضرور آتا ہے کہ وہ جو ہم کر جنوری تا مارچ محنت کی تھی، اس عملی صورت میں جلد دیکھ لوں ۔ لیکن صاحب 9 ماہ سے پہلے کیا ہونا ہے۔ اسقاط کا گور (یہ انگریزی لفظ ہے) دیکھنے کی تاب نہیں۔ چنانچہ گلے دیجئے قباوقت گلے۔ اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں۔ بہر حال ۔ وہاں ایڈیٹر سے زیادہ کاتب کے رحم و کرم والی بات ہے۔

آپ سپینس کے عنصر بہت زیادہ کام لیتےہیں، بلکہ اس باقاعدہ exploit کرتے ہیں۔ سو جاسوسی کہانیا ں لکھا کیجئے۔ ابن صفی نسبتاً گھاٹے اسودا نہیں۔ جس عشق بلافیز کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ کچھ سمجھ میں آیا کچھ نہیں۔ لیکن ذکر مزیدار ضرور تھا۔

اسمگل تو اس قسم کی چیز بہر حال ہوسکتی ہے لیکن یہ جو چھ فٹ چھ فٹ کی شرط آپ نے لگائی ہے، یہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ عاشقین ۔۔۔ شاعر غزل سے مبالغے کا سبق سیکھا بھی ہے یا نہیں اور نتیجتہ غلو کو چھ فیٹ تک پہنچایا ہے یا نہیں۔ بہرحال دیکھوں گا، اسمگل کرنے مرحلہ تو بعد کی بات ۔ حضرت جب آپ کے قبضے میں ریل تھنگ تھی، تو اسے کیوں جانے دیا، اور اب کیوں سائے کے پیچھے ہلکان ہو رہے ہیں؟

آپ نے کنڈیرا کے پیرس رویو میں کسی انٹریو کا زکر کیا تھا، اور میں نےا س کا حوالہ مانگا ھا۔ آپ تو بالکل بھول گئے۔ خیر اب سہی۔

آصف کا خط بھی ملا۔ انہی جلد لکھنے والا ہوں ۔ سنگ میل والے نتظار کے افسانوں کے انگریزی تراجم کی ایک کتاب چھاپ رہےہیں۔ ی انہیں جنوری میں ملی تھی۔ میرے پاس ہروف آگئے ہیں۔ آج ہی لوٹا رہا ہوں۔ دیکھئے کتاب کب تک منظر شہودیر تشریف لاتی ہے اور اغلاط سے کس قدر جمال افروز ہوتی ہے ؟!

والسلام

13 مئی 86 ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

آپ کا 27 اپریل کا خط چند دن ہوئے ملا۔ اسی دن سلیم الرحمٰن کا خط بھی ملا ۔ انہوں نے بھی لاہور آپ کے قیام اور آپ سے اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے ۔یہ ناگہانی آپ لاہور کا درورہ کسی کر آئے ؟ یہ بے ضرر سا سوال ہے؟ اسے تجسس بیجا پر محمول نہ کیجئے گا۔

میں تو یہ سو چے بیٹھا تھا کہ مارچ اپریل تک آج ۔ 2 کی کتابت ختم ہو جائے گی۔ لیکن ظاہر ہے یہ خیال خام ہی تھا۔ وہاں کے انداز اپنے ہیں اور پنا زالانظام الاوقات ۔ اس میں میری نیک خواہشات اور آپ کی نیک ترتخیات کا بھلا کہاں عمل دخل ! دل چھوٹا نہ کیجئے ۔ اول آخر یہ بیل بھی منڈ ہے چڑ ھ ہی جائے گی۔

میری بہت سی کوتاہوں اور بیماریوں کی جڑ ایک بڑا بنیادی سا کانڑا ڈکشن ہے۔ یوں ارد دادب کے حوالے سے خود کو مرحوم و منفور منوانے کی اذان دیتا رہتا ہوں۔ لیکن موقع تو اس کے حوالے سے مسقد بھی ہوجاتا ہوں، لیکن اس مسقدی میں تجرہوتا ہے اور نہ ہی وہ سائی جسکی سامع کو توقع ہوتی ہے۔ اب بھلا دیکھئے اس انٹرویو کی ضرورت ہی کیا تھی۔ لیکن دے ڈالا ، نتیجہ آپ شاکی ہیں کہ اس میں اسد محمد خان کا ذکر نہیں اور اس طرح میں نے گویا ان کے بارے میں اپنی رائے کا بالواسطہ (آپ بلاواسطہ تو نہیں کہنا چاہتے تھے؟) اظہار تو نہیں کردیا ۔ نہیں، یہ بات نہیں۔ جہاں اور بہت سے لوگوں کا ذکر نہیں آسکا ، وہاں ان کا بھی نہیں ، میں نے جان بوجھ کر انہی نظر انداز نہیں کیا ہے، آپ مطئن رہیں۔

حضرت اگر آپ خود اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے وہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں تو پھر "اجنبی" کے ترجمے کی ضمن میں تردد اگر جوشی وغیرہ وغیرہ کے کیا معنی ؟ خیر کیجئے ایک طرف وہ جو اشائتی منصوبے تھے آپ کے۔۔۔ ان کا کیا بنے گا؟ بدقسمتی سے ہمارے یہاں نہ اشاعت کا کام باقائدگی سے ہوتا ہے اور نہ رسالے کا کام۔ لوگ ، بشمول بلراج مزا، نہایت والہانہ پن اور صدق دل سے پرچہ نکالتےہیں، دو تین شمارے بے قاعدگی سے نکل بھی آتے ہیں، پھر معاملہ ٹھپ اس لئے ان مساعی کا دیر پا اثر بھی نہیں قائم ہوجاتا۔ آپ سے ملا تو آپ ے یہاں عزم کے ساتھ سلیقہ اور ان دونوں کے ساتھ حقیقت شناسی رجحان بھی نظر آیا اور بڑی ہمت بندھی کہ سفید چکے کاغذ پر نہ سہی، نیوز پرنٹ پر ہی سہی ، سلسلہ بہرحال چلتا ضرور رہے گا۔ اب آپ بھی فرار ہونے کے در پے ہیں۔ چلئے اس سے سلسہ بالکلیہ منقطع نہ بھی ہوا تو کم از کم معطل ضرور ہو جائے گا۔ تو صاحب یہ سب لوگ جو آپ سے جائز امیدیں وابستہ کئے بیٹھے ہیں، سمجھے ان کا کیا ہوگا؟

یہ میرے لئے جز سے کم نہیں کہ آصف کی شادی ہوگئی ہے۔ انہوں نے اپنے گذشتہ خط میں اس طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا تھا۔ بہرحال جب دو سوات سے زفاف کی میتوں ، یا بلکہ سر میتوں (یوں کہنے کو خرمتیوں ، بھی کہا جا سکتا ہے) کے بعد لوٹیں تو مری طرف سے مبارک باد پیش کر دیجئے گا۔ حضرت اگر نہوز پابستہ نہوں، تو اب ہوجائیے ۔ آپ بھی ایک عدد شادی کر ڈالئے ۔ اس کے بعد ادبی جنون میں خاطر خواہ کمی کا امکان ۔۔۔ممکن ہے آپ کہیں کہ یہ انتظامی کاروائی کے طور پر تجویز کیا جا رہا ہے۔ چونکہ اب حضرت خود آزاد نہیں رہے، میری آزادی کے در پے ہیں۔

آپ نے کس پچھلے خط میں اشارہ کہا تھا کہ "گمشدہ خطوط " میں بعض جگہوں پر ترجمے سے مطمئن نہیں، اور تفصیل بعد میں لکھیں گے۔ اگر غیر اطمینانی نہوز باقی ہو تو تفصیل لکھ بھیجئے کہ سرماروں ، یعنی مزید سرماروں۔

اگر آپ کے بمبئی والے دوست نے پیر س ریویوکا یورا حوالہ دیا ہو (یعنی نمبر اور سال اشاعت) تو مجھے بھی بتائیے تاکہ نکلوا کر پڑھوں۔ اس کا ترجمہ بھی شامل کر رہے ہیں؟ ترجمہ کس نے کیا ہے؟

مارچ میں" اجنبی" کے حوالے سے کچھ جوش آیا تھا،پھر کچھ اور کام نکل آتے جن میں لگ گیا ۔ اب بخا ر اُتر چکا ہے۔ انتظار کر رہاہو ں کہ پھر چڑھے تو کام شروع ہو۔ اپنے ہر جبر کرنے سے کبھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اٹھا کام بگڑ جاتا ہے۔ چناچہ اب موڈ کے انتظار عادت ڈال لی ہے۔

یہ خط تو بہت لمبا ہوگیا۔ اس سے آپ شاید یہ نتیجہ نکا لیں کہ راوی نے میری قسمت میں چین ہی چین لکھ رکھا ہے۔ ظاہر ہے یہ نادست ہے۔ چناچہ قبل اسکے کہ آپ مذکورہ نتیجے کی طرف لپکیں۔

والسلام

مخلص

3 اپریل 86 ء

**برادرم۔**

انتظار کے بعد کل آپ کا خط ملا ۔ چلیے اگر آپ کے خیال میں یہ " رجعت " نہیں تو یوں ہی سہی ۔ لیکن یہ تو آپ مانیں گے ہی کہ اگر آپ سے ، اور آپ کی سلیقہ مندی سے ملاقات نہ ہوتی تو یہ سرگرمی نہ ہوتی۔ میرا لوگوں سے زمانہ ہوا اعتبار اُٹھ گیا ہے۔ اب الیے آدمی کی جستجو ہے جو اعتبار کرو انے کا مدعی ہو نہ کو شاں۔ شاید آپ ہی وہ آدمی ہیں۔ واللہ اعلم!

ان دنوں میں کتاب ختم کرنے کے چکر میں لگا ہوا ہوں۔ تاکہ جان چُھٹے اور اپنے اردگرد نظر اُٹھا کر دیکھنے کاموقع ملے ۔ یہ تو پیر تسمہ ہاکی طرح سوار ہوگئی ہے۔ سارے تراجم مکمل ہوگئے ہیں اور کمپیوٹر پر چڑھا دیے ہیں۔ (میں نے آپ کے رشدی کو بھی نبھا دیا ہے۔) صرف کنڈمیرا کے کچھ تضادات پر مضمون لکھنا باقی ہے اور پیش لفظ ۔ شمولات کی فہرست بھیج رہا ہوں۔

ہیڈر اور فٹر آپ کے حسب بحکم بنا دیے جائیں گے۔ آپ نے نمونے والے صفحے سے متعلق جو باتیں لکھی ہیں، ان میں سے چند غور طلب ہیں۔ بیکر صاحب کے پروگرام میں ایسی کوئی سہولت موجود نہیں جو سطروں کے مابین الفاظ کو درخت ہونے سے محفوظ رکھ سکے۔ الفاظ کے درمیاں Spacing کا معاملہ یہ ہے کہ Space bar دبانے سے ایک مقررہ spacing در لفظوں کے درمیاں قائم ہوجاتی ہے ۔ اس کے علاوہ # کو دبانے سے ایک بہت معمولی سا فاصلہ دیا جا سکتا ہے، اسے آپ # کو متعدد بار دبا کر بڑھا سکتے ہیں۔ اس Key کی ایک خاص ضرورت ہے جس سے فی الحال غرض نہیں ۔ میں اس مرکب الفاظ کے درمیاں معمولی سا فاصلہ دینے کے لئے استعمال کرتا ہوں۔

[ مثلاً : گرد و پیش: gird ##w## pes ؛ یا ہم رکاب Eham##rikAb :لیکن اس کے باوجود یکسانیت نہیں آسکتی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بائیں اشے کو justify کرنے کے لئے متن کو فامیٹ کرنا پڑتا ہے۔ اور پروگرام اسی حساب سے spacing کرتا جاتا ہے۔

میرا ارادہ تھا کہ اب تک جو کچھ ٹائپ کر لیا ہے اس کی تصحیح کر کے مردے کو آخری شکل دیدوں اور آپ کو چھینے کےلیے بھیج دوں۔ لیکن آپ بڑے نستعلیق واقع ہوئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ تمام در دسری کے بعد آپ املا وغیرہ سے غیر مطمئن رہیں۔ کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ آخری شکل دے کر مردہ آپ کو بھیجوا دیا جائے اور آپ بھی اس کو ایک نظر دیکھ لیںاور اپنی سفارشات لکھ بھیجیں ۔ ہجے ، الفاظ کا استعمال ، طبع شدہ شکل ، وغیرہ۔

میں ان سفارشات کی روشنی میں ۔ ردوبدل کرنے کے بعد find ورژن تیار کر کے بھیج وں۔ پھر آپ چھاپتے رہیں اس میں کافی وقت لگ جائے گا، میری ایسی ۔۔۔ہوجائے گی، لیکن کم ا ز کم ہم درنوں عافیت سے سو سکیں گے۔ کیا خیال ہے؟

میں ہر مضمون سے پہلے مصنف کے نام اور تحریر کے عنوان کےلیے کافی جگہ چھوڑدوں گا۔ لیکن آپ خد ا کے واسطے لیٹر پریس پر بولڈ ٹائپ میں کمپوز نہ کرائیں بلکہ کتابت کردار کے چسپاں کر دیجئے گا۔ میرا خیال ہے ۔۔۔ شاید صوری اعتبار سےدلکش ٹائپ نیس ابھی نہیں نکلا ہوگا۔یا اگر صورت مختلف ہے تو بتائیے ۔ کچھ نمونے ہوں تو بھجوائیے۔ "آج 2 " کے عنوان وغیرہ بے حد دیدہ زیب ہیں۔

آپ کے reservations اپنی جگہ ، میں انت ب کے سلسلے میں آپ کی ایک نہ سنتا ۔ مشکل یہ ہے کے سلسلے میں آپ کی ایک نہ سنتا ۔ مشکل یہ ہے کے آپ نے "آج 2 " میں جو حرکت میرے ساتھ کردی ہے اس کے پیش نظر میرا انشاب "من تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" ہی نظر آئے گا۔ مجے تو یہ گمان ہو چلہ ہے کہ شاید آپ کو میرے نیت کا پہلے سے علم تھا، اور یہ مدافعتی کاروائی ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر! دو اور نام ذہن میں آتے ہیں: شمس الرحمٰن فاروقی اور شمیم حنفی : اول الذکر کے تجر علمی کا متعرف ہوں لیکن دل میں کوئی جذبہ نہیں پاتا۔ ثانی الذکر کے یہ جذبہ تو ہے لیکن ان کی تحریر میں ارتکاز کا انتشار اور غنائیت کو فی نفسیہ ایک قد ر پاتا ہوں جس سے مفاہمت مشکل نظر آتی ہے۔ تو پھر ابن العربی ہی سہی (جس سے مجھے دیوانگی کی حد تک عشق ہے) لیکن یا رگوب کبی گے کہ رعب جمار رہا ہے۔ عجیب مصیبت ہے! مگر انتشاب کی ایسی کیا ضرورت ہے بھی ؟ درست ۔ لیکن باطنی کمینگی سے کہاں مفر ہے۔ میں آپ کے معاملے میں چوں کہ خود کو بے لوث پا تا ہوں اس لئے کمینگی کو رخصت کیا جا سکتا تھا۔ آپ مقابلے سے خارج ہوگئے تو اب انتشاب کو ایک در پر دہ statement کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیا ضروری ہے کہ انشاب انہیں کے نام ہو جو عزیز ہوں ۔ آدمی اس کے ذریعے ناپسندیدگی کا اظہار بھی کر سکتا ہے۔ اور بس یہی کمینگی ہے۔

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ بیکر صاحب سے پوچھ کرلکھوں گا۔ ان دنوں وہ غائب ہیں۔ اصل میں وہ خرابی میں مکان خرید کر منتقل ہونے کی فکروں میں ہیں۔ ذرا جم لیں تو پھر جا کر تنگ کروں۔

اگر آپ کے دوست مجوزہ پروگرام تیار کر لیں تو واقعی آ پ کی بڑی مشکل آسان ہو جائے گی۔ بلکہ شاید میری بھی۔

میں نے آپ کے رشدی ترجمہ کرلیا ہے۔ لیکن بڑا وقت لگا۔ اول حصے کے دو تین پیرا گراف نے تو باقاعدہ ایسی تیسی کردی ۔ خیر ایک عجیب بات کا پتہ چلا۔ برطانیہ کی رائج الوقت انگریزی کا فی درہ تقریبا اجنبی ہے یعنی خاک رکے ئے ابھی دوتین دن ہوئے کہ قبلہ محمد صاحب کا خط ملا۔ آپ شاید سمجھتے ہوں کہ مجھے خط لکھنے کا مالی خولیہ ہے۔ لیکن غلام محمد اس معاملے میں مجھ سے سو گز آگے ہے۔ غرض انہیں آپ کی بھیجی ہوئی کتب گل ئی ہیں۔ ان کے خط سے ایک مجلہ آپ کی تفریح طبع کے لیے نقل کرتا ہوں: " آپ کے ترجمے سے شرارتاً ایک نکتہ دلچسپ برآمد کروں۔ اس کا تولق آ پ کے"مشاہدے" سے زیادہ ہے۔ صفحہ 13 ۔ "تمنہ کے مخصوص 'نوانی اعضا رطوبت سے بالکل عاری تھے۔"ان " اعضا " کی تعداد اور جائے وقوع بیان فرمائیے۔" تو جناب اجمل کمال صاحب اب مجھے بتانا ہوگا کہ میں فائش لائٹ لے کر ٹانگوں کے بیچ گھتا ہوں اور مشاہدہ کرتا ہوں۔

جب آپ ڈاک خانے والوں کی گوش مالی ضرور کریں۔ پہلا نسخہ ہنوز نہیں ملا ہے۔ میں نے آج آپ کے ندیم صاحب کو بھی ایک خط داغ دیا ہے۔ شاید انہیں ہم دونوں کو ممنون کرنے کاخیال آجائے۔ ایک عمر کے تجربے کے بعد میں نے لوگوں سے اس قسم کے کاموں کی توقع چھوڑی دی ہے۔ لوگ بدنیت نہیں ہوتے، صرف ایک باطنی انضباط یا Self discipline سے عاری ہوتے ہیں۔ اس لئے اکثر یہ نسخے میں آتا ہے "آپ کا خط نہیں ملا۔" اور تو اور ہمارے بیش تر مؤقر ادیب بھی یہی حربہ بے دریغ استعمال کرتے ہیں، جبکہ تجاہل عارفانہ چہرے سے یوں ٹہک رہا ہوتا ہے جیسے عضوتناسل سے فی۔

ارے بھئی آپ نے کوئی اور عشق و شق کیا؟ بڑی ضروری چیزہے۔ اور ان خاتوں کا کیا بنا جو گیری ؟ رٹ کی آرزو میں یہاں آئی تھی؟ خیر خیریت ؟ خط تیر؟

جہاں بزنس اکتنا ہی معصوم سہی، درمیاں میں آجائے، ہرچیز کو خٹک کر دیتا ہے۔ جب سے یہ کتاب آپ کے اور میرے بیچ میں آئی ہے، ہم بڑی دنیا دارانہ باتیں کرنے لگے ہیں۔ آصف تو بالکل لاپتہ ہوگئے ہیں؟ بارے ان کے بارے میں کچھ لکھے۔

"آج تیری کتاب" کےلئے کیا کچھ جمع کرلیا ہے؟ جو لین بارنس نے یو ساکی کتاب پر مزیدار تبصرہ کیا ہے۔"آوارگی" میں شامل کر رہا ہوں۔ آپ چاہیں تو بھجوا دوں۔ ویسے خیف قریشی کا"برطانیہ نرم رو ۔ رفت و گذشت" بھی اچھا رہے گا۔

میں نے وسط مارچ کے لگ بھگ آپ کو ایک اور خط لکھا تھا۔ ملا ہوگا۔ اور بڑے بھائی کی طرف سے بھی ایک لفافہ آپ کو پہنچ گیا ہوگا ۔ ان کا خط آگیا ہے( حیدرآباد سے) کہ وہ آپ کو لفافہ بھیج چکے ہیں۔ آپ دوسطرمیں رسید آ مجھے ضرور لکھ بھیجیں۔ جن لوگوں سے آپ کچھ ربط محسوس کرتے ہوں، انکی یہ چھوٹی موٹی ایڈیو سنکریز بہرحال برداشت کرنی ہی پڑتی ہیں۔

اچانک یاد آیا کہ اگر space bar کی بجائے # استعمال کریں تو لفظ دولخت نہیں ہوتا، لیکن اس میں یہ قباحت ہےکہ اگر آدھا لفظ ہٹ کر دوسری سطر میں اپنے نصف سے ۔۔۔لیکر ہوجائے تو پچھلی سطر میں اسکے ہجر ے paking بڑھ جائے گی یہ خیال رکھ کے ایک صفحے کے متن کو فارمیٹ کرنے میں پندرہ بیس منٹ لگ جاتے ہیں اور ہر فٹ کرنے میں پندرہ ۔جب تک آپ فارمیٹ نہ کرلیں پتہ نہیں چلے گا کہ لفظ دو لفت ہوا ہے یا نہیں۔ اب اگر تبدیلی کرتے ہیں تو reformat کرنا ہوگا یعنی نرم بیس منٹ فی صفحہ ۔ ہوسکتا ہےلیکن بے حد وقت طلب ہوگا ۔ میرا خیال ہے ہمیں عصمت دری سے چارہ نہیں۔

16 مارچ 87ء

**برادرم۔**

28 فروری اور 10 مارچ والے خط ملے ہوں گے۔ اس قدر جلد سہ بارہ خط لکھنا نہ صرف نا درست ہےبلکہ یہ ذوتی بھی لیکن ایک اطلاع دینی ہے اور چند وضاحتیں چاہیں۔

میں عرصے سے آپ کو کچھ پیسے بھجوانے کی فکروں میں تھا لیکن بات بن نہیں رہی تھی۔ الغرض 40 دن ہوئے میں نے اپنے بڑے بھائی کو لکھا ہے کہ آپ کو پانچ ہزار روپے بھیجدیں۔ شاید وہ رقم آپ کو رجسٹری ڈاک سے چیک یا ڈرافٹ کے ذریعے بھیجیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نہ بھیجیں ۔ وہ کافی ضعیف ہوگئے ہیں اور اکثر و بیشتر بیمار رہتے ہیں۔ اور جب یہ سب کچھ نہو تو مجھ سے ناراض ۔ میں یہ خط صرف آپ کو تبنہ کرنے کو لکھ رہاہوں۔ ہاں یہ کہنا تو بھول ہی گیا کہ وہ حیدرآباد رہتے ہیں۔

یہ رقم آپ کے اشاعتی عزائم ۔ یا ventures کے لیے ہے۔ یہ "آوارگی" کے پیش نظر نہیں بھیجی جاہی۔ "آوارگی" کا مسئلہ تو اب اٹھا ہے۔ بھیجنے کی تمنا دیر ینہ تھی۔ اگر آپ 1958 میں مجھ سے دوبارہ ملنے آگئے ہو تے تو ان نہیں تو قدرے کم ہی سہی آپ کے حوالے کر دیتا۔ جب آپ نہ آئے تو آصف کے ساتھ محض چند نوٹوں سے زیادہ یعنی ایک طرح کا assumption نظر آیا۔ پتہ نہیں آپ کیا سمجھ بیٹھیں۔ اور assumption نہیں تو کم از کم ایک طرح کا تضع ضرور تھا۔

یہ رقم آپ کا منہ چڑانے کےلئے نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ کرم ۔ آپ کا اشاعتی پروگرام چلتا رہے۔ اس میں باقائدگی آجائے ۔ میں تو یہی کہوں گا کہ اسے آڑے وقت ہری استعمال کیا جائے۔ یعنی یہ کہ ایک کتاب کےپیسے ابھی واپس نہ آئے ہوں تو ا س رقم سے دوسری چھاپ دی جائے ، اور جب پہلی کے پیسے آجائیں تو وہ بینک میں اسی رقم میں ملا دئے جائیں۔ بہر حال۔

میں آپ کی دل آزاری نہیں چاہتا۔ اگر اس yesture سے آنا کو ٹھیس پہنچنے کا امکان ہو تو آپ واپس کر سکتے ہیں۔ ویسے میرا خیال ہےکہ آپ بالغ آدمی ہیں اور آپ کو آنا کو اسکے صحیح مقام پر استعمال ۔ یا متحرک ۔ کرنے کی بصیرت حاصل ہے۔

آخرا: ایک بار پھر یہ عرض کروں گا کہ یہ "آوارگی" کا عرصا نہ بنیں۔ ایک زمانے میں رہا ہوتو ہو، اب بہرحال مجھے اپنا نام چھپا ہوا دیکھنے کا شوق نہیں رہا۔ کئی بار مختلف دوستوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جاتی رہی ہےکہ اگر میں کچھ لگا دوں تو میری کتاب چھپ سکتی ہے۔ اور میں اس تجویز کو مسلسل resist کرتا رہا ہوں۔ اوروں کی مثال بھی دی گئی۔ ایک صاحب تو مندن سے کمک بھیجتے ہیں۔ ا کا بھی مجھ پر اثرا نہیں ہوا۔ وجہ یہ نہیں تھی۔ یا کم از کم کملتہ یہ نہیں تھی۔ کہ مجھے اپنی کتاب پیہ دیے کر چھپوانے پر اصولی اختلاف یا خدا واسطے کا برے۔ بلکہ یہ کہ مجھے ان میں سے بیشتر کے یہاں سلیقے اور منصوبہ بندی کی کمی نظر آئی۔ اور ان میں سے اکثر یہاں مجھے دانش کا فقدان بھی نظر آیا۔ صاحب اس نما ترانی کا کیا فائدہ۔ صاف سیدھی بات یہ ہےکہ آپ مجھے پسند ہیں۔ ختم شد۔

ممکن ہے رقم آپ کو نہ ملے۔ یہ بھائی صاحب پر منحصر ہے۔ لیکن آج نہیں تو کل بھجواؤں گا ضرور ۔ اگر انہیں دس پندرہ دنوں میں مل جائے تو۔ ازارہ کرم ۔ فوری اطلاع دیدئجئے گا۔

اب آئیےوضاحتوں کی طرف: "آج دوسری کتاب" دیکھ کر خیال آیا کہ "آوارگی" میں مصنفیں کے نام اور عنوانات کو جلی نسلیق ہی میں کیوں نہ چھپا یا جائے۔ خوش نویش لفظ کے سائز کو بڑا نہٰں کر سکتا اور نہ ہی بولڈ ۔ متن میں عبارت کے لفظوں کا حجم اور سرخیوں وغیرہ کے الفاظ کا جم آکر ایک سے ہوںتو عجیب سا لگے گا۔ گو مجھے بہت زیادہ اعتراض نہں۔ بہرحال لکھئے آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر سرخیوں وغیرہ کی کتابت آپ بہ آسانی کر اسکتے ہوں تو بتائیے گا۔ یہ تجویز آپ کی پسندیدہ ہو تو لگھئے گا ۔ میں پرنٹ کے وقت ہر تحریر کےپہلے صفحے پر مصنف اور عنوان کی جگہ خال چھوڑدوں گا۔

پرنٹ کےسلسلے میں اگر آپ کچھ اور متعدرے دینے چاہتے ہوں تو بتائیے گا۔

مجھے " آج دوسری کتاب" کا ٹائٹل بے حد پسند آیا ہے۔ اس میں رنگ بھی وہی استعمال ہوئے ہیں جو میرے پسندیدہ ہیں۔ میں تو کہوں گا کہ "آوارگی" کا ٹائٹل بھی بالکل اسی طرح ہو۔ فیصلہ بہرحال آپ کا حق ہے۔

"آج دوسری کتاب " کا بقیہ حصہ دیکھ لیا ہے۔ آپ کی منت اور سلیقے کی داد دیے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن آپ کی محنت شاقہ کے باوجود کچ اغلاط رہ گئی ہیں۔ میرا خیال ہے اب اور اردو کتابوں کے کمپیوٹر پر کمپوز ہونے کا وقت آگیا ہے۔

تو جناب آپ نے وہ سوال نام تیار کر لیا جو میرے توسط سے بیکر صاحب کو بھجوانا چاہتے ہیں؟

افضال سید کی کتاب بھی جستہ جستہ دیکھ لی ہے۔ صاحب کیا زور اور شائستگی کا رکب ہے یہ شہری لب و لہجہ ۔

عجیب آتش امکان ہے بدن اس کا

مجھے خراب اسے خوش نما جلاتا ہے

انہیں میرا سلام شوق پہنچے اور مبارک باد!

اور حضرت ، ان دو تین ماہ کی کاروباری باتون میں اپنی اور آپ کی باتیں تو رہ ہی گئی۔ آپ نے ایک خط میں لکھا تھا کہ یہ ادھار رہیں۔ سو بسم اللہ! منتظر

10 مارچ 87 ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

ان دنوں خاصا بیمار ہو ں اور اسی لئے طبیعت بھی کافی چڑ چڑ ہوگئی ہے۔ (اب سال میں 8،7 ماہ بیماری کی نذر ہو جاتےہیں، بقیہ وقت میں بھی طبیعت گراں رہتی ہے۔ شاید وجہ تمباکو نوشی ہو، یا (overwork) الغرض دوپہھر کو دفتر سے لوٹا تو آپ کا 28 فروری کا خط مع افضال کے مجموعے اور "آج ۔ دوسری کتاب" ملا طبیعت کی گرانباری کے موسم میں اس سے لطیف اور کیا تحفہ ہو سکتا ہے، اور ٹائمنگ بھی ۔۔۔۔۔۔

صاحب طبیعت خوش ہوگئی ۔ کس سلیقے سے چھایا ہے۔ لیکن بھائی یہ آپ نے میرے نام سے منسوب کرکے میرے لئے اتنی خاص مشکل پیدا کر دی، وہ یوں کہ "آوارگی" کے انتساب کے ٹے آپ نظر میں تھے ۔ یہ کتاب اگر کبھی چھپی تو آپ کی وجہ سے ہی چھپے گی۔ آپ اس کے لوگ اول ہیں۔ اور سیح تو یہ ہے کہ اگر آپ نہو تے تو میری رجعت کا امکان بھی نہ رہتا ۔ میں اب مزید اپنے کو اتنا تنہا نہیں محسوس کرتا۔ اس تحفے کا میں کہاں تک مستحق ہوں، یہ تو خدا جانے ، لیکن بہرحال کفر ان نعمت کا یا رابنی ۔ میرا اشارہ آپ کی طرف ہے، انتساب کی طرف نہیں۔ بہرحال۔

آپ نے جو نسخہ پہلے بھجوایا تھا وہ ہنوز نہیں ملا۔ پتہ نہیں کیا سانحہ ہوا ہے۔ آپ نے رجسٹری کروایا تھا؟ رسید ہو تو ڈاکخانے والوں کی کوشش مال کیجئے۔ ایک بات کا خاص خیال رکھیں۔ پکنک ہمیشہ مضبوط ہونی چاہیے اور ڈوری ضرور باندھی جائے۔ کل غلام محمد کا خط آیا۔ 25فروری کا نوشتہ ہے اور اس میں اس نے "آج " کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ یعنی 25 تک یہ اسے نہیں ملا تھا۔ ممکن ہے اب مل کیا ہو۔

آپ نے جو 5 کا پیاں کسی صاب کی معرفت بھجوائی تھیں۔ وہ بھی ہنوس نہیں ملیں۔ لیکن یہ آپ نے اہن کب دی تھیں؟ تاکہ اسی حساب سے تشویش کروں، اور بے چین بھی ہوں۔ ان کا نام پتہ معلوم ہو تو لکھیں، میں ہی یہاں سے انہیں کھڑکھڑانے کی کوشش کروں۔

چلئے مریئے کوئی ماہ نو کو۔ "آج " آگیا یہ کافی ہے۔

"آوارگی" کو ۔۔۔کمپیوٹر پر نقل کرلیا ہے۔ بس تصحیح اور نوک ہلک سنوارنا باقی ہے۔ آپ کی طرف سے مطلوبہ ہدایات آپس تو پھر پرنٹ کر کے تصحیح شروع کردوں ۔ اسی اثنا میں پوری نیت سے استری کا ترجمہ کرنے کی کوشش کردوں گا۔

ہاں بیکر صاحب کے لئے سوالنامہ ضرور بھجوائیے۔ یہ بہت اچھا چاکہ مطلوبہ کمپیوٹر اور فوکس رائٹر کا آپ نے واں پتہ لگایا ہے۔

یہ خط میں بھی افی جلدی میں لک لاوں۔ صرف اس لئے کہ آپ کو "آج" کی رسید مل جائے اور کوفت دور ہو۔ 5 بجے ایک funeral میں جانا ہے۔ انوہ امر یکن اسٹڈیز کے ایک نوجوان استاد تھے، نومبر میں لاپتہ ہوئے۔ 4 روز پہلے جھیل سے لاش برآمد ہوئی ہے۔ کچھ خودکشی کہہ رہے ہیں۔ کچھ حادثہ ۔ خدا جانے۔

یکم مارچ 87 ء

**برادرم ا جمل کمال۔**

میرا 20 فروری والد خط ملا ہوگا۔ "آج 2 " ہنوز نہیں ملی۔ پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا حادثہ ہوگیا۔ بہرحال اس دور نا پر ساں میں ہو بوالعجبی قطعی متوقعہ ہے۔ اِن دنوں بے حد بدحواس ہوں، اس لئے پہلے سے اس خط اور میرے لب ولہجے کے کاروبار ی ہونے کی معذرت کئے لیتا ہوں۔ غلام محمد صاحب کو ایک نسخہ بھیجنے کا بے حد شکریہ ۔ وہ پڑھ کر آپ کو دعا دیں گے۔ رہا میں، تومیں نے اُن کے آخری خطا کا، جو 3، 4 ماہ سے آیا رکھا ہے، ہنوز جواب نہیں دیا۔ حق مغفرت کرے عجیب آزار مرد ہوں۔

تو بھئی کتاب کا نام آوارگی ہی رکھا جائے گا۔ آ پ نے مار جو کردیا ہے۔ نیچے "منتخب ترجمے کے الفاظ لکھنے کی تجویز بھی بے حد معقول ہے۔ ا سےسے "آوارگی" کی د بندی ہو جائے گی۔ میں نے لکھا تھا کہ جو حضر ہے، اسی پر اکتفا کرنی چاہیے ۔ سہئتاگع اور رشدی اور بہت سے دوسری ادیبوں کی چیزیں دوسری والیوم پر اٹھا رکھتا ہوں۔ تجربے کے طور پر یہ کتاب چھپ جائے، اور معقول چھپ جائے تو پھر مسلسل کچھ نہ کچھ کرنے کی تحریک رہے گی۔ جاج پولے کا ایک معرکہ اتدراء مضمون ہے۔ پر دست پر برسوں سے سوچ رہا ہوں ۔ اس سے بزد آزما ہوں۔ دیکھئے رشدی کا مضمون اچھا ہے لیکن ترجمے کرنے بیٹھا تو بہت وقت لگ جائے گا۔ آئندہ کے پروگرام میں شامل کرلیا ہے۔ مطمئن رہیں۔

"ھ" اور "ہہ" کے سلسلے پر آپ کی ہدایت نوٹ کرلی ہے۔ اور کوئی حکم؟

خشک او ر سیال روشنائی کا و پتہ لگا سکتا ہوں لیکن بڑ پیپر ہر فوٹو کاپی بنوانا ناممکن ہے۔

بڑ پہر نام کی کوئی چیز یہاں نہیں ملتی کہ یہاں طباعت space age کو پہنچ چکی ہے اور بڑ پیر جیسے قدیم حربے ترک کئے جا چکے ہیں۔ یہ کام آپ کو وہیں کرانا ہوگا۔ کوئی 3 سال ہوئے سلیم نے بھی اس قسم کی بات لکھی تھی اور میں خوب خوار ہوا تھا ۔ جس سے اور جہاں پوچھا ناکامی ہوئی۔ بعضے تو یہ سمجھے کہ میں چونا لا رہاہوں۔ یا پھر گدو بذر سے رسی تڑا کے پہنچا ہوں۔

کتاب کے 2 صفحوں کا نمونہ (نمونے) ملفوف ہیں۔ بیکر صاحب نے میرے کہنے پر 36 لاٹن کا پروگرام بنا دیا ۔ اس سے زیادہ سطروں کی11 x 8 1/2والے کاغذ پر کنجائش نہیں بناسکتی۔ میں نے آپ کے کہنے پر header بھی لگایادئے میں لیکن header اور متن کے درمیاں صرف ایک سطر کی فصل ہی رکھی ہے۔ فصل بڑھا تا ہوں تو سطر میں 34 کم ہوجائیں گی۔ الغرض آپ دیکھ کر بتائیے ۔ ایک نمونے پر footer بھی لگا دئے ہیں اور انہیں میں صفحے کا نمبر بھی جڑدیا ہے۔ لیکن footer مجھے الگ سے کاٹ کر چپکا نے پڑے ۔ اگلے صفحے سے حسب ضرورت سطر میں کاٹ کر چپکانے کی جو تجویز آپ نے پیش کی ہے وہ آپ کے لئے اچھا خاصہ درد سر بن جائے گی۔ ایک صورت یہ ہوسکتی ہےکہ میں صفے پر 36 لائنیں متن کی رکھوں اور الگ سےheader اور footer بھیجدوں جنہیں آپ سائز کے حساب سے چپکالیں۔ footer کے پانچ نمونے بھیج رہا ہوں۔ صفحوں کے نمبر میں نے محض خانہ پری کےلئے لگادیئے ہیں۔ آپ کو جو نمونہ بھی پسند آئے، بتائیں۔ میں وہی وافر تعداد میں بھیجدوں گا اور جہاں صفحہ کا نمبر دیا ہے وہ جگہ خالی چھوڑ دوں گا۔ آپ نمبر وہی لگوالیجئے گا۔

آپ نے Variation والے مضمون میں جس جملے کی طرف توجیہ دلائی ہے اس کے لئے ممنون ہوں۔ ہاں واقعی بات الٹ ہوگئی ہے۔ دراصل جلد بازی کا نتیجہ ہے۔ میں درست کرلوں گا۔

ایڈورڈ سعید والے مضمون میں "ضیاء الحق" کو بدل کر "ضیا" کرنے سے خلش ہم دونوں کو رہے گی۔ چناچہ مجھے آپ کی فٹ نوٹ لگانے والی تجویز زیادہ پسند ہے۔ واقعی فیض کو ملک بدرنہیں کیا گیا تھا۔ "بڑھا بھی دیتے ہیں کچھ زیب داسناں کے لئے " والد مضمون ہے۔

کنڈیرا کے نادلوں کے حصے "آوارگی" میں شامل نہیں کر رہا۔ لیکن بعلبکی کا ترجمہ شامل کرلیا ہے۔ اس کے علاوہ انتو نیو گرامئی کے 5 ، 6 خطروں کے تراجم بھی ۔ سوچتا ہوں۔ یہ کتاب ایک طرف ہو اور اس کے بعد آپ میں اور مجھ میں جان باقی رہ جائے تو ایک کتاب فکشن کے تراجم کی بھی تیار ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ سارے منصوبے مستقبل بعید کی باتیں ہیں۔

آپ کے علاوہ اس طرف سے کم کم ہی خط آرہے ہیں۔ اس طرح سے دیکھیں تو آپ کے خط اور زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن اصلی اہمیت تو ان کی اپنی …….Value کے سبب سے ہے۔

اور آپ کی ملازمت کا کیا بنا؟

واسلام

مخلص

20 فروری

**برادرم اجمل کمال۔**

آپ کا تازہ (مفصل ) خط 12 فروری کو ملا ۔ میں چاہتا تھا کہ "آج دوسری کتاب" آلے تو اسے دیکھ کر جواب دوں ۔ افسوس کہ یہ ابھی تک نہیں ملی۔ 8 روز انتظار کرلیا۔ اب مزید التوا سے دامن کش ہوکر خط لکھ رہا ہوں۔ پتہ نہیں کیا حادثۃ ہوا ہے۔ آپ کے خط سے اندازہ نہو سکا کہ بندریعہ ڈاک (ہوائی/ رجسٹری) بھیجی تھی یا کسی آتے جاتے کے ہاتھوں ۔ بہرحال ، جو ہوا سو ہوا۔ آپ ایک بار پھر زحمت کریں اور فوری ایک نسخہ مضبوط پیکنگ کر ا کے بذریعہ ہوائی ڈاک اور رجسٹری سے بھیجدی ۔ پھر جب مہلت ملے، 5 نسخے سمندری ڈاک سے رجسٹری کر اکے بھیجدیں ۔ ان کی پیکنگ اور بھی زیادہ مضبوط ہونی چاہیے۔

تمام نسخوں کی قیمت اور ڈاک خرچے میرے ذمے ہوگا۔ میں جلدی رقم آپ کو بھجوادوں گا۔

مجھے نہیں لگتا کہ کشوور ماہ نو کا معلقہ شمارہ مجھے بھیجے گی۔ ابتی تک تو آیا نہیں۔ کبھی کبھار واشنگٹرز میں سفارتخانے سے ماہ نو آجاتا ہے لیکن اشاعت کے 4 ماہ بعد ۔ غرض یہ کہ اگر معلقہ شمارہ با آسانی مل جائے تو وہ بھی رجسٹری ہوائی ڈاک سے بھجوادیئے۔ (اس کا کل خرچے بھی میرے ذمے) ۔ اگر بہ آسانی دستیاب نہو سکے تو رہنے دیں۔ اول آخر مل ہی جائے گا۔

میں "آوارگی" ہر مقدی سے کام کر رہا ہوں۔ جلدی لے آؤٹ کے سلسلے میں خط لکھوں گا۔

میں نے فیصلہ کیا ہےکہ جو کچھ تیار ہوگیا ہے اسی پر مشتمل کتاب نکال دی جائے ۔ نئے ترجمے کرنے بیٹھا تو کمپیوٹرپر چڑھانے کا کام التعداد وہیں پڑجائے گا اور اگلے دو ماہ میں کوئی ناگہانی مصروفیت نکل آئی، تو سب کچھ ملتوی ہوجائے گا۔ میں بعلبکی کا ترجمہ شامل کر لوں گا۔ اور وہاں ، پس بارہ سال ہوئے، میں نے ۔۔۔ کے چنہ خطوط کا ترجمہ کیا تھا۔ ان میں سے بعض شاملکرنے کا ارادہ ہے۔

یہ خط بے حد بزنس لائک ہے ۔ برانہ مانیے گا۔ جلد لکھوں گا۔ اور مفصل لکھوں گا۔ دریں اتنا آپ بلا تاخیر "آج " بھجوانے کی ترکیب کریں۔

والسلام

مخلص

جنوری 87ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

15 کو آپ کے دونوں خط ساتھ ساتھ ملے۔ وہاں کی حقیقی صورت حال کی بے کم وکاست ریورٹنگ یہاں کم ہی ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ضرور معلوم ہوگیا تھا کہ حالات دگر گوں ہیں۔ چناچہ میرے خطوط کے راستے میں شہید ہوجانے کا خطرہ ہے، اور آپ کے خطوط کا تاخیر سے پہنچنے کا امکان۔

نظم کا ترجمہ خوب ہے۔ شکریہ۔

اگر یہ وہی ظفر ہیں جن سے میری قرابت نکلتی ہے تو بھئی مجھے آپ سے باقائدہ معذرت کرنی ہوگی۔ اور معذرت کرتے ہوئے جو تکلیف ہو رہی وہ میں ہی جانتا ہوں۔ آپ ویسے بھی بہت کم فرمائش کرتے ہیں۔ میرے اور اُن کے درمیاں تو مراسلت کا تعلق بھی باقی نہیں رہا۔ ویسے اگر آپ اس کے متحمل ہوسکیں تو عندالملاقات اُن سے ذکر کردیں کہ میرے دوست ہیں۔ اگر اُن کے نزدیک میرے کچھ اہمیت ہے تو کام کردیں گے۔

یہ آپ نے کیا لکھ دیا۔ آپ کا کوئی خط میرے لئے طویل نہیں ہوتا۔ بلکہ افسوس تو یہ ہے کہ باقائدہ خواہش طویل نہیں ہوتا۔ گو میں آپ کو مجبور نہیں کروں گا کہ مجھے بلے بلے خط لکھا کریں، لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس حماقت سے پر دنیا میں مجھے آپ سے یہ مختصر سی نیم ملاقاتیں جن میں رفاقت کی درہم آنچ کا ذائقہ بھی ہوتا ہے، کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں معلوم ہوتیں۔

میں نے آپ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا وہ اب ایسے غلط بھی نہیں ۔ شاید الفاظ اور طرز ادا کے انتخاب میں بھول چوک ہوگئی ہو۔ میرا شارہ اس ذہنی آزادی اور کفالت ذات (؟) کی طرف تھا جس کا مظہر مثلاً یہ جملے ہیں: "اس کھیل کو جب چاہوں ختم کردینے پر اختیار رکھتا ہوں" اور یہ اختیار "ایک طویل، سرد اور غیر جذباتی ذہنی عمل کا نتیجہ ہے۔"

"میں کسی شعبے میں کوئی تیر مارنا نہیں چاہتا۔" ب اوقات اچانک کسی موڑ پر کسی اور کی زبان سے اپنے ہی کسی احساس کو سُن کر بڑا سرور انگیز تعجب ہوتا ہے۔

چلئے اچھا ہواکہ ترجموں کے مجموعے کا خیال آپ کو بھی پسند آیا۔ اگر ایک معقول قاری بی مل جائے تو پھر اشاعت کا جواز نکل آتا ہے۔ اب میں سیمی وضع داری اور رنگ رہیں نہیں پڑوں گا۔ کیوں نہ اس مجموعی کے حوالے سے کچھ گفتگو ہو جائے ؟ : "آوارگی عنوان کیا رہے گا؟ یا پھر آپ کوئی مناسب عنوان تجویز کیجئے۔ میں نے تحریر وں کو شامل کرنے کا سوچا تھا۔ وہ یہ ہیں: بورخیں والا مع تعلیمات (حواشی) اور تعارفی مضمون! کنڈیرا کی یہ چیزیں: variation والا مضمون ، فلپ راتھ والا انٹرویو، پیرس روی والا انترویو (ترجمہ کر لیا ہے)؛ یو ساکا مضمون ؛ یو ساکی فلدبیر پر جن کتاب سے یہ مضمون لیا گیا ہے اسپر جو لین بارنس کا تبصرہ (ترجمہ کرلیا ہے)؛ ایڈورڈ سعید کا جلاوطنی یا بے وطنی والا مضمون (ترجمہ کرلیا ہے) ۔ کیا آپ کنڈیرا کے ناولوں کے جو حصے میں نے ترجمہ کئے تھے، وہ بھی شامل کرنا چاہتے ہیں؟ Sontag کا کونسا مضمون آپ کو زیادہ اہم لگتا ہے؟ کتاب کا حوالہ ضرور دیجئے گا۔ ان دنوں میں ان تمام تراجمہ پر نظر ثانی کر رہا ہوں تاکہ ارد و میں روانی آجائے۔

سعید کے مضمون میں ایک پارہ الیا ہے جسپر گرفت ہوسکتی ہے۔ وہ میں الگ سے لکھ رہا ہوں۔ آپ خوب غور کر کے بتائیے کہ کیا اسے کتاب میں شامل کیا جا سکتا ہے؟ یہ مضمون مجھے بہت پسند ہے۔

آپ نے اطلا کے سلسلے میں جو ہدایات دی ہیں ان کا شکریہ ۔ ان میں سے بعض میری پسندیدہ ہیں اور ان کا الزام رکھنے کی کوشش بہرحال کرتا ہوں۔ اس خط میں دو کمپیوٹر پر پرنٹ کے ہوئے صفحے ہیں۔ ان میں سے ایک پر جہاں جہاں"0" استعمال ہوئی ہے، اسے بیشتر دو چشمی"ھے" سے پرنٹ کیا ہے، اور دوسرے پر بیشتر معمول "ہے" سے ۔ ذرا دیکھ کر بتائیے کہ صوری اور جمالیتاتی اعتبار سے کونسی مرغوب ہے۔

اسکے علاوہ کچھ اور چیزیں ہیں، مثلاً مرکتب الفاظ۔ میں خود انہیں الگ الگ لکھنے کا قائل ہوں لیکن آپ دیکھیں گے کہ " بے کراں" کے مقابلے میں "بیکراں" صوری اعتبار سے بہتر لگتا ہے۔ بہرحال ۔ ان صفحوں پر سطروں کے چھوٹے بڑے ہونے یا format پر چیں بچپن نہوں۔ پروف ریڈنگ کے بعد پرنٹ کرنے سےپہلے reformat کے موقع پر یہ نقائص نکل جائیں گے۔ میں نے جملہ قابل توجہہ الفاظ کو ایک نسخے میں انڈرلائن کردیا ہے تاکہ آپ کو سہولت ہو۔ یہ کام فوری کردیں۔ اِن دنوں میں اسی کتاب پر لگا ہوا ہوں۔ پتہ نہیں کب کوئی چیز فجائیہ ہوجائے اور کام گل جائے۔ مزید : یہ جو در صفحے میں آپ کو بھیج رہا ہوں ، وہ وہاں کی فوٹو اسٹاٹ کی مشین ہر آپ کے مطلوبہ/ مرغوبہ سائز 'یعنی 7”x 4 ¼” پر reduce ہوسکتےہیں؟ ذرا معلوم تو کیجئے ۔

میرا خیال ھے یہ کام یہاں بھی ہوسکتا ہے۔ میں ٹوہ میں رہوں گا۔ مزید بر مزید : آپ صفحوں کا شمار متن (text) یعنی اصلی متن کے پہلے صفحے سے شروع کرتے ہیں یا کتاب کےپہلے صفحے سے؟

یو ساکا مضموں آپ کو پسند آیا یہ بہت اچھا ہوا۔ جو باتیں آپ کے حساب سے محل نظر یں وہ "یہاںکے اور مغرب کے حالات کے فرق کی وجہ سے "ہی ہیں۔ باقی رہیں " شاید کہ ترے دل ۔۔۔" سے میری تشویش کے کچھ زیادہ ہی ظاہر ہونے کی بات ، تو وہ بالکل درست ہے۔ ترجمہ بھیجنے کے ہفتے عشرے کے بعد دوبارہ پڑھا تو خود مجھے یہ ٹکڑا قدرے odd لگا۔ عبداللہ حسین کا خیال ھے کہ مجھے انتساب کے چکر میں سرے سے پڑنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ یا تو لوگ اسے اپنی تحسین پر محمول کریں گے، جو ظاہر ہے میرا دوعانہیں ، اور یا اپنی ہتک پر، جس کے نتیجے میں دشمن بنیں گے، اور یہ بلا ضرورت ہوگا۔ ٹھیک ہی کہتا ہے عبداللہ ۔لیکن اپنی طبیعت سے مجبور رہوں ۔ چھیڑ چھاڑ کی عادت نہیں جاتی۔

قبلہ مظفر اقبال صاحب بھی وہی پروگرام استعمال کر رہے ہیں جو میں کر رہا ہوں۔ آپ سے شاید میں نے ذکر کیا تھا کہ میں نے 1984-85 والے تعلیمی سال میں انہیں یہاں اردو پڑھانے کے لئے ملازم رکھا تھا۔ بیکر صاحب ایک عرصے سے یہ پروگرام develop کر رہے تھے۔ میں نے ایک دفعہ اقبال صاحب سے اس کا ذکر کردیا۔ بس انہوں نے خودہی رابطہ قائم کر لیا اور مستفید ہوئے۔ اُن دنوں وہ بہر حال یونی ورسٹی سے منسلک تھے۔ اب وہ یہاں سے واپس کینیڈا چلے گئے ہیں۔ کینیڈا میں کہاں، یہ خدا جانے۔ اگر کبھی خط لکھیں گے تو پتہ چلے گا۔ سُنا ہے وہ کینیڈا سے اردو کا ایک رسالہ نکا لنا چاہتے ہیں جو اسی کمپیوٹر پروگرام پر کمپوز کریں گے۔

آپ تو شیبا پرنٹر اور IBM compatible کمپیوٹر کا ضرور پتہ چلائیے ۔ فوکس رائٹر بہرحال یہاں سے بھیجا جا سکتا ہے۔ رہا "خوش نویس" تو میں مظفر اقبال کا حوالہ دے کر بیکر صاحب کو رام کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ اگر انہوں نے اجاز ت دی تو وہی شرط ہوگی کہ آپ کہ علاوہ کوئی اور استعمال نہ کرے ۔ دیدہ باید !

بھٹی آپ اپنے کمرے پر تالا ڈال دیا کیجئے اور مزد کے پوسٹر کے پیچھے اسی سائز کا آئینہ لگوا لیجئے ۔ جب کوئی آپ کی موجودگی میں کمر ے میں آئے کے لئے دستک دے، آئینہ والا حصہ سامنے کرلیا کریں، اور عدم موجودگی میں دروازے کا قفل مزو کی عصمت اور قوم کے اخلاق کو کافی ہے۔ دلیے یہ حربہ خود آپ کو سب سے زیادہ لہو لہان کرے گا۔

یہ آ پ نے اچھی خوش خبری سُنائی کہ کنڈیراوالی کتاب بس نکلا چاہتی ہے۔ بلکہ اب تک نکل آئی ہوگی۔ ایک نسخہ ہوائی اور رجسٹری ڈاک سے غلام محمد کو ضرور بھجوا دیجئے گا۔ آپ شرمندہ نہوں ، نہ ہی خود کو بے بس محسوس کریں۔ جس دن آپ کے دوستوں پر قوت صبر وتفہیم جواب دے جائے ، خوب جی بھر کے شرمندہ ہولیجئے گا۔ فی الالحال اس قسم کے کسی apocalypse کا امکان نہیں۔

آپ کو شعبے کا کتابچہ برائے تفنن بھجوایا تھا۔ میں بقائمی ہوش و حواس اپنے دشمن کو بھی یہاں آکر یا وہاں رہ کر اردو یا humanities میں ڈاکٹریٹ کرنے کی رائے نہیں دے سکتا۔ اردو رہی ایک طرف،، یہاں تو اب تاریخ، سوشیالوجی وغیرہ میں بھی ملازمت نہیں ملتی۔ ولیے یہ خیال نہایت کیف آگیر تا کہ آپ پاس ہوتے اور ہم جی بھر کے منصوبہ بناتے ، اور کم از کم چند ایک کو عملی جامہ بھی پہنا دیتے۔ ایک عملی شکل یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کو ہمارے بزنس اسکول میں MBAکے ٹے داخلہ مل جائے، اور فیس او ر دیگر اخراجات کا بندوبست اس Teaching Assistant shinyسے جو ہمارا شعبہ اردو پڑھانے کے ٹے آپ کو پیش کر سکتے ہو جائے۔ لیکن یہاں بھی چند سخت مقامات کا سامنا کرنا ہوگا۔ اول تو بزنس اسکول والے داخلہ دیں، دوم ہم قطعی assistanshing پیش کر سکیں۔ (اور یہ خاصا “ify”معاملہ ہے۔ عام طور پر اس کا فیصلہ سال کے سال ہوتا ہے۔) پھر یہ کہ مظفر اقبال کے بعد جن صاحب کو رکھا تھا وہ فی الحال اپنی جگہ پر قائم ہیں، گو اس سمسٹر سے پیوں کےنہونے کی وجہ سے اپنی فارغ کر دیا گیا ہے۔ ستمبر میں پیسے ہوئے تو کسی نہ کسی کو رکھنا ہوگا۔ اور اگر وہ اس وقت تک یہ دور امتحان و آزمائش جھیل گئے تو حق، اخلاقی طور پر، انہیں کا ہوگا۔ یہ تو ساری منفی باتیں ہوئیں۔ اِن کے باوجود ، کمر ہمت کس لی جائے تو یہ بیل منڈھے چڑھ سکتی ہے۔

آپ نے جو تحریر یں بھیجی ہیں ضرور پڑھوں گا اور رائے بھی دوں گا۔ بہت سے کاموں کو باوضو ہوکر کرنا احسن ہوتا ہے۔ اس قسم کی تحریر میں اسی ذیل میں آتی ہیں، اور یہاں باوضو ہونے کا مطلب وہ احساس فراغت ہے جس میں ہمہ تن کسی متن یا محبوب چیز کی طرف مائل ہوا جاسکے۔ یہ فراغت تیری زلف کے سر ہونے سے پہلے، بہر حال ، فراہم ہوجائے گی۔

والسلام

مخلص

"ایک جلا وطن

شاعر کودیکھنے کا مطلب ، ایک جلا وطن شاعر کا کلام پڑھنے کے برعکس ، جلاوطنی کے تضادات کو مجم اور بھگتا ہوا دیکھنا ہے۔ چند سال پہلے میں نے اردو کے معامر شعراء میں سے عظیم ترین شاعر ، یعنی فیض احمد فیض ، کے ساتھ کچھ وقت گذارا ۔ ضیاء الحق کی عسکری حکومت نے فیض کو ان کے پیدائشی ملک سے جلاوطن کر دیا تھا، اور بیروت کے خرابے نے ایک طرح سے انہین خوش آمدید کہا تھا۔ ان کے قریب رین فریق فلسطین تھے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ فیض اور فلسطینیوں میں روحانی یگانلت کے باوجود کوئی اور چیز ایک دوسرے سے مشابہہ نہیں تھے۔ نہ زبان ، نہ شاعرانہ رسم و رواج ، نہ سوانح صرف ایک بار جب اقبال احمد ایک پاکستانی رفیق اور ہم جلد وطن ، بیروت آئے تو کہیں جاکر فیض اپنے چہرے پر ہمہ وقت طاری احساس غربت پر قابو پاسکے۔ ایک رات ہم تینوں دیر تک ایک میلے کچھلے ریتوراں میں بیٹھے رہے۔ فیض نے اپنی چند نظمیں سنائیں۔ کچھ دیر بعد دونوں نے ان نظموں کا میرے لئے ترجمہ کرنا بند کردیا۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ میرے سامنے جو منظر تھا اسے کسی ترجمے کی حاجت نہیں تھی: یہ گھر بازر سی کا ایک ایسا منظر تھا جو گردن گردن سرکشی او ر ساتھ ہی ساتھ ، احساس ضیاء سے کہہ رہا ہو: "لو دیکھ لو ، ھم گھر واپس آگئے !" ظاہر ہے، صرف ضیاء ہی اپنے گھر آنگن میں تھا۔"

20 دسمبر 86ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

ان دنوں میں جلاوطنی کے تجربے پر ایڈورڈ سعید کے مضمون کا ترجمہ کرہ رہا ہوں۔ The Mind of winter Reflections on life in Exileاس میں انہوں محمود درویش کی نظم کا ایک ٹکڑا نقل کیا ہے۔ شاعری کا ترجمہ میرے بس کی چیز نہیں۔ سوچا آپ لوگوں کو زحمت دی جائے۔ یہ ٹکڑا میں نیچے نقل کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی جس context میں سعید نے اس استعمال کیا ہے اس کے چند جملے بھی دے رہا ہوں تاکہ جو شخص ترجمہ کرے اسے drift کا کچھ اندازہ ہوجائے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ آپ خود طبع آزمائی کریں۔ یا اگر کسی وجہ سے ہچکچائیں تو پر افضال سید کو گھر میں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس خط کے وصول ہونے کے بعد ہفتے کے اندر اندر یا زیادہ سے زیادہ دس دن میں ترجمے مجھے بھید یا جائے۔ میں مترجم کا حوالہ اپنے ترجمے میں دیدوںگا۔ یعنی محنت کا پھل بھی ملےگا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ ا س سے آپ بازار میں کچھ نہ خرید سکیں۔

امید ہےکہ آپ کو میرے پچھلے دونوں خط (5 اور 11 دستمبر) اور ہمارے شعبے کی بردشور اب تک مل چکا ہوں گے۔ مزید یہ امید ہے کہ آپ یکم دسمبر کے طوفان سے بھی صحیح سلامت گذر لئے ہوں گے۔

والسلام

مخلص

محمد امیں

A sense of the Palestinians’ need to reconstruct the self out of the refractions and discontinuities of exile is found in the earlier poems of Mahud Darwish whose considerable work amounts to an epic effort to transform the lyrics of loss into the indefinitely postponed drama of return. In the following lines he describes concretely his sense of homelessness:

But I am the exile.

Seal me with your eyes.

Take me wherever you are—

Take me wherever you are.

Restore to me the color of face

And the warmath of body,

The light of heart and eye,

The salt of bread and rhythem,

The Taste of earth… the Motherland.

The taste of earth… the Motherland.

Shield me with your eyes.

Take me as a relic from the mansion of sorrow.

Take me as a verse from my tragedy;

Take me as a toy, a brick from the house,

So that our children will remember to return.

۱۲ دسمبر ۱۹۸۲

**برادرم اجمل کمال صاحب :**

تسلیمات! ... " لو وہ بھی کہتےہیں کہ بے ننگ و نام ہے!" ۔۔۔اب آپ بھی مذاق اڑانے لگے!؟ حضرت، اگر آپ عزیز نہ ہوتے تو باقاعدہ برا مان جاتا ۔ چلئے آپ بھی کیا یاد کریں گے، آئندہ مذاق کے آگے بریکٹ میں وضاحت کر دیا کروں گا ۔ آپ کے الحكم - اور فرمائیے؟

في الحال ایک چیز کی وضاحت ہو جائے ۔ جواب جسقدر جلد ممکن ہو سکے دے دینا اب کچھ میری عادت ثانیہ بن چکا ہے، لیکن، آپ کی طرح، ہر خط مناسب ترین موقعے پر نہیں لکھا جاتا ۔ اس میں حالات کا قصور زیادہ ہے۔ اگر مناسب موڈ کا انتظار کرنے بیٹھوں تو ”کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک “ والی شکایت سننے میں آئے گی۔ آپ کی جس طرح اپنے شب و روز اور اپنے وقت پر حکمرانی ہے، وہ میرے حصے میں نہیں آئی۔ (بریکٹ میں گذاشت ہے کہ سابقہ جملے میں طنز کا کوئی پہلو مقصود نہیں، مقصود تو کیا، مقدر تک نہیں ۔ ) آپ شاید اوائل عمبر سے پتہ تھا کہ اپنی زندگی کس رنگ ڈھنگ سے گذارنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ اپنے ایام کو اپنے حسب منشاء مرتب کرنے میں اگر کچھ قربانیاں دینی پڑ جائیں تو بسر و چشم دیں گے۔ میں، بدقسمتی سے، ان لوگوںمیں سے ہوں جنہیں 40 سال کے بعد کہیں جاکر پتہ چلتا ہے کہ انہیں کرنا کیا ہے؛ یعنی کہ جو کرنا ہے وہ یہ کہ کچھ نیہںکرنا ۔ لیکن اس دیر آمدہ آگہی کے ہمر کاب وہ آزادی نہیں آتی جو اسے عملی شکل دینے کےلئے از بس ضروری ہے۔ آگھی کی دہلیز تک پہنچتے پہنچتے جانے کتنی بیڑیاں پہنچنی جا چکی ہوتی ہیں کتنے compromises اضطرارا یا اختیاراً ۔ کئے جا چکے ہوتےہیں۔ اب اگر ان کا احساس ہوتا ہے۔ اور ذمہ داری کے ساتھ حس لطافت اور حس مزاح کا سنجوگ بہر حال ایک اتفاق امر ہے، کوئی کلیہ نہیں۔ چناچہ عدم آسودگی کے لمحوں میں لکھی ہوئی بہت سی تحریروں کی نادانستہ و ناخواستہ خشکی ۔ اسکا احساس مجھے اپنے مخاطب سےپہلے ہی ہوجاتا ہے، اور مقابلہۃ کچھے زیادہ ہی ہوتا ہے۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟ ۔ صاحب ، آپ خوب گھڑے پھوڑیں ، بادل دیکھ کر یا بغیر دیکھے ہی (گھڑی آخر بنے کس لئے ہیں؟) لیکن کہے دیتا ہوں، یہ بیل آسانی سے منڈھے نہیں چڑھنے والی۔ اول تو بیکر صاحب نے خوش نویس پرورام کسی معاہدے کے تحت بناتا ہے، جس کی رو سے اس یونی ورسٹی کے اساتذہ ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ نہ یہ ہنوز پبلک ڈمین میں آیا ہے، اور نہ ہی فی الحال بک رہا ہے کہ خریدا جاسکے۔ بیکر صاحب نے دیتے وقت واعدہ کرالیا تھا کہ صرف میرے تصرف میں ہی رہے گا۔ (ویسے میں ان سے آپ کے لئے پوچھ ضرور سکتا ہوں، بلکہ ضد بھی کر سکتا ہوں۔ نتیجہ، بہرحال ، اب جو کچھ بھی نکلے۔) دوسری مشکل : بیکر صاحب نے ابھی تک اس کے استعمال کا ہدایت نامہ (manal)نہیں تیار کیا ہے۔ طریقہ استعمال زبانی سمجھا دیا تھا۔ جب کہیں گاڑی اٹک جاتی ہے، ان سےفون پر رجوع کر لیتا ہوں۔ وہ ان دنوں دیگر اہم کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔مینول لکھنے کی باری ابھی نہیں آئی ہے، پر آئے گی ضرور ۔ فصبر جمیل!

آپ نے جو یہ manufacturer’s documentation منگوائی ہیں تو بھائی آپ شاید یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ کوئی پانچ سات صفحے کی چیزیں ہیں۔ ایسا نہیں:

میرےپاس جو WordPerfect ہے وہ میں نے خریدا نہیں تھا۔ ایک دوست سے پروگرام مستعار لے کر ڈسکٹس پر منتقل کر لیا تھا اور manual جو کوئی ڈیڑھ دو سو صفحے کا ہے، کے متعلقہ صفحوں کی مشینی نقل بنوالی تھی، جو خاصہ دقت طلب اور اس سے زیادہ صبر آزما کام ثابت ہوا یہ ورڈ پرفیکٹ کا تازہ ترین ورژن ہے (یعنی 1۔4) اور بیحد ماہر القادریانہ (یعنی sophisticated ) بھی ۔ باینھمہ ، اس خوبی میں خرابی یہ ہے کہ خوش نویس سے جفت پر تیار نہیں ۔ بوس و کنار کا ضرور قائل ہے، لیکن والہانہ سپردگی کے ساتھ مباشرت سے گریزاں ، یا خوف زدہ، یا جو کچھ بھی میں نے تنگ آکر بیکر صاحب سے رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ خوش نویس کا رشرعی نکاح در اصل فوکس رائٹر (Volks writer) سے ہوا تھا۔ اب دوڑ دھوپ شروع ہوئی اور فوکس رائٹر مانگ کر ڈسکس پر منتقل کیا گیا اور مینول سے معلقہ صفحوں کی مشینی کاپی نکلوائی گئی۔

Toshibaکا جو پرنٹر میں استعمال کر رہا ہوں وہ P321ہے۔ ویسے خوش نویس P1340 پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مینول بھی خاصہ ضخیم ہے۔

میرا کمپیوٹر Zenith ZW 158 43ہے۔ اس میں ایک 250 میگا بائیٹ کی ہارڈ ڈسک ہے اور دوسری Floppy Disk Drive ہے۔ اس کے ساتھ جو کتاب آئی تھی وہ در اصل DOS Operating Systemکے بارے میں ہے اور ضخامت میں اسے بھی جنات سے کم نہ سمجھیں (تین چار سو صفحے)

آپ کی مشکل صرف ایک طرح آسان ہو سکتی ہے: اگر بیکر صاحب تیار ہو جائیں تو خوش نویس ڈسکٹ پر منتقل کر کے آپ کو بھیج دیا جائے اور بعد میں جب وہ مرتب کرلیں تو ، ترکیب استعمال بھی۔ وہاں آپ Toshiba پرنٹر کا پتہ لگائیں۔ کسی نہ کسی کے پاس ہوگا۔ اسی طرح ایک ایسا کمپیوٹر تلاش کریں جو IBM compatibleہو ۔ اس کے ساتھ یقیناً Dos Operating System کا ہدایت نامہ بھی ہوگا۔ فوکس رائٹر بھی وہاں کسی نہ کسی کے پاس نکل آنا چاہئیے، ورنہ پھر یہاں سے آپ کو بھجوانے کی سبیل کی جائے۔

خیر آپ پہلے وہاں جو کام نپٹائے جا سکتے ہیں نپٹا لیجئے ۔ ادھر کے کاموں سے عہدہ برا ہونے کی کوشش میں کر لوں گا نوٹ : یہ خیال رہےکہ خوش نویس ٹائپ رومن میں ہوتا ہے، اور screen پر بھی رومن ہی میں نظر آتا ہے، صرف چھپتے وقت ہی اُردو رسم الخط سے پہلی بار ملاقات ہوتی ہے،

مجھے خود بھی اندازہ تھا کہ آپ رچرڈ سے نہیں مل پائینگے ۔ اسی لئے میں نے اُسے ہدایت کر دی تھی کہ خود ہی آپ سے رابطہ قائم کرے۔ مگر میرے پاس کوئی اور ذریعہ بھی نہیں تھا۔کسی پاکستانی کے ہاتھوں بھیجتا تو ایئرپورٹ پر کسٹم آفیسر دیکھتےہی ضبط کرلیتا، اِس حال میں کہ آنکھیں فرنٹ ویو پر ثبت ہوتیں اور منہ اور ذکر دونوں سے رال ٹپک رہی ہوتی۔ منرو کی اس توہین پر نہ آپ رضامند ہوتے اور نہ میں ہی ۔ تو صاحب ، محترمہ سے وصل کا مزہ لینا ہے تو توقیِر نفس کے اضمحلال کے سانحے سے بھی گذرنا ہوگا۔

آپ کے خط میں ایک سوئے ظن ( میں وضع داری میں پڑکر حسِن ظن کا نام نہیں دونگا) ایسا ہے جس سے آپ کو فورن فارغ کر دینے میں ہی ہم دونوں کی عافیت ہے:

اِسٹیٹ ڈپارٹمینٹ (SD) کے لوگ جنکی وہاں پوسٹنگ ہوتی ہے وہ عام طور پر ہماری یونیورسٹیوں کے فارغ التّحصیل نہیں ہوتے۔SD اِن کی ٹریننگ خود کر لیتا ہے ، اور اِس کے اپنے خاص الخاص اِدارے ہوتے ہیں جہاں زبانوں کے تعلیم دی جاتی ہے۔ کبھی ہمارا طا لب ِ علم فارغ ہونے اور درس و تدریس کی ملازمت کی تلاش میں ناکامہونے کے بعد اگر SD کا رُخ کرے تو دوسری بات ہے۔ اِس صورت میں اِس طالبِ علم کا رویہّ وہاں کے لوگوں کے حوالے سے نسبتاً شائستہ ہوتا ہے، ( جو آپ نے رچرڈ میں دیکھا ہوگا، اور اس کا کریڈٹ ہمیں ملنا چاہیئے) ورنہ اگر خود SD کا فارغ التّحصیل آپ لوگوں سے ملے یا بات کرے تو وہ منٹ کے اندر اندر ہی آپ کو اپنے سے متنفّر دردے۔ پھر یہ الحاظ بھی رہے کہ ضروری نہیں کہ جس شخص کا یونیورسٹی میں Discipline جنوبی ایشیاء رہا ہو، اٗسکی پوسٹنگ بھی جنوبی ایشیاء میں ہو ۔ رچرڈ خوش قسمت تھا اب اُسکی پوسٹنگ کینیڈا میں ہو رہی ہے۔

میں نے اپنی نگرانی میں سیکریٹری سے اپنے شعبے کا معلوماتی کتا بچہ کل ہوئی ڈاک سے آپ کو بھجوا دیا ہے، کچھ کام آپ بھی کریں، وہاں کسی امریکی لائبریری میں جاکر Bulletin Letters and Science University of Wisconsin . Madison

نکال کر اس میں ہمارے شعبے کا حال پڑھ جائے۔ کتابچے کے ساتھ داخلے کے فارم بھی رکھ دیئے ہیں ۔ بزنس کا کورس ختم کرکے آپ اردو میں ڈاکٹریٹ کرنے یہاں کیوں نہیں آجاتے؟

Interview کے لئے " نئی نسلیں " اور "محراب " کا اِنتخاب بالکل درست ہے۔ اگر تامّل ہے تو بس یہی کہ" محراب " بڑی بے قاعدگی سے نکلتا ہے۔قبلہ مشفق خواجہ کوئی ضخیم سا پرچہ نکالتے ہیں۔ آصف سے پوچھئے۔ اگروہاں جلد نکل آنے کا اِمکان ہو تو۔۔

اُمید ہے کہ میرا 5 دسمبر کا خط مل گیا ہوگا اور آپ یوسا کا ترجمہ اب تک پڑھ چکے ہونگے۔ میں نے " آوارگی " کے عنوان سے جو کتاب مرتّب کرنے کا ذکر کیا تھا، اُس کے بارے میں نہایت سنجیدہ ہوں۔ اگر آپ اسے چھاپنے کی طرف راغب ہوں تو لکھئے گا، میں ٹائپ کرنا شروع کردونگا۔ Kundera کا Pairs Review والا Interview بھی ترجمع کر ڈالونگا۔ الغرض اگر آپ آمادہ ہوں تو لکھئے گا کتاب کے صفحے کا سائز کیا ہوتا ہے، اور اِس صفحے پر متن کا رقبہ کیا ہوتا ہے۔ میں چھاپ کر اِس طرح Reduce کروالونگا کہ عبارت آپ کے متعیّنہ رقبےپر پوری اُترے۔ آپ فیصلہ کرتے وقت لحاظ ، دوستی ، محبّت ، اور مروّت کو بالائے طاق رکھ کر یہ دیکھیں کہ(1) کتاب کا کوئی مطلب بھی نکلتا ہے، اور (2) اِس کو چھاپ کر آپ مالی اعتبار سے لہو لہان تو نہیں ہو جائینگے ، یعنی جو لاگت آئے گی وہ کتاب کی فروخت سے Recover بھی ہو سکے گی یا نہیں ۔ (لاگت صرف آفسٹ پر طباعت ، کاغذ ،اور جلدبندی کی ہی آئے گی۔)

مجھے بھی نصیحت کرنے کا کوئی حق نہیں، لیکن منرو سے اپنی انسیت کو اپنے والدِ بزرگوار سے منوانے پر آپ کیوں مصر ہیں ؟ ظاہر ہے آپ دونوں دو مختلف دنیاؤں کے آدمی ہیں۔ بہر حال ، جیسا کہ کہا، مجھے اِن معاملات میں کلام کہاں ۔

اِس خط کا لہجہ بھی کچھ مائل بہ سنجیدگی ہے۔ لیکن یہ قصداً نہیں ۔ شاید میں ذہنی طور پر ہنوز مضطرب ہوں، گو اِس اضطراب سے آپ کو خط لکھتے وقت گلو خلاصی حاصل کرنے کی کوشش ضرور کی تھی۔

آپ کے خط کا انتظار رہے گا

والسّلام

مخلص

محمد عمر میمن

5 دسمبر 1986

برادرِ عزیز ، اجمل کمال

تسلیمات!

آپ کے آخری خط کا جواب 10 نومبر کو دے دیا تھا۔ مجھے اِحساس ہے کہ وہ خط بڑی افرا تفری کے عالم میں لکھا گیا تھا۔ وہ صاحب جن کے وساطت سے پوسٹر آپ کو ملنے والا تھا، اب تک پاکستان چھوڑ چکے ہونگے، یا انہیں ایک دو دنوں میں چھوڑنے والے ہونگے۔ آپ دونوں کی جانب سے خاموشی نے مجھے اچھی بھلی الجھن میں ڈال دیا ہے۔ خدا کرے پوسٹر آپ کو مل گیا ہو، ورنہ ان کے وہاں سے نکل جانے کے بعد یہ "کبریت احمر" آپ کو کو دوبارہ بھجوانےکا میرے پاس فی الحال کوئی ثقہ اور تیر بہدف ذریعہ نہیں۔ ادھر د و تین دن پہلے یہ خیال آوارہ سا در آیا کہ PAN AM کی پرواز اب سرزمین پاک پر بند ہو چکی ہے اس لئے ڈپلومیٹک پاؤچ کا نظام درہم برہم ہوچکا ہوا اور ان وگوں کو دوسرا کوئی ذریعہ تلاش کرنے میں کچھ نہ کچھ وقت تو ضرور لگ جائے گا۔ بہر حال ، میری تشویش بڑی حقیقی ہے۔ منرو سے وصل اردو غزل کے محبوبسے وصل کی تمنا میں نہ بدل جائے، یا اس کی حسرت میں۔

ارے بھائی ، آپ نے جانے کس کس سے کہدیا کہ میں نے آپ کو کنڈیرا کے کچھ تراجم کر کے دیئے ہیں۔ دو ہفتے ہوئے کشور ناہید کا پٹاخہ خط حلا کہ میری ادارت میں "ماہ نو" اس قابل ہوگیا ہے کہ جس ذہانت کے تم طالب ہو اس ذہانت کی چیزیں اس میں چھپیں: چناچہ اسکے لئے کچھ لکھو۔ اس طرف بھی اشارہ کردیا کہ "تم نے کنڈیرا کی ڈھیر ساری چیزیں اجمل کمال کےلئے ترجمہ کر کے بھیجی ہیں"۔

پہلے تو میں ٹال گیا، لیکن پھر ایک بڑی چلبلی چیز ہتھے چڑھ گئی۔ یہ پرو (Peru) کے ناول نگار ماریو برگس یوسا کی فلو بیر پر کتاب (جسکا ترجمہ پچھلے دنوں انگریز میں ہو چکا ہے) کا ایک قتباس ہے جو حال ہی میں New York Times Book Review میں چھپا تھا۔ بڑی معرکہ الا راء چیز ہے۔ ایک دم firecracker رگ شرارت پھڑکی اور ترجمہ کر کے دو تین دن ہوئے کشور کو بھیج دیا ہے۔ مزہ یہ کہ اسکا نفس موضوع ٹھیک وہی ہے جو کوئی سرکاری ادارہ، اور خصوصا اپنی طرف کا، کبھی برداشت نہیں کر سکتا ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ معترمہ اسے چھاپتی بھی ہیں یا نہیں۔ "ذہانت " کا ج جو ٹکڑا لگایا تھا انہوں نے ، پلٹ کر پڑے گا اور جان کا عذاب بن جائے گا۔

شرارت کے شرارے کو میرا انتساب بھی ہوا دیگا: "انور سجاد انتظار حسین اور ماہ نو کے لئے۔" کیوں کسی رہی؟ اس میں یوسا نے جدید فکشن کے دو ایسے رجحانوں کی مذمت کی ہے جس سے ہمارے یہ دونوں بڑے ادیب متصف ہیں۔ کچھ انکی مزاج پر سی بھی ضرورت تھی۔"ایما، فلوبیر اوراصول لذات" ۔ طبیعت خو ش ہوجائیگی سب کی ۔ اگر میں لاہور میں ہوتا تو کشور کے چہرے پر اٗڑتی ہوائیاں دینی ہوتیں۔

میں نے سوچا پتہ نہیں کشور چھاپے نہ چھاپے ، کم از کم آپکو ضرور پڑھوا دینا چاہیئے۔ چناچہ زیر اکس ملغوف ہے۔ فوری پڑھیں، اور "فوری تر" اس کے کے بارے میں اپنی "گرانقدر" رائے سے نوازیں ۔ اگر کشور نہ چھاپے تو کبھی آئیندہ ، لیکن عنقریب ، آپ ہی چھاپ دیجئے گا، یا کسی معتبر جگہ، جس سے آپ مطمئن ہوں، چھپوا دیجئے گا۔ یا اگر سلیم "محراب" عقریب نکال رہے ہوں تو انہیں بھیج دیجئے گا۔

ایک عجیب بیہودہ سا خیال آیا: ایک ترجمہ یہ ہوگیا ہے ، کنڈیرا والے آپکو بھیج چکا ہوں، سال چھ ماہ میں، اگر تحریک ہوئی ، تو چند ایک اور کر لونگا۔ اس ملغوبے سے "متفرقات" پر مشتمل ایک کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔ اس میں صرف اس قسم کی چیزوں کے تراجم ہونگے۔ عنوان "آوارگی" رکھا جا سکتا ہے۔ اشارہ ذہنی آوارگی کی طرف ہی ہے۔ مگر چھاپے گا کون؟ ۔اگر آپ ہمت کریں، یا کرنے پر رضا مند ہو جائیں، تو کمپیوٹر پر پرنٹ کر کے بھیجنے کی سوچوں؟ ہر چند کہ ٹائپ کرنے اور پرنٹ کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ آپکے ذمے صرف آفسٹ پر چھپوانا اور جلد بندھوانا ہی باقی رہے گا۔ لکھئے گا۔ اگر با ت جی کو لگے تو یہ بھی لکھئے گا کہ کوئی چیز ایسی ہے جس کا ترجمہ آپ کو بطور خاص دیکھنا چاہتے ہوں۔ وہ بھی کر ڈالونگا۔

آپکی ملازمت کا معاملہ کس برج میں چومکھی کھیل رہا ہے۔

"آج ۔ دوسری کتاب" یعنی کب دیدار ہو رہے ہیں اس حسن جہاں سوز کے؟

اسد محمد خاں اور افضال کیا کچھ کر رہے ہیں ان دنوں ؟ دونوں کو میرا سلام پہنچے۔

والسلام

مخلص

10 نومبر 86 ء

**برادرم اجمل کمال صاحب۔**

آپ کے 27 اکتوبر کا خط خاصی یا بلکہ غیر معمولی پھرتی سے بہاں پہنچا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی طرح ڈاکیہ بھی کافی بے چین تھا۔ بہر حال میں فوری جواب اس لئے نہ لکھ سکا کہ یہاں ۔۔۔9 تک ایک کانفرنس تھی یہ ہماری سالانہ کانفرنس ہے اور کوئی 5 سو کے لگ بھگ محقق حضرات اپنے مقالے سنانے آتےہیں ۔ اس سال پروگرام کمیٹی کا صدر میں ہی تھا۔ چناچہ خاصی بھاگا دوڑی رہی۔

کئے آپ نے رجسٹرڈ سے تراک برا قائم کیا؟ میرے پاس ہنوز اس کا کوئی خط نہیں آیا جسکے سبب قدر ے تفکر ہے۔ ممکن ہے وصل یا وصل کے نتیجے میں وصال ہوچکا ہو۔ بہرحال لکھئے گا۔ خدا کرے محترمہ راستے میں لہولہان ہے۔ ممکن ہے وصل یا وصل کے نتیجے میں وصا ل ہو چکا ۔ بہرحال لکھئے گا۔ خدا کرے محترمہ راستے میں لہو لہان ہوئے بغیر اپنی عفت سنبھالے آپ تک پہنچ جائیں۔ میں پکنگ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ کس و ناکس کی دست برد کا اثر کم ثر ہو۔

آپ اردو پروگرام سے کچھ ضرورت سے زیادہ متاثر ہوگئے۔ یہ صوری اعتبار سے اچھا سہی۔ عملی ہرگز نہیں۔ اول تو یہ ورڈ پروسسیسر نہیں۔ یہ انگریزی ورڈ پروسسر Word Perfect یا Volk Writer کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی ورڈ پروسسنگ جب مکمل ہوجاتی ہے تو اسے DOS COMMANDپر Save کیا جاتا ہے (اس کا مطلب ہوا کہ ٹائپ کرتے وقت اسکرین پر رچن حروف میں ارد و لکھی جاتی ہے جو نہایت سست رفتار معلامہ ہے) اور پھر اردو پروگرامکے ذریعے text کو Toshiba کے ایک خاص انی میں پرنٹر پر بھایا جاتا ہے۔ یہ پروگرام Toshiba کے علاوہ کسی پرنٹر پر نہیں چھپ سکتا۔ ایک صفحہ پرنٹ ہونے میں بعض اوقات پندرہ سے بیس منٹ لگ جاتے ہیں۔ اگر کھی کے اس صبر جمیل ہو تو بیٹھک ہے ورنہ رومن حروف کی نگرانی اور پرنٹنگ کی سست رفتاری رحوم ہنفور کر دینے کےلئے کافی ہے۔ اگر تیزی سے ٹائپ کرنے کی عادت ہوجائے تو اتنا گیا گذرا بھی نہیں۔ آپ نے جو معلومات چاہیی ہیں وہ میں اس لئے بہا نہیں کر سکتا کہ مجھے پروگرامنگ کی باریکیوں کا علم نہیں۔ ہاں یہ ضرور جانتا ہوں کہ یہ پروگرام جسے "خوش نویس" کا نام دیا گیا ہے۔ IBMیا IBM Compatible کمپیوٹر ز ہری استعمال ہوسکتا ہے۔ میرے اس جو کمپیوٹر ہے وہ Zenith کا 250 میگا بائیٹ کی ہار ڈ ڈسک والا ہے۔ اسکے علاہ ورڈ پروسیسنگ کےلئے ورڈ پرفیکٹ یا فوک رائٹرز پروگرام کا استعمال ضروری ہے۔ یہ بھی کہ یہ نہ صرفToshiba کمپنی کے ڈوٹ میٹرکس پرنٹرز پر ہی چھپ سکتا ہے ، ویسے اگر کوئی چاہے تو دوسرے پرنٹرز کے ٹے اسے modify کیا جاسکتا ہے لیکن ان تیکنیکل باریکیوں کو میں سمجھنے کا اہل نہیں۔

میرا خیال ہے سو صفحوں کو ٹائپ کرنے میں مجھ جیسے ناشقکو 50گھنٹے لگ جانے چاہیے یا زیادہ اور چھپانے سے کوئی 25 گھنٹے دیر اس لئےہوتے ہےکہ خوش نویس پروگرام کو بائیں مارجن کو Justify کے لئے کافی گنجلک compotation کرنا پڑتا ہے اور یہ نظر باسط ہوتا ہے۔ (سناہے IBM والے اردکا ورڈ پروسسیسر نکالنے والے ہیں ۔ وہ نکل آیا تو مشکل آسان ہوجائے گی۔ عیں باہر!

ارے بھائی وہ تو میں نے یونہی نہیں مذاق میں لکھ دیا تھا۔ آپ سچ سمجھ بیٹھے۔ میرے پا س ان دنوں اتنا وقت کہاں کہ اپنی کہانیوں کا مجموعہ کمپیوٹر کرواں یا ترمجہ و رجمہ گردوں۔ اور میری جو رفتار ہے اس کے پیش نظر ہاتھ سے لکنا کمپیوٹر پر کمپوز کرنے سے کم وقت لے گا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ آئندہ اردو میں کوئی کام کیا نوٹ کمپیوٹر پرہی کروں گا۔ بھرکے بھیکہ یہ کام میں یہاں کسی اور کے نہیں لے سکتا ۔ مجھے خودہی کرنے پڑیں گے۔

تو بھئی آپ کو ملازمت مل گئی؟ حضرت میں اس حوالے سے متفکر ہوں۔ ضرور لکھئے گا۔

یعنی آپ یہ سوچ رہےہیںکہ صرف و محض کنڈیرا سے متعلق صفحات کو "آج : دوسری کتاب" کی حیثیت سے چھاپ دیں۔ یعنی اور کچھ نہو اس میں ؟ ۔۔۔بھئی آپ جو چاہیں کریں۔ مدیر آپ ہی اسقسم کےفیصلے میں ہمارا کیا عمل دخل ۔ اگر یہی صورت قابل عمل 44 ثابت ہو تو پر میرا انٹرویو کی اور چھپوا دیجئے گا، ایسی جگہ جہاں کتابت میں کم غلطیوکاامکان ہو۔ ہندوستان کے رسائے " نئیں نسلیں" کو بھی بھیجا جا سکتا ہے ، بشر طیکہ وہ پرچہ نہوز تصدحیات ہو۔ آصف سے بھی رائے ل لیں۔ میرا خیال ہے اس انٹر ویو کو اب چھپ ہی جاناچاہئیے۔

جب آج نکل آئے تو ایک دو کاپیاں رجسٹری ہوائی ڈاک کے مجھے بھجوا دیجئے گا اور ایک کاپی ہوائی ڈاک کے غلام محمد کو سانلنہ کی قیمت اور ڈاک کا خرچہ سب میرے ذمے۔ غلام محمد کا پتہ ہے۔

Mr. Ghulam Muhammad

“Pushpeeta”

254 North Shahjahanpur

Dhaka -17 , Bagladesh

یہ حضرت بطور خاص کنڈیرا کو پڑھنے کے مشتاق ہیں۔

یہ خط خاصابے کیف ہے۔ مجھے بھی اندازہ ہے۔ لیکن پ نے جلد جو اب دینے کو لکھا تھا اور میرا ذہن خاصا پرآفندہ ہے، چناچہ فی الحال اسی پر اکتفا کیجئے ۔ آپ کا اگلا خط آنے تک شادالی کا کچھ نہ کچھ احساس بہرحال قائم ہوچکا ہوگا۔

والسلام

مخلص

28 دسمبر 87 ء

**برادرم اجمل کمال**

میرے حالیہ دو خط ملےہوں گے۔ ساتواں افسانہ بھی تیار ہوگیا ہے، بلکہ آٹھواں بھی بھیج رہا ہوں۔ آپ بے تکلف ان کا بھی حلیہ درست کر دےیجیے۔

پچھلا خط سپرد ڈاک کرنے کے بعد ایک خیال آیا ۔ "آوارگی" کی اشاعت کے بعد اس کی ایک ایک جلد کیوں، میرے اور آپ کے ادیب اور غیر ادب دوستوں و میرے ای خط ک ساتھ بھیجی جائے جس میں ان سے کتاب کو خرید کر پڑھنے کی گذارش کی جائے؟ ان دوستوں میں انور سجاد، انتظار حسین کشور ناہید ، وغیرہ وغیرہ شامل ہوں۔ ممکن ہے نتیجہ کچھ نہ نکلے لیکن ۔ آپ کا اور میرا مقصد اپنے نقطہ نظر کی وضاحت سے زیادہ کب رہا ہے۔ وہ ضرور بعد ا ہوجائے گا۔ دل کی بھڑاس نکل جائے گی۔ اور یہ کم نہیں۔

میں نے اپنے خط کا متن تیار کر لیا ہے۔ آ پ کی صواب دید کے یہ ملفوف ہے۔ جو ردوبدل کرنا چاہیں بلکہ تکلف کریں۔

اس خط کو کتاب کے ساتھ بھیجنا کوی ضروری نہیں۔ میرا مطلب ہےکہ اگر آپ نامنا سب سمجھتے ہوں تو مجھے بھیجنے پر اصرار نہ ہوگا۔ اپنے محسوسات سے مطلع فرمائیں۔

امید ہے یورپ سے واپسی پر آپ کے دو ایک خط منظر ملیں گے۔

واسلام

آپ کا

محمد عمران

24 دسمبر 87ء

برادرم

کل آپ کا 13 دسمبر تا خط ملا ۔ اور کل ہی میں ناپ کا بڑے سائز کا ایک صحیح لفافہ بھیج چکا ہوں جس میں اپنے 6 افسانوں کے پروف ہیں۔ اس میں زنیت سے فون پر اپنی گفتگو کا ماحصل بھی درج کردیا ہے۔

موجودہ خط میں آپ کا فی مضمل اور بپڑمردہ نظر آتے ہیں۔ ظاہر ہے ایک بے کیف دوسرے بے کیف کو کیا خاک شگفتہ خاطر کر سکتا ہے۔ لیکن اس خط کا مقصد آپ کا غم غلط کرنا ہی ہے۔ جس قدر بھی ہوسکے۔ ان دنوں میری حالت بھی آپ سے بہت زیادہ مخلف نہں۔

کنڈیرا دال کتاب کی فروخت کی رفتار واقعی بے حد مایوس کن ہے۔ یہ تو مجھے معلوم تھا کہ اس قسم کی کتابوں کے گاہک ہماری طرف ذرا کم ہی ہوتا ہے ۔ لیکن اتنے کم ۔ یہ اندازہ نہیں تھا۔ اگر آپ کاروباری قسم کے منٹس ہوتے تو اس دفتر کو پتہ کرنے کا مقررہ دیتا ۔ مگر برادر آ پ کو اس دھندے کی بے رضاعی کا پہلی ہی ہی سے خوب علم تھا۔تاہم آپ اس میں جان بوجھ کر داخل ہوئے۔ ظاہر ہے آپ کا مقصد اس سے نفع اُٹھانا نہیں تھا۔ ایک مشن کا احساس تھا۔ یہ مشن بہرحال اب بھی قائم ہے۔ آپ تو پھر بھی پلئر ہیں۔ میری مثال لیجیے ۔ آوارگی پر اب تک میرے کئی ہزار گھنٹے صرف ہوچکے ہیں۔ اور مجھے خوب معلوم ہے کتنے اسے خرید کر پڑھیں گے۔ تاہم یہ کام کر گذار ۔ ٹھیک ہے ہوگا ایک بڑا محرک آپ کے کام میں آپ کی ہمت افذاں کی کا جذبہ تھا۔ لیکن یہ مہم احساس بھی تھا کہ کل جب اس کے پڑھنے والے پیدا ہوگئے تو محنت بالکل ہی اکارت نہیں جائے گی۔ پچھلے دنوں ایک بے حد ذہین ، پیارے اور پاکستانی دوست ۔ جو انگریزی کے شاعر ہیں اور Swizerland میں رہتے ہیں (عالم گیر ہاشمی) ۔ دوتین روز کےلیے آئے ہوئے تھے۔ انھوں نے "آوارگی" کا کچھ حصہ پڑھا۔ اسی شام کھانے پر اس کا ذکر چل نکلا تو میری بوں نے کہا: یہ جو تم سال بھر اس کتاب ہر جٹے ہوئے ہو تو اس کے پڑھنے والے کتنے ہوں گے؟ پھر جو انگریزی جانتے ہیں وہ ۔۔۔۔۔کو اردو میں کیوں پڑھنے لگے؟ میں نے جواباً کہا کہ اس کتاب میں میں نے اردو کےلب و لہجے کو سنوارنے کی کوشش کی ہے۔ اردو کو سننے سے زیادہ پڑھنے کی زبان بنانے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ کل اگر ہمارے یہاں کوئی بڑا ذہن پیدا ہو جائے تو اسے اپنے انکار کے لیے جس زبان کی ضرورت محسوس ہو اس کا کچھ حصہ ہے اسکی تعاب میں مل جائے۔ ان کا موں کی فوری افادیت اور شہرت نہیں ہوتی۔ چناچہ ، برادرم ، آپ مایوس نہ ہوں۔ نہ ایسے جنونی خیالات ذہن میں لائیں۔ غالب کا وہ شعر تو آپ کو خوب یاد ہوگا جو مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ۔۔۔فرصت کا ایک احساس خود عمل میں ہوتا ہے۔

ایک خیال آتا ہے: آپ سلیم سے بات کر کے اپنی مصبوعات "قوسین" کے حوالے کیوں نہیں کر دیتے؟ ممکن ہے یہ لوگ نسبتاً زیادہ بیچ لیں۔ ظاہر ہے ان کا کاروبار خسارے میں نہیں چل رہا۔ سلیم تو ولی اللہ ہیں اور انکی ضروریات زندگی ہوا اور پانی سے پوری ہوجاتی ہیں۔ لیکن ریاض کے گھر کا خرچ ضرور "قوسین" کی مطبوعات کی فروخت سے چل رہا ہے۔

ایک اور بات : یہ مشفق خواج اور پچاس ہزار دوسرے جو دنا دن کتابیں چھاپ رہےہیں تو ان کی کتابیں کیسے بک جاتی ہیں؟ یا نہیں بکتیں؟ اور میرا خیا ل ہے ان کی مطبوعات کی نیت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ارے بھئی ، آپ کے آنے ۔۔۔دوست ہیں: امر، آصف، افضال۔۔۔ان سب کے ذمے لگائیے کہ کم از کم 20، 20 کاپیاں بیچیں۔ خصوصا آف کے جاننے والوں کی تعداد تو سینکڑوں میں ہوگی۔ یہ کہا کہ بے شرم ہونے کے لیے آپ اور میں ہی رہ جا ئیں۔ ادب میں ہاتھ ڈالے ہیں تو یہ لوگ بھی ذرا اپنی

ڑی اتروا کر دیکھیں۔ اس ملک میں ہم کبھی ایک دوسرے کی کتاب مفت نہیں لیتے۔ ہمیشہ خرید کر پڑھتے ہیں۔ عبراثر کی نئی کتاب میں کوئی پندرہ آدمیوں کو بیچ چکا ہوں۔ اس معاملے میں آپ آصف کو باکمل معاف نہ کریں ۔ ادب سے سب سے زیادہ فائدہ اس نوجوان ہی کو پہنچا کےہے چاہیے کہ ادب کے یے خود بھی کیوکر کے دکھایے۔ ۔۔۔۔

نسرین انجم بھٹی کا نام سنا ہوا ہے ۔ شاید سلیم نے ان کے مجموعے پر انگریزی میں تبصرہ بھی لکھا تھا۔ وہ خاص مثبت تھا۔ بہر حال آپ نظموں کا انتخاب کر کے رجسٹری ڈاک سے بھجوادیئے ۔ کیا ان کی کتاب میں بھی ہیڈر اور فٹر استعمال ہوں گے؟ پرنٹنگ کا سائز کیا ہوگا؟ امید ہے آپ کی کتاب ہمشیرہ کی شادی بخیر و خوبی انجام پائی ہوگی کور آپ کے سابقہ شب و روز بحال ہو گئے ہوں گے۔

میں نے Industrial Engineering والوں کو فون کر کے تاکید کردی تھی۔ لیکن یہاں بھی اسے بے اتفاقی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ خیر پیر کو پھر فون کر کے ہدایت کردوں گا۔

والسلام

آپکا

محمد عمران

23 دسمبر 87ء

برادرم اجمل کمال۔

میرا 7 دسمبر والا سبز لفافہ ، جس میں بورخیں والے تصحیح سکرہ 5 صفحے نیز دیگر اشیاء شامل تھیں۔ ملا ہوگا ۔ ممکن ہے آپ نے جواب بھی دیدیاہو۔ میں بہرحال منتظر ہوں۔

ادھر ایک اور تماشا ہوا۔ آپ نے کتاب کا مودہ ملتے ہی رسید کے طور پر جو پروگرام 18 نومبر کا لکھا تھا، وہ مجھے 16 دسمبر کو (یعنی کوئی ایک ماہ بعد) ملا۔ اس سے آپ کو ہر دو ملکوں کے محکمہ ڈاک کی چستی اور متعدی کا اندازہ ہوجائے گا۔

حسب پروگرام 20 کو زینت باسٹن پہنچیں ۔ میرا خیال تھا وہ رات کو مجھے فون کرٰیں گی۔ لیکن انھوں نے کوئی چھ بجے شام کے لگ بھگ فون کیا۔ اس وقت ہمارے یہاں ایک مہمان خاتون بیٹھی ہوئی تھیں اور شام کا کھانا میز پر چنا جا چکا تھا۔ میں دوسرے کمرے میں فون پر زینت سے باتیں کر تا رہا۔ کچھ انشفال یا preoccupation کی کیفیت تھی۔ میں ان سے آپ کے بار میں گفتگو کرنےلگا لیکن محسوس ہوا وہ قدرے ہچکچاری تھیں۔ چاہیے بھی تھا۔ اس وقت تو بالکل ذہن سے اتر گیا لیکن بعد میں کھانا کھاتے وقت بات بالکل صاف ہوگئی۔ ظاہر ہے وہ بات اپنے بھائی کے گھر سے کر رہی تھیں۔ پتا نہیں وہ میرے بارے میں کیا سوچتی ہوں۔ آپ میں میری طرف سے معذرت کو لیجئے گا۔ واقعی مجھ سے سہو ہوگئی۔

انھوں نے کہا کہ آپ کو مشورہ دیا ہے کہ اپنی لائن نہ تبدیل کریں۔ چونکہ یہاں اردو پڑھانے کا معاملہ یقینی نہیں اس لیے یہ تبدیلی مناسب نہ ہوگی۔ خود میں بھی نہیں چاہتا کہ آپ اپنی حدف سے ہٹ جائیں۔ لیکن میرا تاثر یہ تھا کہ آپ بہر قیمت یہاں آنا ثاہتے ہیں۔ اس context میں میں آپ کےلیے کوشش کر رہا تھا۔ اگر آپ کو یہاں ایک سال کے لیے بھی اردو پڑھانے کی جگہ مل جائے تو آپ اس بہانے وہاں سے نکل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو Engineering میں یہاں داخلا مل جائے تو آپ اس کے باوجود ہمارے شعبے میں اردو پڑھا سکتے ہیں۔ دوسری شکل یہ ہوگی اور شام عارضی اعتبار سے بہتر بھی ، کہ آپ ہمارے شعبے میں داخلہ لیں اور یہیں پڑھائیں۔ پھر آنے کے بعد کوشش کر کے انجنیرنگ میں داخلہ لے کر ایک سال بعد ٹرانسفر ہوجائیں۔ اس صورت میں اگر اردو کی ملازمت جاری نہ بھی رہے تو بھی آپ کے پاس انجنیئرنگ میں داخلا ہوگا، جس کی بنیاد پر ویزا on-campusکفالیت کے چھوٹے موٹی ملازمت کی اجازت مل جائے گی۔ بہرحال۔

لیکن اس معاملے میں غیر یقینی صورت اردو کی ملازمت ملنا ہے۔ میں پوری کوشش کررہا ہوں ۔ دراصل پچھلے 17 سال سے ان لوگوں سے تیرا معصل جگھڑا چل رہا ہے کہ اردو کو ہندی سے الگ کردیا جائے، لیکن یہ پہلے سال کی ہندی اور اردو ساتھ ساتھ پڑھانے کے حق میں ہیں۔ اس مضائقہ نہیں اگر کام ایمانداری سے کیا جائے۔لیکن ایمانداری سے کرتا کون ہے۔ صرف ہندی پڑھاتے ہیں اور اردو کی طرف سے لاپرواہی برتی جاتی ہے۔

اگر میں اپنی مساعی میں کامیاب ہوگیا تو بتاؤں گا۔

جیسا کہ میں نے لکھا ، میں اینت سے آپ دونوں کے مستقبل کے بارے میں کھل کر اور مفصل بات کرنا چاہتا تھا لیکن نہ شد ۔ ممکن ہے بھائی کلے گھر کے علاوہ فطری حجاب بھی مانع ہو۔ میں نے زینت کو یہاں آنے کی دعوت پہلے بھی دی تھی اور فون پر بھی۔ یہ بھی نہ شد! میں 30 کو لندن جا رہا ہوں۔ کوشش کروں گا کہ میڈلن والی سے قبل دو ایک دن کےلیے ایمسٹر ڈم چلا جاؤں اور وہاں زینت سے بات کروں۔ میں نے اس امکان کا ان سے ذکر کر دیا ہے۔ وہاں کا فون نمبر بھی لے لیا ہے۔ دیدہ باید (میں واپس 18 جنوری کو پہنچو ں گا۔)

میں نے لکھا تھا کہ میں نے اپنے افسانوی انتخاب پر کام شروع کردیا ہے۔ چھ ان نے تیار ہوگئے ہیں۔ پروف ریڈنگ کےلیے بھیج رہا ہوں۔ خود نظر ثانی کا موقع نہیں مل سکا ہے۔ آپ لوٹا ئیں تو رجسٹری سے بھیجیے گا۔

میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ "آوارگی" کا پرنٹ بہت باریک ہوگیا ہے۔ اس سے بچنے کی خاطر چند تجربے کیے ہیں۔ وہ بھی ملفوف ہیں۔ آپ دیکھیے کہ آپ کے کتابی فارمیٹ میں کونسا مناسب طریقے پر فٹ ہوتا ہے۔ حوالہ دیتے وقت نمبر ضرور لکھے گا۔ میں نے ہر صفحے پر نمبر لگا دیے ہیں۔

مجھے ایک بات سے قدرے تشویش ہو چلی ہے۔ آپ نے اپنے مصفل آخری خط میں لکھا تھا کہ ہفتے کے اندر اندر "آوارگی" کے ٹائٹل کا پلان بھیج رہے ہیں۔ مجھے ابھی تک کوئی پلان نہیں ملا۔ حضرت آپ ضروری چیزیں رجسٹری سے بھی کریں۔

افسانوں کے انتخاب کی طرف رجوع کرتا ہوں ، چھ بتا رہیں۔شاید یہ چند اور نکل آئیں۔ ان کو سامنے رکھ کر آخری

انتخاب آپ کیجئے گا۔ نظر ثانی کے وقت آپ املا کے علاوہ ار کہیں عبارت درست کرنے اور متن میں قطع و برید کی ضرورت محسوس کریں تو بلا تکلف کر گذریں۔ میری انا مجروح نہیں ہوگی۔ بلکہ اسے اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا۔

قبلہ آصف پھر مفقود الخبر ہوگئے ہیں۔

آپ اپنی شاعرہ ردوست کی نظیر بھجوائیے۔

آپکا

محمد عمران

7 دسمبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

21 نومبر کا نوشتہ ملا۔ ہاں صاحب اس بار تو آپ کےمحکمہ ڈاک نے اپنے اگلے پچھلے سارے گناہوں کو بخشوانے کی سبیل کر ڈالی۔ مجھے خود اس حیرت انگیز مستعدی پر یقین نہیں آتا ۔ یہاں رجسٹری فیس اتنی گراں ہے کہ ٹاٹ کبھی ہوجاتی ہے۔ اس لینے وکالت مجبوری ہی اسے استعمال کرتا ہوں۔

صاحب آپ اپنے جنون کا احترام کیجے اور عنوانات جیسے چاہیں چھاپیے۔ اور اگر سرورق پر بھی اسی بدعت کے حق میں ہیں تو میں آپ کی مشکل آسان کیے دیتا ہوں: "آوارگی" کا اظلا رجمنٹ بھیج رہا ہوں۔ کیوں نہیں صاحب کتاب کی context کی مرہومیت ، جو پکا زو کی تصویر سے اور بھی سفید ہوگئی ہے، اس کا لحاظ کتاب کی forum میں بھی ضروری رکھنا چاہیے۔ enlargement میں عنوان کی outline کا انتشار اس موہومیت کو اجاگر کرنے میں کام آئے گا۔

صاحب میں اپنا تعارف غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ مصرمیں تو حاضر ہے ۔ اس میں اپنے افسانوں کے مجموعے "حصار" کا ذکر بھی کردیا ہے۔ اس کی توجیہ یہ ہے: مجھے یکایک جنون سا چڑھا اور افسانوں کو کمپیوٹر پر ٹائپ کرنے بیٹھ گیا۔ 4 کر لیے ہیں لہٰذا جانے سےپہلے جسنے مکمل ہوجائیں گے، نظرثانی کےلیے آپ کو بھجوادوں گا۔ بقیہ فروری میں۔ آپ کا اران اگر نہ چھاپنے کا ہو تو تعارف سے یہ entry منہا کر دیجے گا۔ پھر یہ میں نے آپ سے پوچھے بغیر ہی کیا ہے۔ اس کی سزا بھی، بہرحال ملنی چاہیے۔

آپ نے جن عبارتوں کو ٹائپ کر کے بھیجنے کا لکھا ہے، ملفوف ہیں۔ ساتھ ابن رشد کے متعلقہ صفحا ت بھی۔ میں نے محض بربنائے تفنن "ترتیب" بھی ٹائپ کرکے بھیدی تھی گو یہ اندازہ نہیں تھا کہ آپ اس کی بھی کتابت کروانے کے حق میں بھی نہیں۔ "خوش نویس" نہایت primetime پروگرام ہے۔ مجھے ترتیب کا ہر حصہ الگ سے ٹائپ کرکے چپکانا پڑا تھا۔ اور alignment سیدھا نہیں رہا اس سے متعلقہ سارے حصے دوبارہ بھیج رہاہوں۔ آپ سیدھے چپکا لیجئے۔ (نہیں بھجوا رہا ۔ نظر انداز کر دہ باشیدا)

پکا سو کی تصویر پر نوٹ لکھنا فضول ہے۔ ہاں یہ اعتراف ضروری ہےکہ تصویر پکاسو کی ہے۔ جس کےلیے اتنا ہی کافی ہے: "سرورق: " ڈان کہوٹے" باعمل : پاملو پکاسو" سو حاضر ہے۔

آپ نے میری گذارش کی طرف توجہ نہیں کی: کیا "آوارگی" ی 25 کاپیاں اچھے ، سفید کاغذ پر میرے خریدے چھپ سکتی ہیں؟

میں نے زینت کو جواب لکھ دیا تھا۔ "شاید" آوارگی" آپ کو بھیجنے کے دو ایک دن بعد اب ان کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔

آپ اپنی شاعرہ دوست (کیا سارہ شگفتہ ہیں؟) کی نظیر ضرور بھجوائیں میں جلد از جلد پرنٹ کر کے بھیج دوں گا۔

لندن میں رالف رسل، ساقی اور عبداللہ حسین سے ملاقات ہوگی۔ ویسے میں صرف تھکن اتارنے جا رہا ہوں ۔ یہاں رہا تو مستقل کام کرتا رہوں گا۔ صحت ویسے ہی ستیاناس ہو چکی ہے۔

میں کے حد مصروف ہوں ۔ لیکن جلدی متعلقہ شعبے کو فون کر کے ہدایات دیدوں گا ۔ میرا خیال ہےکہ معاملہ اگر Psecholashingکا زہوتو داخلہ کسی وقت بھی ہوسکتا ہے۔

بھائی میں نے کوئی تہلکہ نہیں مچایا ۔ (انتظار وال کتاب بھی آگئی ہے) آپ دیکھیں گے کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگے گی۔ پتا نہیں آصف بھی ان خرافات پر تبصرے لکھیں گے یا نہیں۔ گو ان کے مخفی تبصروں کا رنگ قدر کے صحافیانہ ہوتا ہے اور ان سے تشنگی اور بڑھ جاتی ے۔ خیر ۔ ولیے آپ نے عبداللہ دال کتاب انہیں دکھائی تو ہوگی! کیا فرماتے ہیں؟

بیکر صاحب سے میں اخلاق اور شائستگی کی حدود میں رہ کر "خوش نویس" کی حصول یا بی کی بات کئی بار کر چکا ہوں۔ وہ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے اور میں اصرار کرنے سے مجبور رہوں۔

سنا ہے مظفر اقبال پچھلے دنوں لاہور آئے ہوئے تھے۔ مقصد اپنا ناول اپنی نگرانی میں اپنے خرچ پر چھپوانا تھا۔ انھوں نے بھی بیکر کا پروگرام ہی استعمال کیا ہے۔ سُنا ہے ان کا ناول بہت خوب صورت چھپا ہے۔ آپ کی نظر سے گذارا؟

"آوارگی" کے بارے میں مجھے ایک تشویش ہے۔ پر پرنٹ بے حد باریک ہوگیا ہے۔ کچھ پابندیاں تو خود پروگرام کی ہیں۔ کچھ تجربہ کرنے کےلیے وقت کی کمی نے عائد کر ڈالیں۔ حضرت آپ کا م سوچ سمجھ کر لمحے رکا۔ میری پہلی کتاب ہے۔ بیڑا غرق نہ ہو جائے ۔ میں تو کہوں گا کہ آپ اگر وسکے تو ایک صفحہ چھوڑ کر دیکھ لیں کیا نکلتا ہے۔ پھر اگر اطمنان ہو جائے تو معاملہ آگے بڑھائیں۔ اگر بات نہ بن رہی ہو تو پرنٹ ذرا بڑا کرنے کی کوئی سبیل کی جائے۔

اگر اس لفافے کی وصولیابی کی رسید بھی اتنی ہی مسقدی سے مل جائے تو کیا کہنا۔

باقی باقی۔

آپ کا

محمد عمران

10 نومبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 23 اکتوبر والا خط چند دن پہلے مل گیا تھا۔ اس سے دوتین روز پہلے زینت کا اوائل اکتوبر کا کوشتہ بھی ملا تھا ۔ ادھر کچھ مصروفیت اتنی شدید رہی کہ آپ دونوں کو بروقت جواب نہ لکھ سکا۔ پھر زینت نے Women’s Studiesکے پروگرام کی بابت پوچھا تھا۔ ہماری یونیورسٹی میں اب ایک پروگرام ہے۔ میں نے سوچا کہ پوری معلومات حاصل کر کے ہی انہیں لکھوں۔

مجھے جہاں تک یاد آتا ہے آپ نے لکھا تھا کہ گو 15 ئی والا خط آُ کو نہیں ملا تھا ۔ اسی دن بھیجا ہوا بڑا لفافہ جب میں بزنس اسکول اور GHATکےفارم وغیرہ تھے۔ مل گیا تھا۔ ممکن ہے آپ اشارہ کسی اورلفافے کی طرف رہا ہو۔ مجھے ندامت ، غصہ ، احساس بے معنی سب باری بارتی محسوس ہو، رہے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ہمیں مہذب ہونے میں ایک اور صدی لگ جائے گی۔ اور اس کے بعد بھی یقینی نہیں کہ مہذب ہوسکیں گے۔ جو باتیں مغرب میں روز مرہ ہیں۔ ہمارے یہاں منشیات کی ذیل میں آتی ہیں۔ دیانت داری سے ڈاک کی تقسیم بھی انہیں میں سے ہے۔

آپ کے زندگی سے بے تعلق ہوجانے کے محرکات کا مجھے علم نہیں تھا۔ چناچہ ایک خلش سی تھی۔ بعض اوقات اس بھی محسوس ہوا کہ بات ہو تو رہی ہے لیکن اس کی صحیح context کا علم نہیں۔ اسی لیے وضاحت چاہیی تھی۔ آپ نے وضاحت کردی ۔ بات ختم ہوئی ۔ چونکہ میں نے آپ کو ایک فرد کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اپنی توسیع کے طور پر نہی ، اس لئے آپ کا ہر فیصلہ بھی قبول ہے۔ گو اس سے ایک فرد کی حیثیت سے مجھے اتفاق یا اختلاف ہوسکتا ہے۔ چونکہ مجھے آپ کے صحیح کوائف کا علم نہیں۔ اس لیے آپ کے بعض تاثرات پر قدرے حیرت ہوتی ہے، اور یہ صرف اپنے ذاتی نقطہ نظر اور کوائف کی وجہ سے ۔ آپ ادبی سرگمی کو ایک ایسا میدان سمجھتے تھے جہاں آدمی اپنے آئیڈیلز پر عمل کر سکتا ہے۔ لیکن تجربہ کیا تو مایوسی ہوئی ۔ میرا بھی کم و بیش یہی حال ہے۔ مجھے ادبی سرگرمی اور تعلیمی و تدریسی سرگرمی سے بھی یہی توقعات تھیں۔ لیکن منہ کی کھائی۔ خود مجھے بھی آصف کے بارے میں یہی بات پریشان کرتی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ کوفت اس کے ان صفحہ بلے انگریز ی تبصروں سے ہوتی ہے جن کا اندازہ اخبارتی ہوتا ہے اور جن میں کھل کر کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ اب کیا کیا جائے۔ ہم اور آپ اس دنیا میں ابالجبر ٹہلا دیے گئے ہیں اور ہمارا مقدم تنہائی ہے۔ اس سے وصل چاہیے۔ اختیاراً ہو یا اضطہ راً ۔ چارہ نہیں۔

اب آپ نے چونکہ زندگی کو ایک موقع دینے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو متعدی سے اپنے فیصلے پر عمل پیرا ہوں۔ مجھ سے اس سلسلے میں جو مدد ہوسکے گی۔ بلا تکلف کروں گا۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے شعبے میں ڈاخلے کےلیے میری سفارش پر ، آپ کی engineeringکی گاڑی سے کا م مل جائے گا۔۔ خیر یہ تو وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔

عبداللہ کی کتاب نکل آئی ہے اور اب میرے پاس چند فاصل نسخے بھی پہنچ گئے ہیں۔ میں جلد بھیجنے کی کوشش کروںگا ۔

خداخدا کر کے "آوارگی " سے نجات ملی ۔ مسودہ بھیج رہا ہوں۔ پرنٹنگ بے حد باریک ہوگئی ہے۔

پتا نہیں کام چل بھی سکے گا ۔ حرف آخر اور قیمت والے صفحے دونوں کے دو دو ورژن ہیں۔ جو پسند آجائے۔ آستعمال کریں۔

میں نے پروف ریڈنگ حسب مقدور کر ڈالی ہے اور اس میں اپنے تین کوئی وقیقہ نہں اٹھا رکھا۔ اس کے باوجود کچھ نہ کچھ کمی اور کسر ضرور رہ گئی ہوگی۔ آپ اسے مزید شائستہ کرنے کے چکر میں نہ پڑیں ، جو حاضر پر کناعت کریں۔ کوئی ضروری نہیں کہ یہ قرآن ثانی کی ورعی بنے ۔ آخر آپ کے اور میرے وسائل بھی تو محدود ہیں اور پھر ہماری limitations بھی اپنی جگہ ہیں۔

آپ صفحے کو بیچ سے کاٹ کر کاپیاں جوڑیں گے تو دائیں پر مضف کا نام اور بائیں پر تحریر کا نام درست ہوجائے گا۔ Xerox کرتے وقت الٹ پھیر ہوگئی ہے لیکن اس سے ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔

بس اب آپ اسے فوری چھپانے کا انتظار کیجئے ۔ اس سلسلسے میں ایک گذارش ہے۔ اگر غیر معمولی وقت پیش آنے کا اقمال ہو تو نظر انداز بھی کر سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نیو زیر نٹ کے عالوہ اس کتاب کی کم از کم 25 کاپیاں (میرے لیے) سفید کاغذ پر چھپیں لیکن کاغذ اھی کوالٹی کا ہو اور ایک طرف کی تحریر دوسری طرف نظر نہ آئے ۔ جگہ کے معاملے پر پیر کور کو ترجیع دوں گا۔ ہارڈ باؤنڈ بالکل نہیں۔ ان 25 کاپیوں پر جو خرچہ آئے گا وہ میں ادا کروں گا۔ لکھےگا کہ یہ تجویز قابل عمل بھی ہے؟

مضامین کے عنوان اور مضفون کے نام کو کتابت کرواکے چسپاں کرنے ہوں گے۔ (آپ انھیں ٹائپ سیٹ ہرگز نہ کرواتے گا ورنہ مری روح کو تکلیف پہنچے گی) ۔ اندرونی سرورق ، انتساب اور فہرست مضامین بھی شاید آپ کو کتابت کروانی پڑیں ۔ میرے ذہن میں ایک بات آتی ہے۔ یہا ں بعض مشینوں پر reductionکے علاوہ enlargement کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ میں اس چیزوں کو enlarge کر کے دیکھتا ہوں ۔ اگر پرنٹ دیدی زیب آیا تو آپ کو بھیج دوں گا۔ یہ ملفوف ہیں کیا فیل ہے، ۔۔۔۔

ڈھائی ہفتے کے لیے میرا لندن جانے کا ارادہ ہے۔ 30 دستمبر تا 18 جنوری ۔ میں ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گیا ہوں ۔ زینت بھی اس زمانہ میں یہاں آنے کی سوچ رہی ہے اور انکا ارادہ مجھے بوسٹن سے فون کرنے کا ہے۔ میں انہیں اپنے پروگرام سے مطلع کر دوں گا۔ شاید وہ 30 سے پہلے آسکیں اور بات ہو جائے۔ دیدہ باید!

آپ اس خط کی کشکی پر نہ جائیے گا۔ یہ نادانستہ ہے۔

ازراہ کرم موں ملنے پر فوری اطلاع دیدیجے گا۔

والسلام

P.S ڈان کیہوٹے کی جو ڈرائنگ بھیجی تھی وہ اس سائز میں ملی تھی

پچھلے چند رو ز سے بڑے سائز والی کی فعل تلاش کر رہا ہوں ، کامیانی نہیں

ہوئی اگر کل سون تک گل ئی تو اسی پیکٹ میں بھیجدوں گا ، ورنہ آئندہ الگ سے۔ محمد عمران

13 نومبر 87 ع

7 اکتوبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

پہلے آپ کا پیکٹ ملا اور پھر 26 ستمبر کا خط ۔ آپ کے بارے میں ایک بہت بڑا سرخ سوالیہ نشان قدرت سے میرے ذہن میں ۔۔۔ہے۔ چونکہ معاملہ ذاتی ہے اور آپ نے خود کبھی تشریح کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ میں بھی خاموش رہا۔ اب چونکہ میرا آپ سے تعلق ابتدائی بے راحتی آزمائشی دور سے کچھ آگے بڑھ گیا ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈھیٹ بن کر خود پوچھ لوں، ویسے جواب نہ دینے کا حق آپ کو کلی طور پر حاصل ہے۔

مجھے ابھی تک زندگی سے بے تعلق ہوجانے کے آپ کے جو محرکات ہیں۔ ان کا علم نہیں ۔ آپ لکھتے ہیں:" زندگی کو ایک موقع دے کر دیکھنا چاہتا ہوں۔" ایک ظیفانہ سوال آ پڑا ہے اگر آپ زندگی سے بڑے معروضی طور پر روگرداں ہیں تو میں اسے ایک ذہنی کیفیت سے تعبیر کروں گا۔ اس کا محرک کسی فرد واحد کا سلوک نہیں ہوسکتا بلکہ فرد کا خود زندگی پر ایک طویل اور عمق تفکر ! یعنی فرد کائنات پر غور وفکر (معروضیت) کے بعد زندگی کی بے بضاعتی کا قائل ہوا ہے اور اس میں کسی قسم کی جذبات تیت کا گذر نہیں۔ ایسا آدمی جو اپنی شخصیت کے اثنا دسے تاب کا رہو اپنوں اور غیروں کی کر مفرمائیوں کی وجہ سے زندگی سے تائب نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی کہ کسی انسانی جذباتی تعلق کے سر اٹھانے سے اس کا بنیادی رویہ تبدیل نہں ہوتا۔ آپ کے بارے میں مجھے یہ شک تو نہیں کہ جذباتی آدمی ہیں۔ لیکن یہ شک ضرور ہو چلا ہے کہ زندگی سے تائب ہونے کی وجوہ آپ کے یہاں"شاید" بہت ذاتی سی ہیں۔ ممکن ہے میں غلطی پر ہوں ، اور خدا کرے میں غلطی پر ہی ہوں۔ لیکن یہاں غلطی پر نہ ہونا بھی کوئی ایسی خوش آئند صورتحال نہیں رہتا کیونکہ پھر اس صورت میں اسٹی پیرا ڈاکس کا سامنا ناگزیر ہے کہ اگر فیصلہ معروفت اور غور و فکر کے بعد کیا ہے تو اس کا استاد زینت یا کسی اور کے آنے سے تزلزل نہیں ہوسکتا ۔ لیکن آپ کی تحریر سے عیاں ہے کہ اگر تزلزل نہیں تو بھی کم از کم شک و شبے میں جا پڑا ہے۔

صاحب اس شعبے میں ہندی ادب پر کام کرنا ضائع کرنا ہے۔ جو متحرم پڑھاتی ہیں وہ اپنی جہالت میں چندے مہتاب ہیں۔ میں تو کہوں گا اردو میں ڈاکٹر یٹ کریں ۔ اس صورت میں سابقہ مجھ سے پڑے گا، ظاہر ہے میں بھی آپ کو کچھ نہیں سکھا سکتا لیکن کم از کم آپ کے کاممیں ٹانگ بھی نہیں اڑاؤں گا۔ اس سے بہتر صورت یہ ہوگی کہ آپ ہمارے شعبے میں ہندواز م یا اسلام میں ڈاکٹریٹ کریں، اور اس سے کہیں بہتر یہ صورت ہوگی کہ آپ Comparative کے ڈیپارٹمنٹ میں ڈاخلہ لیں ہمارے شعبے میں داخلے کی شرائط اس پمفلٹ پر مل جائیں گی جو میں نے عرصہ ہوا آپ کو بھجوا یا تھا۔ اگر آپ کے پاس B.Aہے تو داخلہ میں دلوادوں گا۔ اپنے شعبے میں۔ اگر ادھر چھ آٹھ ماہ میں کوئی صورت نکل آئی کہ ہم اردو پڑھانے کےلیے کسی کو رکھیں تو میں آپ کو مطلع کردوں گا۔

بزنس اسکول کے ڈین سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کا ماحصل 15 ئی کے خط مپر لکھا تھا۔ جو آپ کو نہیں ملا۔ لیکن میرے پاس اس خط کی نقل موجود ہے اور آپ کے لیے ملفوف ہے۔

آپ نے اچھا کیا کہ زینت کو میرا پتا دیدیا۔ وہ شوق سے خط لکھیں۔ میں ضرور جواب دوں گا۔ اجمل صاحب میں ایک بات آپ کے کھل کر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو اندازہ نہیں کہ میری زندگی کتنی مصروف ہے۔ میں اس کا بھی متحمل نہیں ہوسکتا کہ اس کا حال سنانے بیٹھ جاؤں۔ میرے خطوط کی متعدی سےکوئی یہ نہیں جان سکتا کہ میرے سے قدرے کم ہی کر سکتا ہوں۔ مثلاً میں ملازمت نکل آئے تو آپ کو دتوا سکتا ہوں۔ لیکن دوسری یونیورسٹیوں میں داخلہ سے متعلق میں آپ کےلیے معلومات جمع نہیں کرسکتا ۔ یہ کام آپ کو خود کرنا ہوگا۔ امید ہے آپ برا نہیں منائیں گے ۔ میرا مشورہ صرف انا ہےکہ آپ کسی نہ کسی طرح ۔۔۔سے نکل کر میڈلن آجائیں۔ قدم جمانے کی جگہ مل جائے۔ پھر آپ جو چاہیں کرتےپھریں۔ یہاں رہیں یا کسی دوسرے شہر کچھ بور کرنے چلے جائیں۔ میں صرف یہ کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کے لئے اردو پڑھانے کی ملازمت شعبے میں نکل آئے۔ آیک کی ظاسے یہی اہم بھی ہے۔ آپ بغیر نوکری اور داخلے کے ۔۔۔سےیہاں کےلیے نکل نہیں سکتے۔

"آوارگی" کوشش کروں گا کہ ایک ماہ کے اندر اندر آپ کو بھجوا دوں۔ میں جو گرمیوں میں اتنی جلدی اور بے صبری کا مظاہرہ کر رہا تھا اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ الف گذر گیا تو پھر کتاب کا مکمل معجزات کی ذیل میں آئے گا ۔ خیر ۔ میں نے نوٹ 9 کو آپکا حب منشا کر لیا ہے۔ آپ اتنی کرنفسی سے کام نہ لیا کریں۔

املا کے سلسلے میں میں بعض الفاظ کے حوالے سے باقاعدہ ڈھٹائی پر اُترا یا ہوں۔ غلط یا صحیح ۔ املا وہی رہے گا جو مجھے ۔ محبوب ہے۔ اسی طرح میں اصل عربی متن بھی قائم رکھوں گا۔ (عربی اسکار/ بورحنیں) ۔ محض ترجمہ دینا اور اصل حذف کر دینا میری روح نستعلیقیت کے منافی ہوگا۔ اسی طرح فرانسیسی کا مختصر سا اقتباس بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلنے والا۔ تر اس سے مقصد قاری پر رعب ڈالنا ہر گز نہں۔

آپ نے مضمون اور پیش لفظ کے سے میں بخل سے کام نہیں لیا تھا۔ آپ نے تو سر کے سے کوئی رائے ہی نہیں دی تھی۔ مبالغ اور بخل کی بات نہیں۔ اور مرا مقصد بھی اپنی تعریف کرانا نہیں تھا۔ میں صرف آپ کی رائے کا خواہش مند تھا۔ کہ آپ کی رائے کا احترام کرتا ہوں۔

صاحب آپ ڈزائن پر متعدی سے غور و فک شروع کر دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ بغیر تاخیر کتاب ملے پر اور ایک نظر اور دیکھ لینے پر آپ اسے چھپنے دیدیں۔ محض سر درق کے باعث اس کی اشاعت التوا میں نہیں پڑنی چاہیے۔ مجھے پکاسو والی تصویر پر کے سرورق پر دینے میں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ چابی تو ذرا بڑی کردا کر سرورق پر دیدیں۔ اور سر ورق کی پشت پر بھی رپیٹ کریں لیکن اس بار سائز وہی چھوٹا میں یہ بھی چاہوں گا کہ تصویر سفید یا کسی اور بے در کھلے (suldued) رنگ میں ہو تا کہ کنڈیر اکے مافی الخیر اور خود ڈان کیہوٹے کی موہومیت ظاہر ہوسکے۔ پکا سو نے بس یہی غلطی کی کہ سفید کاغذ پر کالی روشنائی استعمال کر کے اس موہومیت کی ماں چود دی جو خود تصویر کا لب لباب تھی/ہے۔ آپ "آج: دوسری کتاب "اُٹھائیے ہلکی سرمئی/ دورھیا پس منظر میں پکاسو کی تصویر کو سفید رنگ میں تصویر کیجئے۔ آوارگی اور دیگر تحریر وں کےلیے وہی نیوی بلیو یا بلیو بلیک رنگ ۔ بتائیے کیا خیال ہے؟ ویسے مجھے اصرار ہن۔

11 ستمبر 87ء

برادرم اجمل کمال صاحب

کل آ پ کا 30 اگست کا خط ملا ، اور کل ہی میں نے ایک ہوائیہ آپ کی خدمت اقدس میں داغ دیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کو فوری یا جس قدر جلد ممکن ہوسکے، علم ہوجائے کہ وہ پانچ مضامین جو آپ نے نظر ثانی کے بعد بھجوائے تھے۔ وہ مجھے نہیں ملے۔ چناچہ آپ انہیں دوبارہ بھجوانے کی "فوری" (حالانکہ ان دنوں کثرت استعمال سے یہ لفظ اپنی کشش اور وقعت دونوں کھو چکا ہے) کوشش کریں میں نہیں چاہتا کہ کام مزید التوا میں پڑجائے۔ اس بوجھ سے جو بیر نسہ پاک طرح مجھ پر سوار ہے، میں جلد از جلد سبک دوش ہونے کا آرزو مند ہوں۔

صاحب، اس مرہوم دینا میں مجھے ہر چیز اضافی نظر آتی ہے۔ حتیٰ کہ اپنا وجود بھی ۔ میں کوشش کر رہا ہوں(مدت سے) کہ انا ونا کے چکر میں ممجھے یہ یقین ہوگیا ہےکہ بڑی نفیس saenaibility کے حامل ہیں جو آپ کی بیشتر آرا کو صحت مند رکھتی ہے۔ چناچہ میں آپ کی بیشتر باتوں پر لبیک کہتا ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہں کہ مجھے آپ کی ہر راز سے کلی اتفاق بھی ہوتا ہے۔ یہ درست ہےکہ آپ مجھے بے حد عزیز ہیں اور میں آپ کا بڑا لحاظ بھی کرتا ہوں ، لیکن میں آپ کی باتوں کو اس لیے قبول نہیں کرتا کہ ذاتی دوستی کا کوئی دباؤ ہو۔ ادب نہ میری جاگیر ہے نہ آپ کی ۔ اس میں ذاتی تعلقات کا گذر کہاں۔

کنڈیر پر میرے مضمون کی بابت آپ نے جو باتیں کہیں تھیں وہ اہم ، وزنی، اور قطعی با محل تھیں۔ چونکہ ان کا اظہار آپ کی جانب سے ہواتھا، یہ کہا ں مناسب تھا کہ میں بغیر آپ کا حوالہ دیے ہتھیا لوںاس سے قطع نظر کہ خود کم و پیش یہی میرے خیالات بھی تھے۔ (مجھے اس کا افسوس نہیں کہ حق بحقدار رسید، اگر ہو تو اس کا کہ جب میرے خیالات بھی یہی تھے تو تحریر کو تشنہ کیوں چھڑا ، اور یہ موقع ہی کیوں آنے دیا۔) میں اگر آپ کا حوالہ نہ بھی دیتا تو بھی ہم دونوں بخوبی جانتےہیں کہ یہ خیالات دراصل آپ کے ہی ہیں۔ میرے لیے یہ اہم نہیں کے دوسرے بھی اس حقیقیت سے باخبر ہوں میرے لیے اہم یہ ہے کہ آپ اس حقیقت سے ضرور باخبر رہیں۔ آپ کو شاید یہ یقین نہ آئے لیکن یہ کتاب میں نے صرف آپ کےلیے اور اپنے لیے لکھی ہے۔ آپ سے جلد جلد گفتگو کرنے اور بار بار گفتگو کرنے کا بس یہی ایک بہانہ تھا۔ اس کے چھینے سے کون سا لمبا چوڑا فرق پڑ جائے گا۔ میری قدر شناسی پہلے کب ہوئی ہےجواب ہوگی۔ اس پر تو کہی تبصرہ تک نہں چھپے گا۔ فی کہ سلیم الرحمٰن بھی تبصرہ کرنے سے کئی کا ٹ جائیں گے اور ہوجنا وری کو نوازنے میں مگن رہیں گے۔ میرا خیال ہے میں خود ترجمی کی سر حد تک آ پہنچا ہوں۔

تو صاحب مجھے آپ کے سامنے برہنہ ہونے میں کوئی عار نہیں اور یہ اس لیےکہ مجھے پورا یقین ہے کہ اس برہنگی سے میری وقعت آپ کی نظروں میںکم نہیں ہوگی۔

اگر واقعی آپکو بہت زیادہ اعتراض ہے تو چلیے فٹ فوٹ 9 حذف کیے دیتا ہوں۔ لیکن صدیق سا لک والا حصہ نہیں نکالوں گا۔ مجھے موصوف کی بے بضاعتی کا پورا علم ہے اور مجھے آپ کی رائے سے سو فیصد ی اتفاق بھی ہے۔ تاہم ان کی کچھ نہ کچھ "گوش مالی بھی ضروری ہے۔ میں نے ساقی کی گوش مالی بھی کرنی چاہیے تھی لیکن ۔۔۔ (آپ جانتے ہیںمیں (میں نے نہیں دی۔ میں نے کہانا ، مجھے دوسروں کی اتنی پروا نہی اور کتاب صرف آپ کے اور اپنے لیے لکھی ہے۔ یہ باعث اذیت ہے۔ اور آپ کو یہ ظلم نہیں کرنا چاہیے ۔ اگر یہ تحریر میں آپ کو پسند یا "اتنی" پسند نہیں تو بر ملا کہیے، میری دل آزاری کا خیال نہ کریں۔

صاحب آپ پر تو یہ بیتنی ہی تھی۔ جو زینت حسام ہو اس سے چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ ۔۔۔قتل ۔ آپ کو پتا ہے۔ عربی میں حسام کا مطلب تلوار ہوتا ہے۔ (اگر میں عربی بھول بھال نہیں گیا ہوں تو)۔

آپ نے جس قنوطیت کا ذکر کیا ہے میں بھی اس کی بیشتر غزلوں سے گذر چکا ہوں۔ (افسوس کہ آپ اتنی درسے پایا ورنہ ہم دونوں مل کر بہت کچھ کر سکتے تھے۔ اور شاید اس تعلق کی شدت اور معصوم گہرائی سے باقائدہ عرق حیات کشید کر سکتے ۔ خیر چلے یہی کہا کم ہے کہ آپ کو یا تو سہی ۔) میں جس نتیجے پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے : اگر آدمی قنوطیت سے پیدا ہونے والی خود فنائی tendency سے کسی طرح گذر لے تو زندگی میں معنی پیدا کر سکتا ہے اور زندہ رہنا مثبت قدر بن سکتا ہے۔ حضرت آپ اپنی قدر کرنا سیکھیے ۔ دوسروں کی کوئی اہمیت نہیں۔ آپ زینت کے یے ہی سہی اپنے کو preserve کیجئے۔ (میں و کہنا دراصل یہ چاہتا تھا کہ آپ میری خاطر اپنی قدر کرنا سیکھیے لیکن یہ خوش فہمی عجیب سا presumption نظر آیا۔) تو زندگی کو با معنی بنانے کے لیے تنہائی بڑی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے یہاں تعلقا ت اور رشتوں کے جو گور کو رھندے ہیں۔ وہ اس کا موقع نہیں دیتے ۔

میں آپ کو کیا مشورہ دوں؟ یہی کہ سکتا ہوں کہ یہ اگر واقعی جذب صادق اور تعلق خاطر ہے تو اسے آرام روزگار سے بچا لیجانے کی کوشش آپ پر فرض ہے۔

مجھے آپ سے پورا اتفاق ہے۔ آپ دونوں اپنا گھر پاکستان کے علاوہ کہیں اور ہی بنائیے۔ میری بیوی جاپنی ہیں اور وہ پاکستان میں رہنے کےلیے بالکل تیار نہیں اور رہ بھی سکتی تھیں۔ وہ مردم بے زار نہیں بلکہ مردم بے نیاز ہیں۔ جس قسم کی علٰہدگی ان کے یہاں پائی جاتی ہے اس کی وجہ سے ان کا گذارہ کہیں بھی ہوسکتا ہے۔ خود میں ہی پاکستان میں رہنے کےلیے تیار نہیں ہوا۔ خیر آپ دونوں اپنا آشیانہ کسی دوسری لک میں ہی بنائیں ۔ یہ ملک یوپ میں نہیں ہوسکتا ۔ یورپ تلاش ہوچکا ہے۔ امریکا ہی رہ جاتا ہے لیکن ان دنوں یہاں کا ویزا ملنا تقریناً کار دارو ہوچکا ہے۔ ہماری یونی ورسٹی میں ان دنوں مالی بحران کا راج ہے۔ اردو پڑھانے کےلیے جو Teaching Assistant ملا تھا وہ بھی واپس لیا جا چکا ہے۔ تاہم ہوسکتا ہے کہ سال آدھ سال میں کوئی سبیل نکل آئے اور میں آپ کو رکھ لوں اس صورت میں آپ کو یہاں کسی شعبے میں ڈاکٹریٹ یا ایم ۔اے کےلیے واخلا لیا ہوگا۔ بزنس اسکول میں داخلہ ملنا شاید مشکل ہو ۔ بہرحال اس طرح آپ یہاں آسکتے ہیں۔ جب یہاں آجائیں تو بزنس اسکول میں داخلے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔ اگر سال دوسال بعد مل جائے تو کیا کہنا ۔ اس طرح کم از کم 4 ، 5 سال نکل سکتے ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوگا؟ ممکن ہے مستقل قیام کی ایک صورت نکل آئے۔ قباحت صرف اتنی ہے کہ Teaching Assistant کی اسامی کا درومدار ، یونیورسٹی کی عام مال حالت پر ہوتا ہے۔ ایک سال مل جائے تو دوسرے سال مل کی کرنی گارنٹی نہیں۔ اگر آپ ہمارے شعبے میں ڈاکٹریٹ کریں اور Teaching Assistant بھی ہوں تو ڈاکٹریٹ کے فوراً بعد ، بشرطیکہ funds ہوں، آپ کا لیکچر کی حیثیت سے تقرر کر دیا جائے اور ہم آپ کے ویزا کی تبدیلی کی درخواست یونی ورسٹی کی طرف سے کریں۔(لیکن آپ جنوبی ایشیا کے ڈاکٹریٹ کر کے کریں گے بھی کیا کیونکہ یہاں اس فیلڈ میں ملازمتیں اب نہیں رہیں)آپ دو ایک سال اس طرح گذاریں ۔جب ویزا مل جائے تو لیکچر ر کی جگہ چھوڑ کر کوئی اور فائدہ بخش کام کریں۔ بہرحال بہت سے ifs ہیں۔ لیکن غور ضرور کیا جا سکتا ہے۔ الغرض جب آپ فیصلہ کرل لیں تو بتائیں ۔ مجھ سے جو ہوسکے گا ، کروں گا۔

ہر چند کہ آپ نہیں معلوم زینت سے متعلق کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ آپ فوری طور پر اپنی صحت کے بارے میں سنجیدہ ہوجائیے۔ معمولات میں بے اعتدالی کو خیر بار کہیے، سگریٹ نوشی ختم آیا ختم نہیں تو کم کیجئے۔ سب سے اہم یہ کہ دوسروی عورتوں سے تعلق کی جستجو ختم کیجئے۔ یہ زینت کے مال میں خیانت کے مترادف ہوگا۔

صاحب، آپ کے عشق نے تو مجھے بھی گرم کر دیا ہے۔ بیٹھے بٹھائے یہ خواہش زور پکڑ رہی ہے کہ آپ دونوں کو adopt کرلوں اور خود ہی وراع کروں۔

انتظار نے اپنا ناول بھجوا دیا تھا۔ سونگھ سانگھ کر چھوڑ دیا ہے۔ بڑھنے کا وقت کس کا فر کے پاس ہے۔ فرق العین کا ناول پاس نہیں۔ کسی سے فرمائش کروں کہ بھی بھجوا دو۔ خیر، یہ بتائیے کس نے چھاپا ہے؟ جب دونوں پڑھ لوں گا تو رائے دوں گا۔ ویسے انتظار کے بارے میں مجھے یہ یقین ہے کہ اُن کے یہاں جو مصلحت اندیشی پائی جاتی ہے وہ انہیں حقیقی معنی میں کبھی آگے نہیں بڑھنے دے گی ۔ ۔۔۔اُن کے یہاں صلاحیت بے پناہ ہے۔ سلیم نے جوتبصرہ لکھا تھا۔ وہ اگر آپ کے پاس ہو تو بھجوا دیجئے۔ وہ تو اب خط تک نہیں لکھتے۔ اپنے لونڈوں لوانڈوں کے چکر میں مست ہیں۔ ان کی بیٹھ نھونکے سے کہاں فرصت ملتی ہے۔!

آپ نے "آوارگی" کے سمع میں جو سردرق سوچا ہے اس کی کلا سیکت سے مجھ پر وہ دہشت طاری ہوئی ہے کہ انزال ہوگیا ہے، بلکہ مسلسل ہورہا ہے۔ جانے کیوں اس کے خیال ہی سے قاعدہ بغدادی اور مولانا عبدالرحمٰن بخوری کی کتاب الصرف اور کتاب النجو ذہنی میں تمتما نے لگتی ہیں۔

آپ ان 5 مضامین کے ہروف اس بار رجسٹری ڈاک سے بھیجئے گا۔

والسام

مخلص

محمد عمران

10 نومبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 23 اکتوبر والا خط چند دن پہلے مل گیا تھا۔ اس سے دو تین روز پہلے زینت کا اوائل اکتوبر کا فرشتہ بھی ملا تھا۔ ادھر کچھ مصروفیت اتنی شیدید رہی کہ آپ دونوں کو بروقت جواب نہ لکھ سکا۔ پھر زینت نے Women’s Studies کےپروگرام کی بابات پوچھا تا۔ ہماری یونیورسٹی میں ایک پروگرام ہے۔ میں نے سوچا کہ پوری معلومات حاصل کر کے ہی اُنہیں لکھوں۔

مجھے جہاں تک یاد آتا ہے، آپ نے لکھا تھا کہ گو 15 ٹی والا خط آپکو نہیں ملا تھا۔ اسی دن بھیجا ہوا بڑا لفافہ ، جن پر بزنس اسکول اور GHAT کے فارم وغیرہ تھے، مل گیا تھا۔ ممکن ہے آپ کا اشارہ کسی اور لفافے کی طرف رہا ہو مجھے نداقت ، غصہ ، احساس ، بے بسی سب باری پارٹی محسوس ہو رہے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ہمیں مہذب ہونے میں ایک اور صدی لگ جائے گی۔ اور اس کے بعد یقینی نہیں کہ مہذب ہوسکیں گے۔ جو باتیں مغرب میں روز مرہ ہیں، ہماری یہاں منشیات کی ذیل میں آتی ہیں۔ دیانت داری سے ڈاک کی تقسیم بھی انھیں میں سے ہے۔

آپ کے زندگی سے بے تعلق ہو جانے کے محرکا ت کا مجھے علم نہیں تھا۔ چناچہ ایک خلش سی تھی ۔ بعض اوقات ایسا بھی محسوس ہوا کہ بات ہو تو رہی ہے لیکن اس کی صحیح Context کا علم نہیں۔ اسی لیے وضاحت چاہی تھی۔ آپ نے وضاحت کردی۔ بات ختم ہوئی۔ چونکہ میں نے آپ کو ایک فرد کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اپنی تو سیع کے طور پر نہیں، اس لئے آپ کا ہر فیصلہ بھی قبول ہے۔ گو اس سے ایک فرد کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اپنی توسیع کے طور پر نہیں اس لئے آپ کا ہر فیصلہ بھی قبول ہے۔ گو اس سے ایک فرد کی حیثیت سے مجھے اتفاق یا اختلاف ہو سکن ہے۔ چونکہ مجھے آپ کے صحیح کوائف کا علم نہیں، اس لیے آپ کے بعض تاثرات ہر قدرے حیرت ہوتی ہے۔ اور یہ صرف اپنے ذاتی نقطہ نظر اور کوائف کی وجہ سے۔

آپ ادبی سرگرمی کو ایک ایسا میدان سمجھتے تھے جہاں آدمی اپنے آئیڈیلیز پر عمل کر سکتا ہے،لیکن تجربہ کیا تو مایوسی ہوئی۔ میرا بھی کم و بیش یہی حال ہے۔ مجھے ادبی سرگرمی اور تعلیمی و تدریسی سرگرمی سے بھی یہی توقعات تھیں۔ لیکن منہ کی کھائی۔ خعد مجھے بھی آصف کے بارے میں یہی بات پریشان کرتی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ کوفت اس کے دن صفحہ ملبے انگریزی تبصروں سے ہوتی ہے جن کا انداز اخبارتی ہوتا ہے اور جن میں کھل کر کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ اب کیا کیا جائے۔ ہم اور آپ اس دنیا میں بالجبر ٹہلا دیے گئے ہیں اور ہمارا مقدم تنہائی ہے۔ اس سے وصل چاہے اختیار ہو یا اضطرارا۔ چارہ نہیں۔

اب آپ نے چونکہ زندگی کو ایک موقع دینےکا فیصلہ کرہی لیا ہے تو متعدی سے اپنے فیصلہ پر عمل پیرا ہوں۔ مجھ سے اس سلسلے میں جو مدد ہوسکے گی، بلا تکلف کروں گا۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے شعبہ میں داخلے کےلیے میری سفارش پر آپکا engineering کی ڈگری سے نارمل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔آنے پر دیکھا جائے گا۔

۔۔۔نکل آئی ہے اور اب میرے پاس چنہ فاصل نسخے بھی پہنچ گئے ہیں۔ میں جلد بھیجنے کی کوشش خدا خدا کر کے "آوارگی" سے نجات ملی مسودہ بھیج رہا ہوں۔ پرنٹنگ بے حد باریک ہوگئی ہے۔پتا نہیں کام چل بھی سکے گا۔ حرف آخر اور قیمت والے صفحے دونوں کے دو دو ورثن ہیں۔ جو پسند آجائے استعمال کریں۔

میں نے پروف ریڈنگ حسب مقدور کر ڈالی ہے اور اس میں اپنے تین کوئی وقیقہ نہیں اٹھارکھا ۔ اس کے باوجود، کچھ نہ کچھ کمی اور کمر ضرور رہ گئی ہوگی ۔ آپ اس مزید شائقہ کرنے کے چکر میں نہ پڑیں۔ ماحضر پر قناعت کریں کوئی ضروری نییں کہ یہ قرآن ثانی کی مدعی بنے ۔ آخر آپ کے اور میرے وسائل بھی تو محدود ہیں پھر ہماری limitations بھی اپنی جگہ ہیں۔

آپ صفحے کو بیج سے کاٹ کر یہاں جوڑیں گے تو دائیں پر مصنف کا نام اور بائیں پر تحریر کا نام درست ہو جائے گا۔ Xerox کرتے وقت الٹ پھیر ہوگئی ہے لیکن اس سے ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔

بس اب آپ اسے فوری چھاپنے کا انتظار کیجئے ۔ اس سلسلے میں ایک گذارش ہے۔ اگر غیر معمولی وقت پیش آنے کا احکام ہو تو نظر انداز بھی کر سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نیوز پرنٹ کے علاوہ اس کتاب کی کم از کم 25 کاپیاں (میرے لیے) سفید کاغذ پر چھپیں لیکن کاغذ اچھی کوالٹی کا ہو اور ایک طرف کی تحریر دوسری طرف نظر نہ آئے۔ جلد کے معاملے میں پیپر کور کو ترجیح دوں گا۔ ہارڈ باؤنڈ بالکل نہیں۔ ان 25 کاپیوں پر جو خرچہ آئے گا وہ میں ادا کردوں گا۔ لکھے گا کہ یہ تجویز قابل عمل بھی ہے؟

مضامین کے عنوان اور مضفون کے نام آپ کو کتابت کر کے چسپاں کرنے ہوں گے۔ (آپ انہیں ٹائپ سیٹ ہر گز نہ کرو تے گا ورنہ میری روح کو تکلیف پہنچے گی)۔ اندرونی سرورق ، انتساب اور فہرست مضامین بھی شاید آپ کو کتابت کروانی پڑیں۔ میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ یہاں بعض مشینوں پر reduction کے علاوہ enlargement کا انتظام بھی ہووتا ہے۔ میں ان چیزوں کو ۔۔۔کرکےدیکھتا ہوں۔ اگر پرنٹ دیدی زیب آیا تو آپ کو بھیج دوں گا۔

ڈاھائی ہفتے کےلیے میرا ۔۔۔ نہ جانے کا ارادہ ہے۔ 30 دسمبر تا 18 جنوری ۔ جی ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گیا ہوں۔ زینت بھی اس زمانے میں یہاں آنے کی سوچ رہی ہیں اور ان کا رادہ مجھے بوسٹن سے فون کرنے کا ہے۔ میں انہیں اپنے پروگرام سے مطلع کردوں گا۔ شاید وہ 30 سے پہلے آسکیں اور بات ہوجائے۔ دیدہ باید!

آپ اس خط کی خشکی پر نہ جائیے گا۔ یہ نادانتہ ہے۔

ازاراہ کرم موں ملنے پر فوریاطلاع دیدیجے گا۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

13 نومبر 87 ء

برادرم

آج صبح آوارگی کا مسودہ اور عبداللہ حسین کی انگریزی کتاب رجسٹر والی ہوائی ڈاک سے بھیجدیے ہیں۔ اُس پیکٹ میں جو خط ملفوف ہے اس کی تعل الگ سے اس لفافے میں بھیج ۔۔ہوں۔ خدا کرے پیکٹ صحیح سلامت آپ کو مل جائے ۔ جب تک رسید نہیں بھجوائیں گے۔ اضوا رہے گا۔ ڈان کہوٹے مل گیا ہے۔ حصہ بھی اسی پیکٹ میں رکھ یا ہے۔

السلام

محمد عمران

10 ستمبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

ابھی ابھی آپ کا 30 اگست والا خط ملا

وہ پانچ مضامین جو آپ نے نظر ثانی کر کے بھیجدیے تھے۔ مجھے نہوز نہیں ملے۔ ازراہ کرم آپ بلا تاخیر بھجوا دیں۔ اس بار احسان ہوگا کہ رجسٹری ڈاک سے بھیجیں۔ میں مفصل خط کل باہر سوں لکھوں گا۔

پیش لفظ میں جہاں ساقی اور اس کے اسکار کا ذکر خیر آیا تھا وہاں آپ نے تجویز پیش کی تھی ذکر اور اشعار حذف کردوں ۔ سو میں نے ایسا ہی کیا۔ متعلقہ حصہ بھی ایک نظر دیکھنے کےلیے بھیج دیا تھا۔ آپ نے اس نئے Version کی بابت کچھ نہیں لکھا۔

بقیہ کل باہر سوں

والسلام

مخلص

محمد عمران

(608) 233-2942 (Home)

(608) 262 – 3418 (Office)

3 اگست 87 ء

برادرم۔

آپ کو میرا 28 جولائی والا خط مل گیا ہوگا۔ اور آپ اس کے ضرورت سے زیادہ کاروبار اور خشک لہجے پر جھلا بھی رہےہوں گے۔ آپ کے اتنے دلچسپ اور مزید ار خط کا یہ روکھا پھیکا جواب! اعلامان !! مگر جس وقت آپ کا خط مجھے ملا میں اپنے زندگی سے ہی اکتا یا ہوا تھا۔ اس ناپنجار کتاب کی وجہ سے قید ہو کر رہ گیا ہوں۔ مجھے تو اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے تعلق کی راہ میں یہ سسری اچھا بھلا پتھر ثابت ہو رہی ہے۔ میں تو آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں ، باتیں کرنا چاہتا ہوں ؛ ہلکی پھلکی زندگی کے بارے میں دوستوں دشمنوں کے بارے میں ۔ ان باتوں کو کرنے کا موقع نہیں آتا۔ دعا کر تا ہوں کہ آئندہ کبھی ہمارے درمیاں کوئی اور کتاب حامل نہ ہو۔ پھر غالب یاد آجانےپر : ہم میں تو ابھی راہ میں ہے سنگ رامی اور میں نے ابھی تک آپ کا انگریزی ولا مضمون نہیں پڑھا۔ نہ ہی آپ کی نظیر ۔ لیکن میں نے اس عرصے میں اور کیا پڑھ ڈالا ہے؟ ظاہر ہے کچھ نہیں٭ مسلسل جاہل ہوتا جارہا ہوں میں چاہوں تو یہ چیزیں سر سری طور پر ضرور پڑھ سکتا ہوں۔ لیکن آمجھے اتنے عزیز ہیں کہ میں عدم موجودگی میں بھی زیادتی آپ کے ساتھ نہیں کر سکتا ۔ چناچہ راوی آپ کی اور میری قسمت میں فی الحال صبر کھتا ہے۔

خدا مبارک کرے یہ معاشقہ! مجھے اب آپ کچھ اور بھی عزیز ہوگئے ہیں۔ یہ آپ ہی کا دم ہےکہ ازاربند تک پہنچ گئے۔ اب ایک جت میں اندر تک اترجائیے اور بغیر سیراب ہوئے اور سیراب کیے واپس نہ آیئے ۔ لیکن میں کبھی سوچتا ہوں کہ جس قسم کی عورت کے آپ متلاثی ہیں ا س کا ۔۔۔ملنا ناممکن نہیں تو نایاب ضرور ہے۔ یہ بتائیے کہ ۔۔۔عورت اس قسم کے متعلق کے سہارے ، کب تک زندہ رہ سکتی ہے؟ وہ آپ کی خاطر ساری دنیا سے کٹ بھی جائے، لیکن آپ کو کلی طور پر پالینے اور اپنانے کی کیا ضیافت ہے؟! اس میں کلام نہیں کہ آپ کسی شوہر سے زیادہ ذمہ دار اور بہتر ثابت ہوں گے، لیکن اس کا تجربہ اُسے آاپ کے ساتھ رہ کر ہی ہوسکتا ہے، اور آپ کی شرائط پر رہ کر ہی ۔ اوائل سفر میں تو نتیجے کا علم نہیں ہوسکتا ! بہرحال ۔ اور لکھیے! بچے اصل وصل ہوا یا نہں، یا وصل کی جستجو میں رشتے کا ہی وصال ہوگیا!

بھئی میں نے ریمبو کو رہ بوکر لینا ہے۔ لیکن گرامشی اور یونیسکو اسی حالت میں رہیں گے۔ اگر اطالوی میں اسے ہو تو تلفظ "چی" ہوت اہے اور اگر اس سے پہلے "s" آجائے تو "شی" ۔ یونیسکو (UNESCO) کے احکال کے باوجود اس یونیسکو چی رہے گا۔ میں نے کافی چھان بین کی ہے۔

میں نے پیش لفظ سے ساقی اور اس کے اشعار حذف کر دیے ہیں۔ تازا شکل الگ سے کاغذبھیج رہا ہوں۔

اب تو آپ مطمئن ہوگئے؟ اگر اس میں بھی کوئی ردوبدل کرنا ہو تو فوری کر گذریے اور بھجوادیجئے۔

گراشی کے تعارف سے فیض صاحب کا ذکر بھی نکال دیا ہے۔ خوش ہوئے آپ!

عجیب بات ہے ، کنڈیرا پراپنے مضمون کے اختتام سے میں بھی غیر مطمئن تھا۔ اور افتتاح کےلیے جس قسم کی باتیں ذہن میں آرہی تھیں وہ حیرت انگیز طور پر آپ کے تاثرات کے مطابقت رکھتی ہیں۔ ھد تو یہ ہےکہ میں خود اس مطران کو 4 حصوں میں تقسیم ک نا چاہتا تھا۔ اور ٹھیک انہیں جگری ہر فصل ٹائم کرنا چاہتا تھا جہاں آپ نے قائم کی ہے لیکن اسے آپ کو بھیجتے وقت ان باتوں کا الزام نہیں رکھا۔ میں نے اب coaclusion لکھ لیا ہے۔ آپ نظر ثانی کرلیں۔ کچھ اور بڑھانا گھٹانا ہوتو وہ بھی میں اس میں ایک فٹ نوٹ بڑھا دیا ہے جس میں آپ کے تاثرات دیدیے ہیں۔ آپ نے جس جامعیت کے خود میرے محرسات کو تلمنہ کیا ہے اس کے پیش نظر یہ بے اصول بات ہوگئی کہ میں انہیں آپ کے نام کے ساتھ نہ دوں۔

پچھلے خط پر لکھا تھا کہ اب میں رالف رسل والے مضمون پر کام شروع کرنے والا ہوں۔ میری مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی کام سر پر چڑائی ہو تو اسے کسی نہ کسی مرحلےپر لائے بغیر کسی دوسرے کام میں نہیں لک سکتا۔ یہ مرحلہ آگیا کے۔ اب میں آپ کی طرف سے آخری چیزوں کا منتظر ہوں۔ یہ آجائیں تو کتاب پرنٹ کرکے آپ کو بھجوادوں گا۔

میرے حساب سے آپ نے ابھی تک پانچ چیزیں نظر ثانی کر کے ہنوز نہیں بھجوائی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

1. محمد عمر میمن "وضاحت" ۔ یہ کنڈیرا والے سیکشن کا پہلا مضمون ہے تعارف سمجھیے۔
2. کرستیاں سالموں "ناول کے فن پ ر میلان کنڈیرا سے گفتگو"
3. بورحنیں " ابن رشد کی سعی و تلاش"
4. محمد عمر میمن " بور حنیں کا ابن رشد: توفیحات و حواشی"
5. ماریو رگس یوسا" ایما اظوبیر اور اصول لذت"

یہ چیزیں جہاں تک مجھے یاد آتا ہے کافی پہلے آپ کو بھیجدی تھیں۔ پتہ نہیں ملیں یا نہیں۔ اگر نہی ملیں تو جلد اطلاع دیجئے تاکہ دوبارہ بھیجنے کی سبیل کی جائے۔

آصف تو اب خراٹے سے جرمن بولنے گئے ہوں گے ۔ میرا سللام کہیں ۔ یہ بھی کوشش گذار کر دی کہ میں ان کی طویل خاموشی کو سخت نا پسند کرتا ہوں۔ ایک طبیب نوجوان کے حق میں یہ سخت ۔۔۔رسائی ہے۔

صاحب آپ 2 Hکی وضاحت کر دیجئے ورنہ میں شراتا اسے زاہدہ حنا سے کنفویژن کرکے آپ کو تنگ کروں گا۔ یہ ستم ظریفی ہےکہ "با میں ہمہ"کو مرا fetish کسی اور اپنے "تاہم " کو اپنا نہیں۔

مجھے غور صدیق سالک بڑے دوغلے آدمی گئے ہیں۔ Witness to .. سے کافی متاو ہوا تھا۔ پھر ہم یاراں دوذخ " پڑھی تو بڑا بدمزہ ہوا۔ اب یہ تیرا رنگ "پریشر گڈ " میں نظر آیا ۔ الامان یہ شخص نہیں کر پا کہ اسے کون موقف اختیار کرنا چاہیے۔

ایک عجیب باتکی سے بات ۔ مین علامات ۔ تنگ کررہی ہے۔ اس جہنمی سر میں آپ 8 گھنٹہ طویل بچاں کرتےہیں؟ اتنی گرمی میں موروگی خود اپنی زندگی سے بیزار ہوجاتا ہے۔ یعنی ۔۔۔کہاں سے برآکرتا پھرے گا! کہے گا ، میرے حساب سے یہ اہم مسئلہ ہے۔پتا نہیں کس چکر میں کنڈیرا والا لغون "سویرا" کے یے بھیجنے کی بابت لکھدیا تھا ۔ کتاب کے جو آسودگی ہو تی ہے وہ مجھے اب ہورہی ہے۔ مجھے تو محسوس ہوتا ہے کہ اس کو بھیجنے کے بعد میری دل جسی اس میں ختم ہوجائے گی۔ چنانچہ "سویرا" میں مغفرت بھیجنے کا سوا ل بن پیدا ہوتا ۔ اور ایک نوٹ کے ساتھ ، جو آنے والی آوارگی کا اشتہار ہو تو بالکل نہیں۔ میں لوگوں سے آتنا بے نیاز ہو چکا ہوں، یا کم از کم فرد کو بے نیاز ہونے کا دھوکا دے راہوں اگر ان کو آوارگی کی آمد کی خبر سنانا کوہ۔۔۔۔اپنے میں نہیں پاتا۔ کیا فرق پڑتا ہے اجمل صاحب کتاب اپنےلیے اور آپ کے لیے ممکن ہے اور ہم دونوں نے ۔۔۔پڑھ لی ہے۔ بس کھیل ختم ہوا۔ چھپ جائے گی تو لوگ غو ر دیکھ لیں گے۔ وہ بھی آفر انہیں اس سے دل ۔۔۔ہوئی ، جس کا ۔۔۔ورنہ اللہ اللہ خیر سلہ ! مرنے کے بعد جسم کا کیا ہوگا اور روح کہاں ہوگی۔ مجھے کچھ بتائیں۔ اور posing کےلیے کچھ چھوڑنی بے کا خیال مجھے آنا attach نہیں نظر آتا۔ میں نے اپنے والد کا حشر دیکھ لیا ہے۔ ان کی عظمت سے انہیں کر کی مائدہ نہیں پہنچے ؟ میں نے کنڈیرا کو ٹھیک اس وقت ریافت کیا جب جمع انسانی تعلقات اور باتوں سے میرا ایمان اٹھ چکا تھا۔ (آپ سوچ لیجے مجھے کنڈیرا کتنا عزیز ہے) ۔ کبھی کسی تو میں خود آپ سے اپنے تعلق کے بارے میں شک اشعبے میں پڑی تا ہوں ۔ پھر غالب۔۔۔یاد آتا ہے۔ وہی خوش ہوتے ہیں پر و عمل ۔۔۔" واعد۔ کسی اور کنفیوڑ ہوجاتا ہوں۔ بہر حال۔

28 جولائے 87 ء

برادرم۔

ابھی کوئی ڈیڑہ کھنٹہ ہوا آپ کا 17 جولائی کا خط تشیریف لایا ۔ اس میں آپ نے میرے 24 جون 2 جولائی اور 4 جولائی والے خطوط کا ذکر کیا ہے ، لیکن 14 جون اور 17 جون کے خطوط کاکوئی حوالہ بن دیا تہ 16 جون والے خط میں اکھٹی 8 چیزیں نظر ثانی کےلئے تھی اور 17 جون والے لفافے میں آپ کا حب ارشاد سطریں 3 صفحوں پر پرنٹ کر کے بھیجی تھیں۔ یہ آپ نے شاید سرورق کےلیے نگرانی تھیں۔ اگر یہ آ پ کو نہیں ملے تو فوری لکھیے۔ اور فوری کا مطلب فوری ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان آٹھ چیزوں پر نظر ثانی کر کے آپ نے بھیجدیا ہو۔ اگر یہ بات ہے تو بہرحال یہ مجھے نہیں ملی۔

ان دنوں میں تقریبا 16 ، 17 گھنٹے کتاب پر لگا رہا ہوں ۔ یہ کام ٹی سے مسلسل جاری ہے ۔ دیکھےکب فراغت ہوتی ہے۔ کچھ کیا ہوں کتاب تو گلے پڑ گئی۔

آپ کی بیشتر ہدایات incorporate کر لی جائیں گی۔ معض کے سلسلے میں باقائدہ ہٹ دھرمی کروں گا۔ مثلا " قی" اسی طرح لکھا جائے گا۔ "قی" نہیں۔ اسی طرح مافیہ اور بعینھ بھی ۔ جرمنی میں آخری کتی آواز کی طرح کھلتے ہے۔ یعنی میکس بروٹ ۔ گرامی کے بارے میں ایک اطالوی پوچھا تھا۔ وہ گراچھی کہنے کےلیے لیتا نہیں ہوا۔ پھر پوچھتا پھر کروں گا۔

کنڈیرا پر اپنے مضمون کے اچانک اختتام سے میں خود غیر مطمئن تھا۔ اچھا ہوا کہ آپ کے بھی غیر اطمینانی کا اظہار کر دیا۔ اس سے اسے سلیقے سے ختم کرنے کی تحریک ہوگی۔ آپ نے جن نتائج کا ذکر کیا ہے۔ ان پر غور کروں گا۔

پر صفحے پر کل 36 سفر یں ہوں گی۔ پہلی بیڈر ، دوسری خالی، پھر 34 متن کی ۔ فٹرز ، جن میں صفحوں کے نمبر encluded ہوں کے ، الگ سے بھیدوں گا۔ آپ خود چپکا لیجئے گا۔

اگر کوئی مضمون بائیں صفحے پر ختم ہو رہا ہو تو اپ لکھتے ہیں "اس سے اگلے (یعنی خفت عہد دکے ) صفحے کو ہیڈر اور فٹر کے سوا خالی چھوڑ دیجئے " اس کی وضاحت کیجئے ۔ یعنی اس صفحے پر صرف بیڈر اور فٹر کلے کا اور متن کوئی نہیں ؟ یہ چکر دینے والی بات ہے۔

حضرت میں آپ کو اپنا پروگرام لکھتا ہوں۔ میں کل کے کاب کے نام کو التوا میں ڈال کر الف رسل لے ہفتی والیوم کے لیے مضمون لکھنا شروع کر رہا ہوں۔ (یہ الف کے آخر میں due ہے) ۔ اس سے فارغ ہوکر کتاب کی طرف متوجہ ہوں گا۔ الف کے آخر سے یونی ورسٹی کھل رہی ہے۔ اس کی تیاری بھی کرنی ہے۔ جسا وقت ملے گا لگا دیا کروں گا۔ اب مجھے نہیں پتا کہ کام کب ختم ہوگا۔ آپ کو بھی اتنی عبری نہیں میں چاہتا تھا کہ وقت کے پہلے ہفتے تک نہ ملو غلامی ہو جاتی ۔ نہ ہوا۔

اس درمیاں میں آپ دو کام کیجئے ۔ بواسٹی ڈاک 16 جون والے proofs کے بارے میں بتائیے کہ ملے یا نہیں (اگر نہیں تو دوبارہ بھیجا جائے) رت توہی اس مسئلے کو بھی حاصل کر دیجئے جس کا اوپر اور لال ستارہ بنایا ہے۔

دوسرے یہ کہ گرام یہ کہ اگر 16 جون والا خط مل جاتا تواس کے پروفس کب بھیج رہے ہیں؟ یا بھیج چکے ہیں تو کچھے اس وقت میرے ذہنکی جوحالت ہے اس میں نہ کچھ کہنے کا دیل نہیں۔

منتظر

میمن

6جولائی 87ء

برادرم۔

2 جولائی والا ، بھاری بھر کم ، لفافہ ملا ہوگا، جس میں تراجم کی آخری قطر تھی۔ اس خط میں "داماندگی شوق" کا فائنل ورثن بھیج رہا ہوں۔ یہ فائنل دو نوں اخبارات سے ہے: متن کے، اور پرنٹنگ کے۔ "قرض حسنہ" والا صفحہ بھی ملطوف ہے۔

بیٹرز گھانا وکھم کا کام ثابت ورہا ہے۔ خیر اس سے کسی نہ کسی طرح نبر د آزما ہوںگا۔ لیکن اس خیال سے روح فنا ہوری ہے کہ اگر صفحوں کی ترتیب مختلف ہوگئی تو دائیں صفحے کا ہیڈر بائیں صفحے پر مھرجائے گا۔ چناچہ دو ایک وضاحتیں بے حد ضروری ہیں: میری کوشش تو یہی ہوگی کہ ہر مضمون بائیں صفحے سے شروع ہو لیکن ، ظاہر ہے اس پر ہمارا کل اختیار نہیں ہے۔ فرض کیجئے کوئی مضمون جائیں صفحے پر ختم ہو رہا ہے۔ تو اس صورت میں آملا مضمون دائیں صفحے سے شروع ہونا چاہیے۔ یا یہ نہیں تو پھر دونوں کے درمیاں کا دایاں صفحہ کو را چھوڑنا پڑے گا۔ چلیے یہ الزام بھی کرلیتے ہیں، لیکن پھر اس صورت میں کیا کریں گے جب پچھلا مضمون دائیں صفحے پر ختم ہو اور اطلا بائیں سے شروع شروع ہو۔ یہاں کورا صفحہ نہں رکھا جا سکتا ۔ ہ بھی 11 گلے گا کہ دونوں صورتوں کو اپنا یا جائے۔ پھر بھی نورو مضامین کے بیچ میں کورا صفحہ آجائے گا۔ اور کبھی نہیں۔ بہتر ہوگا کہ کور ے صفحے کے امکان کو دریا انداز کیا جائے اور جہاں ایک مضمون ختم ہو، اس کے بعد ولا صفحے سے دوسرا مضمون شروع کر دیا جائے۔ اس صورت میں"داماندگی شوق " (پیش لفظ) کو میں کتاب کا پہلا صفحہ تصور کروں گا اور یہ بائیں صفحے سے شروع ہوگا۔

دوسرا مسئلہ: میں چاہتا ہوں کہ کتاب کے تینوں حصوں میں ایک پورے خالی ورق کا الزام رکھا جائے(یعنی دو صفحوں کا) ۔ اب یہ صورت وہاں تو بالکل ٹھیک رہے گی جب مسئلہ ، دوسرا حصہ شروع ہونےس ے پہلے والا مضمون دائیں صفحے پر ختم ہو رہا ہو۔ اگر بائیں پر ختم ہو رہا ہے تو پورا ورق نہیں مل سکے گا۔ پورا ورق لینے جائیں گے تو اس کے علاوہ ایک پورا صفحہ اور دوسرا آدھا ، یونا (خالی) اور مل جانے کا۔ میں تو چکر آیا ہوں۔ آپ مدد کیجئے۔ ان پریشانوں سے آکر کتاب ٹائپ سیٹ کی جاری ہوتو گلر خلاصی کی جا سکتی ہے۔ کپیوٹر پر اتنی آسانی نہیں۔

حفظ ما تقدم کے طور پر رکھتا ہوں: متن میں جہاں انگریزی الفاظ آئے ہیں ۔۔۔فارمیٹنگ نے یہ کل کھلا دیا ہے کہ اردو اور انگریزی کے درمیاں غیر ضروری Spaces لگا دیے ہیں جس سے صدی طور پر تو بڑا برا تاڑ تائم ہو تا ہے۔ بیکر صاحب سے رجوم کیا تو ان کے پاس بھی کوئی ملاح نہیں نکلا۔ چناچہ " بھلا یا برا۔ ہم دونوں کو اس کے ساتھ گذار ا کر نا ہی پڑے گا۔

حضرت اب آ پ جلدی نظر ثانی کر لیجئے۔ میرے تو سب دروز کتاب کی نذر ہو گئے پر ۔ جان چھٹے تو اچھا ہو۔ لیکن یہ سوچتا ہوں کہ کتاب چھپ گئی تو ہم دونوں سرخ دو چھ ساکے ۔ اردو میں بیزل ایک میار ضرور قائم ہوجائے گا۔

اسکی آپ سر ورق کو صیفہ راز میں نہ کھیں۔

ارے ہاں میں پکا سو کی مشہور drawing "ڈان کہوٹے کی reduced شکل بھیج رہا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ حصہ اول والے درق کے بائیں صفحے پر دی جائی ۔ کنڈیرا نے بار بار ڈان کیہوٹے اور سر دانتنکا ذکر کیا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

مخلص

محمد عمران

3 جو لائی 87 ء

برادرم۔

کل آپ کا 5 جون کا نوشتہ ملا ۔ چلیے اب آپ باکار ہوگئے۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ فل لوڈ کلاسیں لینے میں یہ قباحت ضرور ہےکہ دوسرے کاموں کےلیے وقت مشکل سے نکلتا ہوگا۔

مجھے بے حد افسوس ہےکہ آپ کو میرا 15 ئی والا خط نہیں ملا۔ اس میں نے تفصیل سے یہاں بزنس اسکول کےڈین سےملاقات کا "سماچار" لکھا تھا۔ اس میں وہ فہرست بھی ملفوف تھی جس میں امریکہ کے مختلف بزنس اسکولز کے نام پتے تھے (وہی جو آپ نے بھجوائی تھی) ۔ میں اکثر آپ کے نام اپنے خطوط کی نظیر رکھ لیتا ہوں۔ پتہ نہیں اس خط کی رکھی تھی یا نہیں۔ الغرض سانس لینے کی مہلت ملے تو تلاش کروں اور دوبارہ بھیج کر سرخ رو ہوں ۔ گویہ سب اب آپ کے حساب سے بعد از وقت ہوگا۔

اگر آپ کو میری تحریر پسند آتی ہے تو یقیناً اس میں کچھ فتح و حسن ضرور ہوگا۔ مجھے تو اپنی عبارت بڑی منشیانہ، پیڈانٹک لگتی ہے۔ ممکن ہے آپ جس کو "مخصواسٹائل" کہ رہے ہیں ، وہ صرف میرا من چلا پہن ہو: مجے اپنے سر پر پگڑی نظر نہیں تی اس کئے سک لینے کو تیار رہتا ہوں۔ ایسے لفظ اور فقرے لکھ جاتا ہوں ، دیدہ دانستہ، جن سے دوسرے خواب میں بھی دامن بچا کے چلیں۔ بظاہر اپنے کو درے پن سیاق و سباق کی کمی اور شاید ناموز ونیت کے باوجود مجھے ان کے بارے میں یہ اعتماد ہوتا ہے کہ کسی گہری سکھ پر یہ عین درست ہیں۔ بہرحال میں نے اپنی تحلیل نفسی کا ٹھیکا تو نہیں لے رکھا۔ میں نے اپنے پیش لفظ میں نظم و ضبط سے جس اکتاہٹ کا ذکر کیا ہے، وہ بالکل حقیقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے بڑے سنگین مسئلے کے بییچ میں کوئی از ور ہلکی پھلکی ، بلکہ میتزل ، چیز ٹھرنک دینے میں عار بین ہوتا۔ انتہائی ماز کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن بردار جہاں تک مجھے نظر آتا ہے میرےناول افسانہ لکھنے کے دن پورے ہوچکے ہیں۔ میرے شب وروز اتنے لخت لخت ہیں کہ اس کا م کے لیے جو یکسوئی چاہے، وہ میسر نہیں۔ پھرمیں وہاں جب لکھا جا رہا ہے، لکھنا نہیں چاہتا ۔ اور جب لکھنا چاہتا ہوں ، اس کےلیے وقت اور ذہن سکون نہیں۔

افضال سید سے ملاقات شاید قسمت میں نہیں لکھی تھی۔ افسوس ہے، لیکن بہرحال ، کچھ اور افسوس ہے۔

اب صاحب ، یہ آصف واپس آئیں گے تو ہم لوگوں پر ان کی جرمن دانی کا بڑا زبردست رعب پڑے گا۔ آپ نے جرمن سیکھنے کا مشورہ دیا ہے، وہ نہایت معقول ہے، مگر وہ ہونہار بادرنستعلیق واقع ہوا ہے۔ اس نے تو حفظ ماتقدم کے طور پر شادی کرماری ۔ کہ "آج کہاں جا کے نظر ٹکرائی" (کیا زبردست گانا تھا) کا پہلے ہی سے توڑ ہوجائے۔

کوشش کروں گا کہ الف سے شروع ہونے والے الفاظ کو اعراب سے آزاد کردیا جائے۔ گو اب پورے مدد ے میں اس قسم کی تبدیلی کرنا میں کمر ٹوٹ جائے گی۔

اس خط کے ساتھ مضامین وغیرہ کی آخری قسط ملفوف ہے۔ جو خاکا میرے ذہن میں ہے اس کے اعتبار سے پہلے صفحے پر انتساب ہوگا: "بے وطنی کے نام ۔" دوسرے پر ڈانلڈ بیکر کے " خوش نویس" کے استعمال کرنا کا شکریہ : تیرے پر ثنا حسن کی کتاب سے انگریزی اقتباس چوتھے/ پانچویں پر محتویات کی فہرست/ ترتیب: چھٹے سے پیش لفظ شروع ہوگا۔ جس کانام / عنوان "داماندگی شوق تراشے ہے پنا ہیں" رکھا ہے صف "دامانہ گی شوق۔۔۔" سے بھی کام چل سکتا ہے! الغرض لکھیے گا) اس کے بعد پہلا حصہ: جس پر کنڈیرا پر میری "وضاحت" ؛ پھر اس سے متعلق 8 چیزیں (میں نے جو رڈن انگر ا بلی والے انٹریو کا اور اضافہ کر دیا ہے) ؛ اور آخر میں اس پر میرا مضمون ۔جس کا عنوان نیوز طے بین ہوسکا (آپ دور فرمائیں) ؛ اس کے بعد دوسرا حصہ ، جس میں جلاوطنی یا بے گھری سے متعلق چار مضامین ہیں؛ پھر تیسرا حصہ اس کے بعد: قرض حسنہ" (پتہ نہیں اس کا کیا مطلب ہوتا ہے، میں نے یہاں شکریہ کے ساتھ ماخذ کے اندراج کے ممنوں میں استعمال کیا ہے؛ آپ مولانا آدمی ہیں؛ پھر خدارا مملکت اسلام میں رہتے ہیں، ان اصطلاحوں سے بخوبی واقف ہوں گے؛ صحت وسقم کا بتائیے) ۔ پھر "حرف آخر" کے طور پر الگ ایک صفحے پر ویٹولڈ گوبر ویچ کا ایک جملہ ۔ تمت باالخیر ! حسن کم جہاں پاک!

اب آپ سے دو درخواستیں ہیں؛ آپ تکلف میں نہ پڑیں اور املاک کی صحت کے ساتھ ساتھ جملے کی صحت کا بھی خیال رکھیں۔ جہاں جو بدلنا ہو حدف کرنا یا بڑانا ہو، کر گذریں۔ میں اپنی انا کو سہارنے کا کام خود کر لوں گا؛ آپ اس کی تکلیف کا خیال نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حصہ رجلہ مککن ہوسکے کام نپٹانو ہو، کر گذریں۔ میں اپنی انا کو سہارنے کا کام خود کرلوں گا۔ اب اس کی تکلیف کا خیال نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حصہ رجلہ ممکن ہوسکے کام نپٹا دیں۔ (مجھے معلوم ہے ان دنوں آپ واحد مصروف ہیں) یہ کام اگر اسی ماہ مکمل نہ ہوا تو پھر کئی مہینوں کےلیے التوا میں پڑجائے گا۔ اگست میں یونی ورسٹی کھل رہی ہے اور مجھے سانس لینے کی فرصت نہ ہوگی۔ مجھے اسی ایک ماہ میں ایک مضمون رالف سیل کے نہتی والیوم کے یے بھی ممکن ہے۔ میں اس انتظار میں ہوں مواد آپ کی طرف سے اجائےتو غلطیوں درست کر کے ، فارمیٹ کر کے ، لیا پنا شروع کردوں ، جو ایک الگ ادرد سر ہے اور واقعی درد سر ۔ کوئی اسفادہ نہں۔ "داماندگی شوق" عجیب ذہنی انتشار کے عالم میں لکھا ہے۔ اگر آپ کو پسند نہ آئے تو نکالا بھی جا سکتا ہے۔ بہر حال پڑھ کر لکھیے گا۔

میں نے 26 ٹی کے بعد 16 جون کو ایک کافی صحت مند لفافہ آپ کو بھیجا تھا جس میں کئی تراجم تھے؛ اس سے اگلے دن ایک لفافے میں سطرمیں پرنٹ کر کے بھیجدی تھیں (ٹائیٹل کےلیے) پھر 24 جون کو کنڈیرا پر اپنا مضمون بھیج تھا۔ امید ہے یہ سب بخیروخوبی غزل مقصود کو پہنچ گئے ہیں گے۔ 15 ٹی والے خط کے غائب ہنے سے دھڑکا لگا رہتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی لفافہ نہیں ملا ہے تو دیکھئے دوبارہ بھجوا نے کی سبیل کروں۔

کچھ عرصہ پہلے سلیم الرحمٰن کا خط آیا تھا۔ اس میں "سویرا" کےلیے کچھ بھیجنے کو کہا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے، کنڈیرا پر مضمون اس قابل ہےکہ بھیجا جا سکے، اور اگر ہے تو کیا مناسب ہوگا کہ بھیجا جائے میرا مطلب "آواگی"میں تو شاید آہی رہا ہ، پیشہ کی حیثیت سے آپ کی بھیکچھ ترجیحات ہوں گی!

اور وہ انٹرویو جو آصف " شب خون" کےلیے دے آئے تھے۔ وہ ۔۔۔چھپ گیا! میرا مطلب ہے آپ کی نظر سے تو نہیں گذرا؟ ۔ایک زمانے میں فاروقی صاحب سے کافی خط وکتابت ہوتی تھی۔ اب شاید دونوں اتنے ۔۔۔ہوچکے /کہ پرسوں خط لکھنے کی نوبت نہیں آئی۔

جن صاحب کو یہاں سم اسکول میں اردو کی کلاس میں Teaching Assistance کی حیثیت سے بلایا تھا، وہ لاہور کے ہیں۔ آتے وقت وہ صدیق سالک کا ناول " پریشر ککر "تحفہ لیتے آئے۔ الغرض رات کو سونے سے قبل تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھ ڈاھ۔ ناول تو بس داجی سہے لیکن اس کے مندرجات کے انتخاب پر ضرور دار دینے کوجی چاہتا ہے۔ کاش سماجی مسیح کو فن سے چھپلا ہوتا تو تکمیل تجربہ اور جمالیات کی رمق آجاتی۔ (آپ نے پڑحایے؟ کیا خیال ہے ویسے اس ناو ل کی کتابت نہیں ہوئے ہے۔ پتہ نہں کاکیا پروسیس استعمال کیا ہے۔ کمپیوٹر تو نہیں کت لیکن امپریشن کی باقائدگی کی وجہ سے کتابت بھی نہں معلوم ہوتا۔

اب اس قیاس گھٹنے کی کیفیت آچکی ہے۔

والسلام

اردو کا تب خالا خون ناک ہے لیکن اس میں مخلص

جو سہولتیں ہیں وہ خوش نویس میں کہاں محمد عمران

24جون 87 ء

برادرم۔

کیا کوئی نیا رکارڈ قائم کرنے کا ارادہ ہے یا کسی موجودہ رکارڈ کو توڑنے کا؟ خیر باشہ ، آپ پھر لمبی تان کر سوگئے۔ کیوں بھئی آپ خط کیوں نہیں لکھتے؟

میں نے کنڈیرا پر اپنا مضمون ختم کر لیا ہے۔ ملفوف ہے۔ بڑی افراتفری میں لکھا ہے۔ آپ قلم اٹھا ئیں اور اسے مہذب کردیں ۔جہاں قطع وبردیدکی ضرورت ہو جھ بھکس نہیں۔ نظر ثانی کا حق ادا ہوجائے۔ محض پروف ریڈنگ نہ ہو۔ یعنی یہ تو ہو، لیکن اور بھی ہو۔ میرا ذہن بالکل خالی ہوگیا ہے۔ ہاں اس پر رائے ضرور لکھیے گا۔

مجھے اس عنوان اب پسند نہیں۔ رہا۔ پہلے 5،4 صفھے کا مضمون لکھنے کا رادہ تھا اس پر یہ ہلکا بھلکا ساعنوان کھپ جاتا ۔ لکھنے بیٹھا تو بات میں سے بات نکلی چلی گئی۔ اب اس بھاری بھر کم مضمون کا بوجھ اتنا رلیف عنوان کیا اٹھا سکے گا۔ " میلان کنڈیرا کی نظریاتی کمیس گاہی۔"کیا رہے گا؟ یا کوئی اور جو آپ تجویز فرمائیں۔

اب بس پیش لفظ ، ناخن کا قرض ، اور گرامشی کے خطوط باقی بچےہیں۔ آخری چیز جلد بھجوا دوں گا۔ میں پچھلے ماہ کئی خط لکھ چکا ہوں۔ جن میں کچھ جواب طلب باتیں بھی تھیں۔ ان کا انتظار ہے۔اگر تو پرنٹ کرنا شروع کردوں۔

میں نے 16 جون کو خاصا بھاری بھرکم لفافی بھیجا تھا جن میں آپ کی صواب دید کے لیے کئی مضامین تھے۔ اگلا ان ٹائٹل کے لیے جو سطریں آپ نے منگوائی تھیں وہ بھی بھیجدی تھی۔ جملہ چیزیں ملی ہوں گی۔

باقی کیا لکھوں۔ اس بڑھا پے میں آپ نے مجھے خود کلامی پر مجبور کر دیا ہے۔ اور خود خواب گرامی خیز میں غلطاں ہیں۔ ۔۔کوئی نرو تو نہی؟ ہوگی نہیں۔

والسلام

خیر الانام

امقر خاک نشیں یا جلدی درخاک نشیں

محمد عمر میمن

26 مئی 87 ء

برادرم۔

پچھلے دنوں کافی افراتفری رہی۔ 15 مئی والا خط بڑے ہنگامی حالات میں لکھا گیا تھا۔ ادھر پچھلے کئی خط کافی کاروباری نوعیت کے رہے۔ عبداللہ حسین کی دوسری کتاب کے ہروف دیکھ کر کل ہی لوٹا ئے ہیں۔ سانس لینے کی مہلت مل گئی ہے۔ سوچا کچھ آپ سے گپ شپ ہوجائے۔

"آپ کے ترمجے مجھے بہت پسند آئے۔ آپ کی نژمیں جو Playfulmen ہیں وہ کنڈیرا کے ترجمے کےلیے بیحد موزوں ہے۔" پتہ نہیں آپ کیسے میری تحریر کوئی نہ کوئی قابل ذکر بات نکال لیتے ہیں۔ "آج : دوسری کتاب" پر سلیم صاحب نے جو انگریزی تبصرہ کیا ہے اس میں کہیں بھول کر بھی انہوں نے ان تراجم میں ایسی کسی چیز ذکر نہیں کیا ، میر امطلب ہے ان تراجم میں انہیں ایسی کوئی قابل ذکر چیز نظر نہیں آئی۔ اور تو اور تراجم سے پہلے جو نوٹ لگائے تھے۔ ان میں بھی انہیں کوئی قابل ذکر بات نظر نہ آئی۔ وہ بڑے باکمال آدمی ہیں، اور آپ ۔ تو بھئی آپ تواجمل کمال ہیں: یعنی اجمل بھی ادرکمال بھی۔ اگر مجھے آپ کے بارے میں روا روی کا گمان ہوتا تو اسے ٹالنے والی بات پر محمول کرتا ۔ لیکن سوچتا ہوں۔ آپ کو کھری کھری بات کرنے کی عادت ہے۔ ممکن ہے وہ تراجم کسی قابل ہوں۔

افضال سید کا خط آگیا ہے اور میں نے انھیں فون بھی کیر لیا ہے۔ میرے ایک دوست جون 3 سے جون 10 تک ملنے آرہے ہیں۔ میں نے افضال سے کہا کہ وہ 10 کے بعد آئیں۔ آنے کا وعدہ تو کیا ہے۔

ارے بھئی یہ آصف کسی خوشی میں برلن گئے ہیں؟

چلئے اچا ہواکہ نان ریزوری کا ڈھیلا ڈھال ا ناول آپ کو پسند گیا۔ مجھے خود اردو میں اچھی عشقیہ کہانیوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اب اگر میں کبھی فکشن لکھوں تو یہ محبت کے بارے میں ہی ہو۔ بلکہ ہماری طرف کے سبھی لکھنے والے زندگی کو مرد اور عورت کے باہمی تعلق سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ لیکن محبت کی اچھی کہانیاں لکھنا آسان نہیں۔ بعض اوقات محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اکثر لیکھک اپنی نامردی چھپانے کے لیے ظفہ بگھار تے ہیں۔ کنڈیرا کا ایک جملہ ہے: "تو کیا محض نشیوں کی غیر محتم لفاظی رہ جائے گی جو ناول کی تاریخ کے خاتمے کے بعد کے ناول لکھ رہے ہیں؟ " ایک وقت ڈاکٹر صاحب اچھا خاصا لکھ لیا کرتے تھے۔ فکشن کے دیگر جوہری لوازمات کے ساتھ ساتھ ایک جاندار نثر بھی ہوا کرتی تھی۔ شمس الرحمٰن فارقی نے اس نثر کی اتنی تعریف کردی کہ اب موصوف نثر لکھنے کے لیے ہی فکشن لکھتے ہیں۔ (باکعل پنجابیوں کی طرح جو دودھ پینے کے لیے چائے شوق فرماتے ہیں) اب ان کے یہاں نثر ایک غور مختار قدر کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ بعض اوقات یہ قدر خودفکشن ہی کو چTranced کرجاتی ہے، یا بہت ہوا تو فکشن کے متوازی چلی ہے۔ معانقے اور معاشقے اور پھر باہم دگر پیر شکی سے پراساں ہراساں۔

اگر حسن ہو تو پھر فلرٹ کرنا زیب دیتا ہے۔ ضرور تو فلرٹ کرے گی ہی۔ لیکن کہ از کم اتنی وفادار تو ہے کہ آپ کا کمرہ یا بلکہ جو کھٹ نہیں چھوڑتی ۔ اور کیا چاہے۔ حسین کب کسی ایک کی ملکیت رہے ہیں۔ یہ محتاجی ہو تو حسن کی چھوٹ مانہ نہ پڑجائے گی۔

اس میں کیا کلام ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کو خط لکھنا ہے، اور ایک دوسرے سے کہنے کے لیے ہمارے پاس کچھ باتیں ہیں۔ لیکن میرے پاس ہمیشہ ہی کچھ نہ کچھ باتیں ہر ایک سے کہنے کے ل لیے ہوتی ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ آپ سے جسیے مرد میدان کم ہی ہوتےہیں۔ دوچار خط مستعدی سے آتے جاتے ہیں اور پھر گرم جوشی بھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے۔ جانے کہاں سے بیچ میں آنا آکودتی ہے۔ میں انا کا مخالف نہیں۔ لیکن انا کے غلا استعال کا ضروری ۔ پھر اگر آدمی واقعی خودمختار ہو تو گرم جوشی ایک پابندی نہیں رہتی بلکہ عین آئین حیات بن جاتی ہے۔ اس بات کو کم لوگ ہی سمجھ سکے ہیں۔ چناچہ لوگ جلدی رسی تڑا کر فرار یا مفقود الخبر ہو جاتے ہیں۔ مجھے آپ کی استواری پر اکثر تعجب ہوتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے ۔ یہ رشتہ خوابکی دنیا میں جاری و ساری ہے۔ مادی ، ٹھوس ، مشاہدے کی دنیا سے اس کا متعلق نہیں۔ آپ جس دن جاگیر کے کنی کاٹ اپنی راہ ہو لیں گے۔ لیکن جب تک چلتا رہے۔ ایک نعمت ہی ہے۔ ادھر تعلقات کی اونچھ نییچ کے مصل تجربے سے توقع کے پر بھی تراش دیے ہیں۔ اور تراش دینے کے بعد یہ الہام ہو اکہ متعلق وہی پائے دار ہوتا ہے جو اپنی نا پائے داری کا اقرار ، اور اس کے امکان کا احترام کرتےہوئے آگے بڑھے۔ اور کسی قسم کی توقع سے بلند ہو۔

میرے لہجے میں ایک دبی دبی سی جذبات تیت سر سرارہی ہے جسے ہم دونوں محسوس کر رہےہیں۔ چناچہ:

حضرت آپ نے املا اور اس جیسی دوسری باتوں کی جو فہرست بھیجی ہے اسی کےلیے ممنون ہوں۔ اس کی طوالت کو دیکھ کر آپ کی محنت شاقہ کا خیال آیا، اور شرمندگی محسوس ہوئی کہ آپ کو کسی مصیبت میں ڈال دیا ۔ صرف یخوسے متعلق بہت سی باتیں بے حد مفید ثابت ہوں گی۔ بھائی میری اردو کا ستیا ناس ہوگیا ہے۔ جن باتوں کا تعلق تلفظ سے ہے ان پر آپ کی تجاویز محل نظر ہیں۔ اور یہ بیشتر غیر ملکی اسماء اور عناویں ہیں۔ میں نے سارے یورپی زبانوں کےا لفاظ ایک چیک سے تلفظ کر دار کر اردو میں اتار تے ہیں۔ موصوف کئی مہربانی اچھی طر نانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ روسی تلفظ تالتوئے اور سالثرے نتین ہے۔ میں عجیب مخرمیں پڑ گیا ہوں۔ آپ نے گالیمار کو گائمار لکھا ہے۔ "آج : دوسری کتاب" میں بھی" گائمار " آیا ہے ۔ میں اس وقت بھی کھٹکا تھا۔ جہا ں تک مجھے یاد آتا ہے فرانسیسی میں 11 سے پہلے اگر نایا ہو تو پھر 11 ساکن ہوتا ہے۔ مثلاً جسیے فرانسیسی کا لفظ Billet (بمغی ٹکٹ) یا جیسے George Batailleپہلے کا تلفظ بے یے (بی اے) دوسرے کا جورج بتائے ہے۔ میں نے اپنے چھوٹے لڑکے سے بھی رجوع کیا۔ وہ اچھی فرانسیسی جانتا ہے۔ بولنے میں تو مشق اور بھی زیادہ اچھی ہے۔ وہ بھی گالیمار ادا کرتا ہے۔ آپ ایسا کیجئے کہ کسی فرانسیسی سے پوچھ لیجے ۔ کراچی میں یہ مخلوق ناپیدا نہ ہوگی۔

عربی کا تمام ایسے الفاظ جو اردو میں" ۔۔۔۔یت" لکھے جاتے ہیں۔ تو ان میں قاعدے کی رسے"ی" مشرو ہوتی ہے۔ اب اگر اردو کی تشدید نہ لگائیں تو اس کی دو بچیں ہوسکتی ہیں (1) صوری (2) صوتی میں صوتی کے حق میں اتنا نہیں جتنا صوری کے حق میں ہوں، اگر آپ بھی صوری کو ترجیح دیتے تو ٹھیک ہےلیکن اگر آپ مصرمیں کہ نہیں بھئی حیثیت تلفظ ہم Hesiyeh کرتے ہیں (جو درست ہے) hesiyyet نہیں، تو یہاں صوتی اصول کا ر فرما ہے۔ اب آئیے "آزادی نسواں" کی طرف اسے جس طرح لکھا گیا ہے۔ کوئی عقل اُسے دیکھ کر A2 adaye-niswain تلفظ نہیں کر سکتا۔ “7-ye”کی آواز ہمے لے کسی طرح ظاہر نہیں ہو رہی۔ تو یہاں اصول سراسر صوری ہوگا۔ گویا صوری کسی صوتی اصول استعمال ہو رہا ہے۔ یرا خیال ہے یہ ہم دونوں کےلیے مفید مطب ہوگا کہ آپ آہستہ املاک ایک مسبوط ہدایت نامہ تیار کرلیں۔ میں کہوں گا کہ چھاپ بھی دیں۔ اور یہی یہ سب استعمال بھی کر یں۔ اس میں اصول بھی ہوں۔ لیکن غلط یا صحیح ، consistency بہرہ ضرور ہو۔

آپ نے بعلبکی کر دیا ہے۔ یہ بے چاری کے ساتھ زنا بالجبر ہوگا۔ اردوداں حضرات "حج" اور "فن" اور "ضد" اور "رد" وغیرہ کو تشدید لگائے بغیر بھی صحیح صحیح ادا کرلیتے ہیں، لیکن "بعلبکی" کے ضمن میں جب تک یہ نہ بتا دیا جائے کہ یہاں"ک" مشدد ہے۔ اُن کے اسے Balbaki تلفظ ، یعنی غلط تلفظ کرنے کا خطرہ رہے گا۔ (اطلاعاً عرض ہےکہ یہ لفظ دو الفاظ کا مرکب ہے: بعل اور بک ( اور عربی میں اسی لئے غیر منصرف بھی ہے) اس کا صحیح تلفظ Balabakki ہے۔ (یہ میں نے غلط کہ دیا۔ غیر منصرف اس نے ہے کہ دونوں اجزاء ۔

ایک بات بتائیے : اگر آپ "آزادی نسواں" کو "ی" کے نیچے زیر لگا کر کر سکتے ہیں تو پھر" سلسلہ روز و شب "کو " "ہ" کے نیچے زیر لگا کر لکھنے میں کیا حرج ہے؟ اس لئے کہ اس صورت میں "ہ" کی آواز نکالنی پڑ جائے گی؟

یہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ "توجہ" "مشاببہ " کی وضاحت کردی ۔ اگر توجہ اور مشابہ قابل قبول ہے تو یوں ہی سہی لیکن کہہ ( جیسے "وہ کہہ رہا تھا) کو بہرحال کہہ ہی لکھنا ہوگا۔ "کہ" لکھا تو گڑبڑ ہوجائے گی۔

خوش نویس میں Conoments پر زیر زبر پیش لگانے کی سہولت نہیں۔ یہ بعد میں ہاتھ سےلگانے ہوں گے۔ آپ خود لگا لیکجئے گا۔ یا اگر مجھے یاد رہا تو میں یہ کام انجام دے لوں گا۔

آپ نے بعض نسبتاً غیر مانوس الفاظ کے آسان مترادفات تلاش کرنےکےلیے لکھا ہے۔ بھائی میری یا داشت سے اردو الفاظ کا ذخیرہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ پھر بعض اوقات انگریزی الفاظ کے آسان اردو متبادلات ملے نہیں اور جھک مارکر عربی لفظ استعمال کرنے پڑ جاتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی مناسب لفظ آجا یا کرے تو بلا تکلف لکھ دیا کریں۔

Trajectoryکو اردو میں کیا کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم ۔جب ہمارے یہاں space پر تحقیقات شروع ہوجائے کی اور سائنس کو فروغ حاصل ہوگا ، اس لفظ کا کوئی اردو متبادل بھی پیدا ہوجائے گا۔ ویسے اگر آپ کے ذہن میں کوئی مناسب اردو لفظ ہوتو لکھیں۔

املا کے سلسلے میں ایک بات کا فوری جواب درکار ہے۔ اور فوری کا مطلب ہے واقعی فوری۔ ادھر مجھے کیا جنون چڑھا کہ بعض کثیر الا ستعمال ویسی الفاظ کو چھوڑ کر (جیسے "اگر " "اب" وغیرہ) ایسے تمام عربی الفاظ میں جو "الف " سے شروع ہوتے ہیں۔ "الف " پر زیر زبر زپیش لگا دیا ہے۔ اور فارسی کے ایسے لفظوں کے ساتھ بھی یہی کیا ہے۔ مثلا ادب ، انشا ، اکرام افتادہ، انفعال۔ کیا یہ آپ کے لیے قابل قبول ہوگا۔

آپ نے آسف کے ترجمے "تعلق" کا ذکر کیا ہے؟ یہ کوئی کتاب ہے؟۔

سلیم الرحمٰن کا خط چند دن ہوئے آیا۔ لکھتے ہیں کہ " زوال" چھپ گیا ہے (سبحان اللہ ) بس سرورق باقی ہے (پتہ نہیں اس کام میں کتنے سال درکار ہوں گے) ۔ یہ بھی لکھا ہےکہ ان دنوں " سویرا" کی کتابت ہورہی ہے، (ٹائپ سیٹ کرانے میں کیا حرج تھا، پہلے تو ٹائپ پر ہی چھت تھا۔ اسے ترقی ممکوس نہ کہیں گے؟) اور یہ بھی کہ چند نئی کتابیں چھاپ رہی ہیں جن میں " سیمیا" اور شاید کسی ہندی ناول کا ترجمہ شامل ہیں(یہ واقعی خوش خبری ہے) ۔ "سیمیا" پر یاد آیا کہ آپ نے بھی اپنے خط میں اس کا ذکر کیا ہے ۔ آپ کو پسند آئی یہ کتاب ؟ اس کے بارے میں اپنے تاثرات تفصیل سےلکھیں۔

دیر ہوئی یہ خط اپنی عمر طبیعی کع پہنچ چکا ہے اور اس میں گھٹنے کی کیفیت پیدا ہو چلی ہے۔ چناچہ اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا چاہیے۔ لیکن قبر میں اتار نے سے پہلے دو ایک باتیں اور ہو جائیں:

آپ شاید Julen Barnes کی نگاشات سے واقف ہوں۔ نہ ہوں تو خبردار ہوجائے کہ یہ ایک برطانوی ادیب ہے۔ بے حد ذہین 3 ناول لکھ چکا ہے اور چوتھا ابھی ابھی نکلا ہے۔ ایک ناول FLAUBERT’S PARROT ہے۔ اگر نہ پڑھا ہو تو برٹش کونسل جاکر پوچھ گچھ کیجئے۔ یہ زبرست تحریر ہے۔ اس کا ایک باب “Louise Colect’s Version” تو خاصے کی چیز ہے۔ مجھے وہ پسند ہے۔ میں تو کہوں گا کہ آپ اس کا اردو ترجمہ کریں۔ آپ نے "سیمیا " اور کنڈیرا اور ریزوری کو پڑھ ڈالا ۔ اسے بھی پڑھیے۔ ناول کی ہیبت میں ایک اور کامیاب تجربہ۔

امریکی ادیبوں کو میں ذرا کم ہی گردانتا ہوں۔ ان کا تجربہ اس قدر topical ہوتا ہے کہ الامان ۔ بہر حال Edmunl White کا ناول A BOY’S OWN STORY دلچسپ ہے۔ آپ بھی پڑھیے اور سلیم الرحمٰن کو بھی پڑھوائیے۔ اس کے علاوہ دس بارہ سال ہوئےکہ Robert M. Pirsigکا ایک فیخم ناول چھپا تھا:

ZEN AND THE ART OF MOTORCYCLE MAINTENANCE یہ بھی کافی دلچسپ ہے۔

آخراً: میں نے 6 فی کو آٹھ تراجم پ رمشتمل ایک پیکٹ آپ کو بھیجا تھا۔اس میں املا سے متعلق چند استفارات بھی تھے۔ پھر 15 ئی کو ایک اور پیکٹ (جس میں بزنس اسکول کے فارم وغیرہ تھے) اور اسی دن الگ سے ایک خط بھی تھے۔ امید ہے یہ چیزیں آپ تک پہنچ گئی ہوں گی۔

چلیئے، آپ کی رفاقت میں دو گھنٹے گذار لیے۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

15 مئی 87 ء

برادرم۔

خبردار ہو جائیے کہ یہ خط بڑی بدحواسی کے عالم میں لکھا جا رہا ہے۔ میں The redieral reditenancan :

Cross – Cultural Comedies پر ایک کانفرنس میں شرکت کےلیے ملی سوٹا گیا ہوا تھا۔ کل رات لوٹا تو آپ کا دو خط منتظر ملے۔ افضال نے ذریعے بھجوایا ہوا، اور 3 ئی کابھی۔ مجھے اگلے دو روزمیں اپنے Sufism کے کورس کے امتحان کی بے کاپیاں جانچ کو مع کریڈ لوٹا نی ہیں۔ ادھر عبداللہ حسین کی دوسری کتاب کے پروف اس تقاضے کے ساتھ آئے رکھے ہیں کہ جلد دیکھ کر ٹو دیے جائیں۔ سمسٹر ختم ہوگیا ہے اور ہر طرف امتحانات کی افرا تفری ہے۔ یہاں عام طو ر پر آپ کسی سے بغیر انٹرویو کا وقت یے ملنے والوں کی قطار کافی لمبی تھی۔ الغرض ان سے جو گفتگو ہوئی اس کا تا ھصل لکھتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے یہ اطلا م دیدینا ضروی ہےکہ میں آج ہی ایک بڑا سا ہیکٹ بھیج رہا ہوں جس میں یہاں داخلے وغیرہ کا فارم میں اور GMAT کی درخواست کا فارم وغیرہ بھی۔

داخلہ سال میں 3 بار ہوتا ہے۔ آپ یہاں ستمبر والے ستمبر یا جنوری اور یا جون والے میں سے کسی میں داخل ہوسکتے ہیں داخلے کے لیے منجلہ دیکر چیزوں کے، TOEFL اور GMAT ضروری ہیں۔ GMAT کو یہ لوگ ترجیح دیتے ہیں لیلکن GRE سے بھی کام چل سکتا ہے۔ یہاں داخلے کےلیے ضروری ہےکہ آپ کا GMAT کا اسکور Top 15 % میں ہو۔ یعنی اسکور 85 سے 100 کے رقبے میں ہو۔ دوسری یہ کہ کراچی کے جس ادارے میں آپ پڑھ رہے ہیں اس میں بھی آ پ کا Plcemecuar بالائی پندرہ فیصد میں ہونا چاہیے۔ اس کا تعین بزنس اسکول نہیں کرتا بلکہ یہاں کا گریجوٹ اسکول کرتا ہے۔

جہاں تک کورسوں میں رعایت ملنے کا تعلق ہے، ڈین Blakely کہنے لگا کہ ہم کریڈٹ منتقل نہں کرتے لیکن اگر کوئی ایسے کورس کسی دوسری جولے چکا ہو جو ہمارے لیے لازمی ہیں تو ہم یہ Wave کر دیتے ہیں۔ آپ کی ٹرانسکرپٹ دکھائی تو بولے کہ تقریباً سبھی کورس یہاں کریجوٹ پروگرام کے introductory place میں چل سکتے ہیں۔ اس انٹرو ڈکٹری فیز کے کورس وغیرہ ۔۔۔ایک پیلے رنگ کے کاغذ پر درج ہے جو میں نے دوسرے پیکٹ میں شامل کر دیا ہے۔

جہاں تک rehlarling کا تعلق ہے، MA کےلئے ناممکن ہے۔۔PH.D پروگرام میں مل جاتی ہے۔ کہنے لگے ہمارے MA والے پروگرام میں 700 طالب علم ہیں اور Ph.D والے ہیں ڈیڑھ سو۔

اس کےبعد میں نے پوچھا کہ کیا داخلے کا کام جوں تک ہوسکتا ہے! نہیں۔ وہ اسی لئےکہ GMAT کے اسکور بغیر داخلہ ۔۔ہے ۔ اور یہ امتحان ساری دنیا میں ایک ہی وقت پر 4 بار دیا جاتا ہے۔ ایک بار جون میں کہنے لگے کہ بعض امتحان لینے والوں کی ۔۔کے باعث بعض ملکوں میں یہ ایک یا دو بار ہی دیا جاتا ہے۔

میں نے آپ کی ٹرانسکرپٹ بنیاد پر آپ کے یہاں داخلہ ملنے کے امکان کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے مشکل ہی ہے۔ پھر بھی اگر MCAT کا اسکور Top 15 % میں ہو تو یہاں گریجوئیٹ اسکلو آپ کے کراچی والے ادارے کے طالب علم ہیں Top 15 % میں آپ کو ۔۔۔کرے تو موہوم سا امکان ضرور پیدا ہوسکتا ہے ۔ پھر میں نے وہ لسٹ دکھا کر (جو آپ نے بھیجی ہے) نوازش کی کہ وہ اس میں اُن اداروں کی نشاندہی کریں جہاں خاصہ نسبتاً آسان ہو۔ انہوں نے اول نشان لگادیے۔ یہ لسٹ میں اسی خط کے ساتھ لوٹا رہا ہوں۔

آپ کے باقی سوالوں کا جواب میں دے دیتا ہوں۔ یہاں حلال کی کمائی کا بندوبست ہوسکتا ہے لیکن کوئی گارنٹی نہیں۔ اگر آپ نے پہلے لکھا ہوتا تو میں ان گرمیوں سے اردو پڑھانے کی ملازمت دلوا سکتا تھا۔ اب ایک صاحب کو گرمیوں میں اردو پڑھانے کےلیے لاہو رے بلوایا ہے۔ ستمبر سے ایک دو سرے صاحب پڑھائیں گے۔ میں نے جب اپنے شعبے کا فارم بھجوا ئے تھے اس امکان کی طرف شاید اشارہ کیا تھا۔ اس معاملے میں مجھے پہلے اتنے تلخ تجربے ہوچکے ہیں کہ اب میں لوگوں سے کسی بات کےلیے اصرار کرتا ۔ بہر حال

8452 ڈالر living expenses کےلیے کافی دوافی و شافی ہیں۔ ان سے کم میں بھی گذارہ ہوسکتا ہے۔ ecrt cart (نیو یارک وغیرہ) پر یہ رقم کافی ہے۔

صاحب مجھے تو یہ سبیل جون کیا اگست تک بھی منڈھے چڑھتی نہیں لگی۔ اگر اسے آپ Pursue کرنا چاہتے ہوں تو لکھیے گا۔ جو کوشش ہوسکے گی کردوں گا۔ یعنی یہی کہ بعض دوسری یونی ورسٹیوں کو لکھ دوں گا کہ آپ کو داخلے کے فارم بھجوا دیں۔ آپ کے افضال صاحب سے رابطہ کیا خاک قائم ہوگا۔ موصوف نے تو لفافے پر اپنا پتر تک نہیں لکھا۔ میرے سوا ہر شخص اس کرہ ارض پر بادشاہ ہے۔ بھول جانے گم رہنے جیسے تعیشات اے کاش کبھی میرے حصے میں بھی آئیں۔

حالات اور اپنی مصروفیات کےپیش نظر آپ کی دوسری غیر بخسی (ہمارے ممن لوگ بزنس کو بخسس کہنے کے عادی ہیں) باتوں کی طرف کسی آئندہ خط میں توجہ کروں گا ۔ فی الحال تراجم کے متن میں آپ نے جن تبدیلیوں کی پیشکش کی ہے ان کا بے حد شکریہ۔ یہاں اگر میری اردو ستیانا س ہوگئی ہے۔ املا کے سلسلے میں بعض تجاویز Phonetics کے اصولوں سے ناواقفیت یا کم دل چسپی کا نتیجہ ہی۔ یورپین ناموں اور عنوانوں کا طلفظ میں نے ایک چیک بے وطن سے کروایا تھا ۔ یہ صاحب چیک کے علاوہ روسی ، جرمن اور فرانسیسی بے تکان لکھتے اور بولتےہیں۔ انکے حساب سے تالقوئے اور سالثر نے متن بنتا ہے۔ لیکن میں نے آپ کی خواہشات کا احترام کا فیصلہ کیا ہے۔ میرے پاس بحث و تمیص کےلیے وقت نہیں اور پھر اگر ہم دونوں آمنے سامنے ہوتے تو گفتگو کرنے ۔ ہر ہر چیز کےلیے خط لکھنا وبال جان بن جاتا ہے۔

امید ہے تمام اہم جواب طلب اور کاذکر ہوگیا ہوگا۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

7 مئی 87 ء

برادرم۔

24 اپریل کو آپ کو ایک خط لکھا تھا۔ ملا ہوگا ۔ اسی دن دوپھر کو آپ کا 14 اپریل کا نوشتہ ملا۔ اس خط میں آپ کی "مخصوص لباشت" بھی لوٹ آئی ہے۔ یہ بہت اچھا ہوا۔

وہ آدمی ہی کیا جو متلون مزاج نہ ہو ۔ میں نے ایک اور "انتساب" ڈھونڈ نکالا ہے: " بے وطنی کے نام "۔ کیا خیال ہے؟ یہ نقرہ میرے بالکل حب حال ہے۔ انتساب کے بعد والے صفحے پر ثنا حسن (صاحب بڑی زبردست (مصری) خاتون ہے) کی اسرائیل پر کتاب Enemy in the Promised Land کے اختتام سے چند جملے ہوں گے۔ یہ جملے بھی عین حسب حال ہیں۔ ویسے "آج : تیری کتاب" کا انتساب بڑا زور دار ہے۔ بلکہ چنا جو گرم!

حنیف قریشی کا مضمون مع نوٹ کے "ماہ نو" کو بھیجنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔ اس میں ایک دو جملے پاکستان کے خلاف ہیں۔ پھر یہ کہ ۔۔۔بلکل مفقود لخبر ہوگئی ہیں۔

شدی کے عنوان کے ترجمے پر بالکل نظر ثانی ہوسکتی ہے۔ مجھے خودگراں لگ رہا تھا۔ میں نے عارضی طور پر "بیرون از بطن وہیل ماہی" کردیا ہے۔ "بیرون ازبطن ماہی" اور " وہیل سے باہر " بھی ہوسکتا ہے۔ غور کر رہا ہوں ۔ آپ بھی مزید غور کیجئے ۔ ہمارے یہاں وہیل کےلیے "فیل ماہی" استعمال ہوتا ہے۔ کیوں کیا خیال ہے؟ بھڑا دیں؟ شدیکا ترجمہ ، منجلہ دیگر تراجم، صواب دید کےلیے ملفوف ہے۔ ترجمہ کرنےمیں بڑی وقت ہوئی اور میں ترجمے سے بہت زیادہ مطمئن بھی نہیں۔ حضرت بلاوجہ Cute بننے کی کوشش کرتےہیں۔ ان کے برعکس مجھے حنیف قریشی کی حزنیہ متانت زیادہ پسند ہے۔ اس کا اثر بھی دیر پا ہوتا ہے۔ الغرض آپ ترجمے کے نوک پلک سنوار کر بیھد یجے۔

"متفرقات" کےسلسلے میں آپ کا ملا خطہ بالکل درست ہے۔ فہرست میں ، چناچہ، ایک 'دو' تین کا استعمال ہوگا۔ نیز کتاب میں ہر حصے سےپہلے الگ صفحے پر ایک دو تین لکھ دیا جائے گا۔ ایک تجویز ہے: کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم ہر مضمون دائیں صفحے سے ہی شروع کریں؟ اس صورت میں ملحوظ رہے کہ اگر کوئی مضمون دائیں صفحے پر ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد والا بایاں صفحہ کورا چھوڑنا پڑے گا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے ک اس کے برعکس ، ہر مضمون بائیں صفحے سے ہی شروع کیاجائے۔

وہ کافکا والے تراجم جوانی کی غلط کاریوں کی ذیل میں آتے ہیں۔ 25 سال سے پیش ہو رہے ہیں۔ اس زمانے میں میری انگریزی دانی واجبی تھی۔ اُن پر شدید نظر ثانی کرنی ہوگی۔

کتاب کا ٹائیٹل اگر آپ کے ذہن میں ہو تو اس کا خاکہ مع رنگوں کے حوالے سے بنا کر بھیجدیجے مجھے "آج: دوسری کتاب" کا سرورق بے حد پسند ہے: Graphic اور رنگوں دونوں کے اعتبار سے۔ کتاب کی پشت پر مضفین کے نام ضرور دیے جا سکتے ہیں، لیکن مجھے تو اس خیال سے بخار چڑھ رہا ہے کہ یہ سارا مواد ہم بغیر حقوق حاصل کیے چھاپ رہےہیں اور میرے دشمنوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ اگر کسی نےیہاں کے کسی پبلشر کو تنبہ کر دیا تو پڑا ہو جائے گا۔ اگر میں وہاں ہوتا تو فرق نہیں پڑتا، یہاں ہونے کی صورت میں پشت رس میں ہوں ۔ پھر مسلمان رشدی نہایت نک چڑھا آدمی ہے اور اس کے خاندان والے کراچی میں مجوجود ہیں۔ خیر ! ادکھلی میں سر دیدیا ہے تو پھر اب مولانا موسل کا کیا دڑ!

"آوارگی" نے جان مار دی ہے۔ اس سے فارغ ہوکر کس طرف کا رخ کردوں گا، خداجانے۔ اگلا ایک سال قیامت کا گذر ے گا۔ خیر ، دیکھے۔

بیکر صاحب نے اسکرین پر پر رومن کا الزام اس لئے رکھا کہ اردو کا الزام رکھنا ان کے بس کی بات نہیں تھیں۔ پر وہ IBM کمپیوٹر استعمال کر رہے تھے۔ کہہ رہے تھےکہ Apple کمپیوٹر اردو حروف اسکرین پر لائے جاسکتے ہیں۔ صاحب میں تو انکا پروگرام استعمال کر کے اچھی خاصی ازیت میں مبتلا ہوگیا ہوا ۔ یو سا کے مضمون کو فریسٹ کرنے بیٹھا تو اختتام سے ذرا پہلے پروگرام Crash ہوگیا ۔ میسج run out of memory بیکر صاحب سے پوچھا تو بولے میں نے پروگرام کےلیے جو میموری رزرو کی ہے، وہ ناکافی ہوگی۔ مطلب یہ ہوا کہ 5 ، 7 صفحے سے زائد کی چیز handle کرنا دو بحر ہوجاتا ہے۔ کہنے لگے کہ میرا پروگرام ایک لاغر وناتواں بچے کی طرح ہے، اور تم ا س پر دومن بوجھ ڈالے دے رہے ہو۔ یہ نہیں کہ ان مشکلات کا حل نہیں نکل سکتا، لیکن حل نکالنے میں وقت کا خون ہوا رہا ہے ۔ واقعی آپ یہاں ہوتے تو میری حالت زار پر رحم کرتے۔

سریہ تو بڑی خوش خبری ہےکہ "آج " کو دیکھ کر لوگوں کو کنڈیرا کی کتابیں پڑھنے کی تحریک ہوئی ۔ ہاں صاحب ، ہمیں اپنا کمیشن ضرور وصول کرنا چاہیے ۔ خیر یہ بتائیے کہ آپ نے کتنے نسخے چھاپے تھے اور کتنے بکےہیں؟ امید ہے آپ نے مفت بانٹنے والی ہماری عادت کو خیر با د کہہ دیا ہوگا۔

آپ نے جو اپنا انگریزی مضمون بھیجا ہے وہ نہیں پڑھ سکا ہوں۔ جب پڑھ لوں گا ، رائے دوں گا۔ رائے تو آپ کی نظموں پر بھی واجب الادا ہے۔

آج کل عبداللہ حسین، وہاں آئے ہوئے ہیں۔

اب ذرا کتاب کے سلسلے میں چند اور باتیں کرتا ہوں:

1۔ میں نے طے کیا ہےکہ ہر مضمون سولھویں لائن سے شروع کیا جائے۔ اس طرح آپ کے کاتب صاحب کو مصنف کا نام اور عنوان خوش خطی سے لکھنے کے لیے مناسب / کافی جگہ مل جائے گی۔ کیاخیال ہے؟ جو چیزیں بھجوا ئے ہوں، ان میں مثال مل جائے گی۔ مجھے کتابت پر اصرار ہے۔ آپ نے اردو ٹائپ کا جو نمونہ بھیجا ہے اس کو دیکھ کر مارے خوف کے انزال ہوگیا ۔ صاحب یہ بے ہنگی میں کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتا۔

2۔ فٹ نوٹس جس صفحے سے وابستہ ہوں اسی پر دے دیے جائیں۔ متن اور فٹ نوٹ پر اسکوائر بریکٹ میں استعمال \* استعمال کی جائے۔ بجائے اعداد و شمار کے۔ مثلا (\*) ۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ اول تو یہی کہ بقول آپ کے اعداد و شمار صوری اعتبار سے نہایت بھدےہیں۔ قوسین میں آکر تو اور زیادہ بہودہ لگتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض مضامین کے متن میں بعض چیزوں کو گنوانے کےلیے یہ اعداد استعمال ہوئے ہیں۔ اس سے متن کے اعداد اور فٹ نوٹ کے اعداد کے خلط ملط ہو جانے کا امکان ہے۔

3۔ ماخذ اور مترجمین کا حوالہ: ایک صورت یہ ہوسکتی ہےکہ ہر مضمون کےپہلے صفحے پر نیچے جہاں سے انگریزی مضمون لیا گیا ہے اس کا، اور جس نے انگریزی سے ترجمہ کیا ہے اس کا حوالہ دیدیا جائے۔ دوسری صورت : یہ حرکت مضمون کے آخر میں کی جائے۔ تیسری صورت: یہ معاملہ پیش لفظ کے آخر میں رفع دفع کر دیا جائے۔

چوتھی صورت: کتاب کے آخر میں ایک عنوان قائم کیا جائے اور اس کے نیچے یہ سارے قرضے ایک ساتھ چُکا دیے جائیں۔ آپ کو کونسی صورت پسند ہے؟ میرے خیال میں چوتھی خاصی جاذب ہے۔

4۔ میں نے دیکھا ہےکہ متن میں انگریزی عنوان یا الفاظ کے آنے سے "فعل" میں کافی الٹ پھر ہوجاتی ہے۔ چناچہ میں نے یہ اصول وضع کیا کہ جو لفظ یا عنوان ناگزیر ہو اسے ہر مضمون میں پہلی بار دردد پر اردو انگریزی دونوں میں دیدیا جائے اور مابعد صرف اردو میں: یا ترجمے میں یا اردو حروف میں۔ لیکن کنڈیرا کی چھ چیزوں میں بعض ادیبوں اور ان کی کتابوں کا ذکر بار بار آتا ہے۔ پھر خود کنڈیز کی نگار شات بھی ہیں۔ چناچہ اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ کنڈیرا کے مضامین سےپہلے جو تشریحی نوٹ دیا جا رہا ہے ، اس میں ایسے تمام غیر اردو الفاظ / عنوانات / اسماء کو اصل اور اردو دونوں میں دیدیا جائے اور خودمضامیں میں صرف اردو استعمال کی جائے۔ وہ لفظ جو صرف ایک بار آتےہیں۔ وہ مستثنی ہیں۔ کیا خیال ہے؟

5۔ کسی لفظ کے شروع میں جہاں"الف" استعمال ہوا ہے، اُسے اِ، اَ، اُ لکھا جائے۔ لیکن اس میں بعض اوقات صوری قباحت پیدا ہوجاتی ہے۔ مثلاً (اگر) ۔ چناچہ جہاں صوری اعتبار سے زیر ، زبر پیش بھونڈا لگتا ہے، حذف کر دیا جائے۔

6۔ اردو املا نے میری جان خیق میں کردی ہے، جو حافظ کی کمر زوری کے باعث اور بھی صبر آزما ثابت ہو رہا ہے۔ چناچہ ، علیحدہ سے بعض الفاظ لکھ رہا ہوں۔ آپ پسند یدہ املا کی نشاندہی فرمائیں۔

جو تراجم آپ کو بھیج رہاہوں ان میں سے بہت سوں میں ان (یعنی مذکورہ بالا) باتوں کا الزام نہیں رکھا گیا ہے۔ جب مدد کو قطعی شکل دینے بیٹھوں تو یہ ساری باتیں Stantanige ہو جائیں گی۔

مجھے نہیں لگتا کہ یہ کتاب اگست سےپہلے تیار ہوسکے ۔ دراصل میں کنڈیرا کی Contradiction پر ایک مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔ پھر پیش لفظ بھی اپنی جگہ ہے۔ جون میں ایک دوست ہفتےبھر کے قیام کےلیے آرہے ہیں، اور جولائی میں ایک دوسرے دوست دو تین ہفتے کے قیام کےلیے۔ پھر جولائی ہی میں ایک انگریزی مضمون رالف سل کے فیلی سٹیشن والیوم کےلیے لکھ کر دینا ہے۔ جس کا وعدہ ڈیڑہ سال پہلے کر لیا تھا۔ چناچہ "آوارگی" کا کام ملتوی کرنا ہوگا۔

خوب یاد آیا : رشدی کے مضمون میں , Satyajit Ray, Sbhas Chandra Bose کور Sneh Gupta کے نام آئے ہیں۔ انہیں اردو میں کس طرح لکھا جائے: سبھاس چندر بوس! ستیہ جیت رائے (ہرے) سنہہ گپتا؟

اسی طرح ایڈورڈ سعید کے مضمون میں SHATILA , SABRAاور GAZA کا ذکر ہے۔ مجھے نہیں معلوم ان کے عربی ہجے کیا ہیں۔ انگریزی سے تعین کرنا ناممکن ہے۔ وہاں اخبار وں میں آپ نے ان کا ذکر ضرور دیکھا ہوگا۔

ایک بات اوپر لکھنا بھول گیا۔ پرنٹ کرتے وقت انگریزی مواد میں Roman اور Italics کا الزام رکھنا مشکل ہوگا، بلکہ ناممکن ، چناچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جن کتابوں کا ذکر ہے انہیں Capitd Idlusمیں دیدیا جائے اور بقیہ چیزوں کو Lower Case میں معلقہ Milan Kundera , The Joke

آپ جلد ی نظر ثانی کر کے بھجوا دیجئے۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

24 اپریل 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

پرسوں، خاصے انتظار کےبعد، آپ کا 7 اپریل کا خط ملا۔ مجھے آپ کے خطوں کا ہمیشہ ہی انتظار رہتا ہے۔ اور ہمیشہ اس اتنظار پر شرمندگی بھی ہوتی ہے۔ یہ آپ کے سر ایک اور پابندی عائد کرنےکے مترادف ہے۔ ایک اور بندھن ۔ ایک ایسے آدمی کے سر جسے اپنی آزادی عزیز ہے، اور جو ہمیشہ سبک جسم رہنا چاہتا ہے۔ رشتے ناطے اس آزادی پر حد بٹھا دیتےہیں۔ سیح جانیے ، مجھ سے رابطہ قائم کر کے آپ جس الجہن میں پھنس گئے ہیں اس کا مجھے احساس ہے۔

اب تک آپ کو میرا 3 اپریل والا لفافہ مل چل ہوگا۔ اس میں کافی جواب طلب امور ہیں۔ امید ہے آپ راحت جسم جا ملنے پر ان کی طرف متوجہ ہوں گے۔ امید ہے آپ کو وہ کتاب بھی مل گئی ہوگی جو میں نے سکندر حیات جمال صاحب کے ساتھ بھجوا ئی تھی وہ 19 اپریل کو یہاں سے اسلام آباد کے لیے نکلے تھے۔ وعدہ کیا تھا کہ پہنچتے ہی رجسٹری بک بوسٹ لے بھیجدیں گے۔ کتاب Menors of an anti-Semite ہے اس کی ہپلی کہانی مجھے بہت پسند ہے۔

خوشخبری : میں نےایک خط آپ کےندیم صاحب کو داغ دیا تھا۔ انتہا ے کار وہ اس طرف متوجہ ہوئے۔ 30 دن ہوئے شکستوں سے چور ایک پیکٹ ملا۔ صرف 3 کاپیاں نکلیں اور وہ بھی مسخ شدہ حالت میں۔ اصل میں انہوں نے ایک پتلے سے لفافے میں (شاید) پانچوں رکھی تھیں جو وزن سےپھٹ گیا۔ امریکی پوسٹ آفس نے سیلوفین پلاسٹک میں جو کچھ بچ رہا بیک کر کے اور ڈیج رپورٹ کے ساتھ مجھے بھیجدیا۔

غلام محمد کو آپ کی بھیجی ہوئی چیزیں مل گئی ہیں۔ شکریہ۔

حضرت آپ اپنی شاعرہ دوسست کی 50 نظمیں بلا تکلف بھیجدیں ۔ میں کمپیوٹر پر چڑھا کر پرنٹ آؤٹ بھجوا دوں گا۔ کچھ وقت ضرور لگ جائے گا ۔ لیکن کام بہرحال کردوں گا۔ جب آپ بھیجیں تو املا وغیرہ درست کر کے بھیجیں۔ میں ٹھیک اس طرح ٹائپ کردوں گا۔ اور کچھ؟

میں نےپہلے بھی کہا تھا، ایک بار پھر کہتا ہوں کہ دو پیسے میں نےاردو ادب کی ضرورت (اچھی کتابوں کی اشاعت)کے ماتحت بھیجے تھے۔ اگر کوئی اور با سلیقہ اور بے لوث آدمی مل جاتا، تو اسے ہی بھیجدیتا ۔ میں آپ سے کبھی ان کا حساب نہیں مانگوں گا۔ مجھے اس سے بھی غرض نہیں کہ ان سے آپ کسی کی کتاب چھاپتے ہیں۔ ان کو قبول کرتے ہوے آپ کی انا اور خود توقیر کے جذبے کو بالکل ٹھیس نہیں پہنچنے چاہیے۔ صاحب ، مجھے آپ کے بارے میں کوئی خوش گماں نہیں۔ مجھے اب کسی کے بارے میں کسی قسم کا گمان نہیں رہا۔ پہلے گمان کیا کرتا تھا اور خوب خوب لہو لہان ہوا کرا تھا۔ اب غالب والا معاملہ ہے۔ "جب توقع ہی آٹھ گئی غالب۔۔اگر آپ "نستعلیق" نہ بھی نکلے تو کیا فرق پڑ جائے گا۔ خودمیں کولف نستعلق ہوں۔ عمر کے ساتھ ساتھ مجھے اپنی اور دوسروں کی مجبوریوں کا احساس ہونے لگاہے۔ چناچہ آپ خطوں میں اس قدر سنجیدہ ہونا چھوڑ دیں۔

بھئی یہ کیا بیٹھے بٹھائے روگ لگالیتےہیں۔ "پچھلا ہفتہ مختلف واقعات کی بنا پر نہایت اذیت ، ہجان اور مایوسی میں گذرا ، اور شاید یہ کیفیت ابھی ایک دو ہفتے اور رہے گی۔ اپنی دل شکستگی وغیرہ کے باوجود مجھے امید ہےکہ میں اسے survive کرنے میں کامیاب ہوں گا" ۔ یہ تو اچھا خاصا معمہ ہے۔ میں پوچھتا "خیر باشبا" لیکن اس خیال سے باز رہ رہا ہوں کہ اگر آپ بتانا چاہتے تو میری گذارش / درخواست کا انتظار کرتے ۔ چناچہ ، دعاگو ہوں کہ آپ ان بلاؤں سے جلد نکل آئیں۔ اور سرخرو ہوکر!

میں ان دنوں مجامین کی تصحیح کر رہا ہوں اور انہیں فورمیٹ بھی کرتا رہا ہوں۔ آخری شکل دینے سے قبل میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی انہیں دیکھ لیں۔ اور کچھ نہں تو ایک بار اور پروف ریڈنگ ہوجائے گی۔ جو تیار ہوگئے ہیں، بھیج رہاہوں، باقی رفتہ رفتہ بھیجتا جاؤں گا۔ ضروری نہیں کہ ان کے ساتھ خط بھی ہو۔ آپ نظر ثانی کر کے لوٹا دیں یا الگ سے کاغذ پر مضمون اور صفہ نمبر اور سطر نمبر کا حوالہ دے کر اپنی تجاویز رقم کردیں۔ نظر ثانی کرتے وقت املا کا خیال رکھیں۔ اگر آپ کسی جملے کو گواہ پائیں اور درست کرنا چاہیں تو سر آنکھوں پر۔

آپ نےپچھلے خط میں جن باتوں کو بیکر صاحب سے پوچھنے کےلیے لکھا تاھ، دو میں نے دریافت کیں۔ ایک دوباتیں توان کی سمجھوی میں نہیں آئیں۔ (1) ان کا خوش نویس Modify نہیں ہوسکتا۔ کہنے لگےمیں خود چکر جاتا ہوں۔ پروگرام کی لاجک Carvential لاجک سے بہت مختلف ہے۔ کہنے لگےکہ پروگرام کی مثال کئے بھٹے نوٹس جیسی ہے۔ خود مجھے بعض اوقات سمجھنے میں گڑبڑ ہوجاتی ہے۔ دوسرا بالکل نہیں۔ سمجھ پائےگا۔ (2) کریکٹر سیٹ develop کرنے میں کسی سائز کا Matrix استعمال کیا ہے؟ تقریباً Vertically 48

No limit on horizontal dimentions(3) تو شیبا پرنٹری کہوں؟ (ایک) نسبتاً کم قیمت تھا۔ (دو) resolution of ISO data permica (4) پروگرام کسی اور پرنٹر پر نہیں چل سکتا ۔ (5) کی بورڈ Configuration :

Standard QWERTY Keyboard

اصل میں IBM کا ہی رائٹ کا معاملہ ہے۔ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ احسن پابندی نجات مل جائے۔ ایسا ہوسکا تو میں آپ کو خوش نویس بھیج سکوں گا۔ لیکن اس کا منیول انہوں نے ابھی تک نہیں لکھا ھے۔

اصل میں IBM کا پی رائٹ کا معاملہ ہے۔ وہ کوشش کررہے ہیں کہ جس پابندی سے نجات مل جائے ۔ ایسا ہوسکا تو میں آپ کو خوش نویس بھیج سکوں گا۔ لیکن اس کا مینول انہوں نے ابھی تک نہیں لکھا ہے۔

آمید ہے کہ اب آپ بہتر ہوں گے۔ زمانہ ہوگیا کہ آپ نے ضرور کے کوائف سے آگاہ نہیں کیا۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

عبداللہ حسین کی تحریر یوں بڑی Dazzling لگتی ہے لیکن ترجمہ کرتے وقت ا س کی ساری کمزوریاں سامنے آجای ہیں۔ اردو کا مزاج کچھ ایسا ہےکہ اس میں جھول دا ، عبارت اور نیم پختہ فلسفہ دطرازی چل جاتی ہے۔ انگریزی اس کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ چناچہ کتاب پر edited by غلط نہیں لکھا ہے۔ مجھے ان کہانیوں کی نثر کو مہذب کرنے میں کافی محنت کرنی پڑی، بعض اوقات حدف بھی کرنا پڑا۔ چلیے کتاب آپ کو پسند آگئی ۔ اچھا ہوا۔

میں نے اگست والے خط میں شاید لکھا تھا کہ میں نے مس بیڈر سے آپ کے داخلے بارے میں گفتگو کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کے کراچی والے کورسوں کے grades کوجب Convert کیا گیا تو ان کا اوسط cut off پوائنٹ سے نیچے آیا۔ لیکن بس ذرا ہی۔ انکا کہنا ہےکہ اگر آپ آئندہ ستمبر میں وژن اچھے گریڈز لے آئیں تو داخلے پر نظروں ثانی ہوسکتی ہے۔ ان کے پاس فائل موجودہی ہے۔ صرف آپ کو اتنا لکھنا ہوگا کہ اسے reactivate کردیں۔ یہاں ایک ترکی ہیں جو شاید سول انجنیئرنگ میں پروفیسر ہیں۔ میری ان سے معمولی سے علیک سلیک ہے۔ میں ان سے بات کر سکتا ہوں۔ شاید انڈسٹریل انجنیرنگ کے شعبے میں کا کچھ اثر در سوخ ہو۔

"وقت " بڑی عجیب چیز ہے۔ یہاں اردو میں کسی T.A کا تقرر خاصا غیر یقینی ہو چلاتھا۔ اچانک حالات کا رخ بدلا آپ ان دنون یورپ کے ہوئے تھے۔ خد آپ کی منصوبہ بندی بھی خاصی غیر یقینی تھی۔ چناچہ ایک صاحب کو رکھ لیا گیا ہے۔ یہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ ٹھیک ٹھاک ہیں۔ یوں تو ، لیکن ان میں خود قرحمی، اعتماد کی کمی، وغیرہ وغیرہ مجھے خاص بری لگتی ہے۔ ایک لحاظ سے ان کی ناکامیاں مجھے دوسروں کی نظر میں خود اپنے ہر ایک منفی judgement محسوس ہوتی ہیں۔ یہ 1970 میں مجھ سے پہلے پہلے لسانیات پر میں ڈاکٹریٹ کرنے آئے تھے۔ آج تک ختم نہیں کی۔ دوسروں کی Charity پر گذارہ ہو رہا ہے جو مجھے سخت اذیت میں ڈال دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں ہم لوگ ایمانداری اور محنت سے اپنے لیے دنیا میں مقام پیدا کریں۔ الغرض ان تمام اوصاف مردودہ کے باوجود قسمت کے دھنے ہیں۔ کچھ نہ کچھ ہوہی جاتا ہے۔ میں آپ کسی صلاحیت اور استحقاق کو دیکھتا ہوں اور ان کے افضال کو تو سخت کوفت ہوئی ہے۔ ایسے ملحوں میں مجھے زندگی بڑی اواس سی چیز لگنے لگتی ہے۔

میں کیوں واپس کی سوچتا ہوں؟۔ یہ داستانہ خاصی طویل ہے۔ ایک جملے میں اس ملک سے کسی سطح پر مفاہمت نہیں کر سکتا۔ جب ملاقات ہوگی تو اس کے بارے میں گفتگو رہے گی۔ (یہی ملک کیا، شاید کسی ملک سے مفاہت ممکن نہیں۔ لیکن یہاں کی خستاخی ناقابل برداست ہے۔)

مجھے تو یہ عربی / اردو والا four پسند نہیں آیا۔

والسلام

آپ کا

میمن

برادرم اجمل کمال ۔

یہ بھی کیا کہ آدمی نئےنئے رکارڈ قائم کرنے کے خبط میں بالکل ہی منہ میں گفگیاں دے کر بیٹھ جائے ! آپے کا خط نہیں آتا تو عجیب عجیب ساخلا اردگرد سنانے لگتا ہے۔ پچھلے سال ہم دونوں جس گردن توڑ رفتار سے ایک دوسرے کو خط لکھتے رہےہیں اس کے بعد چانک موجودہ تعطل سے دفاع ۔۔۔گیا ہے۔ جسیے کوئی شدید وقت اپنے خول میں گھٹنے لگے۔

تو کیا ماجرا ہے؟ دکھی تو کسی بات کا دکھ ہے؟ مصروف ہیں تو یہ کون سی نئی مصروفیت گلے لگائی ہے؟

یورپ سے واپسی کے بعد آ پ کا ایک ہی خط ملا ہے، جو میرا خیال ہے جون میں کسی وقت آیا تھا۔ جوں ہی میں نے دوخط لکھے تھے (13 اور 21 کو) پھر ایک خط 16 جولائی کو بھیجا تھا۔ پتا نہیں یہ آپ تک پہنچے بھی یا نہیں۔ ممکن ہے آپ نے اس مدت میں کوئی غلط لکھا ہو۔ ایسا ہے تو یہ مجھ تک نہیں پہنچا ۔ بہرحال ، برادر چند لمحے ضرور ڈھونڈ نکالیے اور مجھے خط لکھے۔

آصف کا خط ملا۔ اس میں "آوارگی" پر تبصرے کی ٹائپ شدہ ، کاپی بھی تھی۔ آپ کو تو معلوم ہی ہوگا۔ وہ ستمبر میں امریکہ آرہا ہے۔ بس اب آپ بھی جلد آجائیے ۔ پھر زینت بھی آجائیں گی اور ہم اپنا الگ مانیا بنالیں گے۔ اس پر یاد آیا ۔ آُ کےداخلے کی با ت کسی مرحلے میں ہے ؟ اب پروگرام کیا ہے؟ اور وہ قرض حسنہ کا معاملہ کیا ہوا؟

ادھر کچھ عجیب سے حادثے ہوئے ، جن کے اثر سے طبیعت نہوز ۔۔رہے۔ معاصراف نوں کے تراجم کا جو انتخاب تیار کیا تھا اس کا پیش لفظ اب کہیں جا کر کوئی افقہ بھر تیل ختم ہوا ہے۔ اس پر پورے ڈاھائی ماہ لگ گئے۔ الغرض کتاب پبلشر کو صوابدید کےلیے اسی پیر کو بھیجدی ہے۔ دہدہ باید ! میں چاہتا تھا کہ آپ بھی ایک نظر پیش لفظ دیکھ لیتے۔ میکسکن کارلوس فیونتس کی نئی کتاب حال ہی میں نکلی ہے: Myself with others کافی دل چسپ ہے۔ مختلف تحریروں کا مجموعہ ہے۔ اس میں ایک تحریر کنڈیرا پر بھی ہے۔

آپ کا عشق بلا خیز و جہاں سوز کسی نزل میں ہے؟ میں نے سنا ہےکہ اب آپ دونوں کی باقائدہ منگنی ہوگئی ہے۔ مبارک باد ! چلیے اب آپ کے رسی تڑا کر بھاگ نکلنے کا امکان نہں رہا۔

رے بھئی یہ آپ کے ملک میں کیا ہوگیا؟ خدا خیر کرے۔ گوں ٹھیک ہی کہتے ہیں: اس ملک کا بے چلے جانے خدا کے وجود کی سب سے بڑے دلیل ہے۔

آپ خط نہیں لکھتے ۔ تو کیا ہوا۔ کم از کم رینت تو پابندی سے یاد کرلیتی ہیں۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

16 جولائی 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 19 جون کا نوشتہ یہاں 8 جولائی کو فراماں فراماں پہنچا ۔ نئے نئے رکارڈ قائم رہے۔ ہیں۔ آپ کو میرا 2 ئی کاخط اب تک نہیں ملا ۔ کمال یہ کہ 9 ئی کو جو خط میں نے شمس الرحمٰن فاروقی کو لکھا تھا۔ وہ بھی فزل تک نہیں پہنچا ۔ مدت سے غلا م محمد کا خط نہیں آیا۔ اوائل ئی میں انہیں بھی ایک فخیم لفافہ بھیجا تھا جس میں ان کی مطلوبہ کوئی چیز یں تھیں۔ اب یہ محسوس ہوتا ہےکہ شاید وہ خط انہیں نہیں ملا۔ گویا پوری ایک کھیپ کھیپ ہوئی۔ انا اللہ۔۔۔

لیکن خدا کرے آپ کو میرا 21 جون والا خط مل گیا ہو۔ اس میں انڈسٹریل انجنیرنگ کے شعبے سے میری گفتگو کا ماحصل درج تھا۔ GRE کا آپ کا اسکور تو اچھا خاصا ہے۔ ہم اپنے شعبے میں کبھی کبھی اس سے آدھے اسکور والوں کو داخلہ دیدیتے ہیں۔ ممکن ہے انجنرنگ والوں کے مطالبات اور توقعات زیادہ ہوں۔ ٹوفل کے اسکور کا مجھے کوئی اندازہ نہیں کہ وافی و شافی ہے یا نہیں۔

جسے آپ لہجے کی کنکی کہ رہےہیں وہ ایک بالکل غیر متوقعہ صورتحال سے Conformationہے پیدا ہونے والے ۔۔۔اور رسکتے کا نتیجہ رہی ہوگی۔ میں اس سلسلے میں کوئی صفائی نہں پیش کروں گا۔ ظاہر ہے ہر شخص اپنے تجربات اور تناظرات سے ہی تاڑ قائم کرتا ہے۔ اب ذرا میرے ایک تائڑ کابھی اظہار ہوجائے: ان دنوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہماری مراسلت میں پہلے کا سارنگ نہیں رہا ہے۔ اسکے کئی وجہیں ہوسکتی ہیں۔ مثلا موٹی سی بات تو یہی ہےکہ زینت کی وجہ سے آُ کی زندگی پر کچھ نہ کچھ پابندی عائد ہوگئی ہے۔ چونکہ اب آپ کے سامنے ایک خاص مقصد ہے، آپ اس کے حصول کےلیے کوشش کر رہے ہیں جس کا بدیہی عدیم انوصی ہے۔ اگر بات یہی ہے تو پھر قابل تشویش نہیں۔ اگر وجہ کوئی اور ہے، تو ہم دونوں کو چاہیے کہ بالغوں کی طرح اس کا سامنا کریں۔

زینت کا خط کل ملا۔ اب وہ اپنی بہن کی شادی میں کراچی نہیں آرہیں۔ مگر ان کے بھائی آرہے ہیں۔ زینت نے لکھا ہےکہ ریاض شاید آپ سے ملیں گے۔ اگر آپ دونوں میں سے کسی کو بہت زیادہ زحمت نہ ہو تو کتاب کی چنہ جلدیں (قنی بھی ریاض لاسکیں) ان کے ہاتھ بھجوائی جاسکتی ہیں۔ آپ پوچھ لیجئے گا۔ وہ ایسی پر مجھے بھیجدیں گے۔

کیے نعیم صاحب سے ملاقات ہوئی؟

بھئی یہ تو کمال ہوگیا۔ آصف تبصرے لکھ ڈالے۔

پتا چلا کہ خالدہ حسین اب کراچی سے اسلام آباد اٹھ آئی ہیں۔ ظاہر ہے آصف کو اس سلسلے میں مایوسی ہی ہوگی ۔ میں نے بے چارے کو بے کا پریشان کیا۔

میرا بڑا لڑکا ان دنوں باہر گیا ہوا ہے۔ اب شاید شام پہنچ گیا ہو۔ ابھی تک خط نہیں آیا۔ کافی متفکر ہوں۔ ان دنوں یورپ کے بہت سے شہروں میں جپسی بچے جو جیب تراش میں ماہر ہوتے ہیں چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان کا شکار غیر ملکی سیاح ہوتا ہے۔ میں نے عالم کو سمجھایا تو تھا لیکن بہرحال نوجوان ، اس لیے ، ناتجربے کار ہے۔ پھر وہ شاید یہ یونان سے کشتی کے ذریعے ترکی جانے والا تھا۔ خبر آپ نے سن ہی لی ہوگی ۔ اصل میں ان دنوں اتنی غیر یقینی ہےکہ آپ کسی سامنے کے خلا ف پیش بندی نہیں کر سکتے۔

اب 21 کو ناکا کو اور انیس اپنے دور ے میں نکلنے والے ہیں۔

اور سنا ہے ، کیا حال چال ہیں؟ لاہور والوں سے خط و کتابت رہی؟ پچھلے دنوں ، سناتے قرۃ العین اور براج مین ۔۔۔ آئے ہوئے تھے اور ہر دونے اپنے اپنے مخصوص انداز میں تہلکے مچائے۔

کمال صاحب یا اجمل صاحب ۔ میں بے حد اکتا گیا ہوں۔ دو چار سال ، یا بہت سے بت آٹھ نو سال میں دونوں لڑکے جو کچھ بننا ہے بن جائیں گے اور میری ذمہ داری ختم ہوگی۔ اس ملک میں میرے لیے کچھ نہی رکھا۔ سوچتا ہوں واپس چلا جاوں ۔ بیوی یہیں رہے۔ لیکن اس خیال سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ ۔۔کیا ہوگا۔

آپ کا کیا خیال ہے! اپنی رائے سے "نوازیے"

جی ہاں، میرے شب و روز بالکل خوشگوار ہیں۔ آپ سنیا ہے آپ کےکیسے ہیں۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

21 جون 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

یہ خوش گوار اتفاق شاید دوسری یا تیسری بار ہو رہا ہے۔ آپ اور زینت کے خطوط ساتھ ساتھ ملے۔ (یہ عجیب سی تثلیث قائم ہوگئی ہے: میں کبھی کبھی آپ دونوں کو اپنے سے Equidishart پاتا ہوں)۔ لیکن زینت کا خط ایک دن بعد کا لکھا ہوا ہے۔ یعنی 12 جون کا 11 جون کا ہے) اس حساب سے دیکھیں تو پاکستانی ڈاک کا نظام اتنا گیا گذرا بھی نہیں، لیکن 12 جون کا۔ (آپ کا 11 جون کا ہے) اس حساب سے دیکھیں تو پاکستان ڈاک کا نظام اتنا گیا گذرا بھی نہیں۔ لیکن اس اعتبار سے دیکھیں کہ آپ کو میرا 2 مئی کا پروگرام نہیں ملا۔ تو واقعی بڑا تشویش ناک ہے۔

ہر چند 2 ٹی والے خط میں کوئی خوش کق بات نہیں کہی گئی تھی۔ (کہ یہ صرف کتابوں کی رسید کا اطلاع وغیرہ تھا، (آپ نےہدایت کی تھی رسید فوری بھیجوں) لیکن اب یہ اتنا بھیانک بھی نہیں تھا۔ شاید ۔ البتہ ا س میں ایک جملہ ایسا تھا جو نادرست یا خلاف واقعہ نہ ہونے کے باوجود مجھے،بہرحال ، نہیں کھنا چاہیے تھا۔ وہ تھا I’m in a stae of daze ۔

میں یہ تو نہیں مانوں گا کہ چونکہ طباعت اور جلد سازی کی جملہ عملیات ہاتھ سے انجام دی جاتی ہیں اس لیے کتاب کے معیار کو کسی بھی طرح یقینی نہیں بنایا جاسکتا (پاکستان میں کتابیں بری نہیں چھپتیں۔ آپ اپنی سابقہ تمام مطبوعات کو دیکھلیں۔ برائی ساری کتابت میں ہوتی ہے؟ لیکن یہ مان لیتا ہوں کہ وہاں ایسی کتاب کا چھپنا جو ہم دونوں کی توقعات پر پوری اترے ذرا مشکل ہے۔

آپ کی ایک بات سے تکلیف ہوئی۔ مجھے کسی تکلیف کا اظہار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر تکلیف بہت ذاتی سی چیز ہوتی ہے۔ تو چلیے اسے اچنبھا کیوں نہ کہ لیں۔ وہ رقم میں نے اپنی کتاب چھپوانےکے لیے نہیں دی تھی۔ اشاعت کےسلسلے میںمجھے آپکی مساعی پسند آئی تھیں اور میں چاہتا تھا کہ یہ کام جاری رہے۔ یہ فیصلہ تو میں نے آپ سے 58 ء میں پہلی ملاقات کے بعد ہی کرلیتا تھا۔ اگر دوسری ملاقات ہوجاتی تو اتنی ہی رقم یا جتنی بھی اس وقت موجود ہوتی ۔ دینے کی کوشش کرتا۔ اس وقت تو "آوارگی" یا " حصار" کا وجود بھی نہیں تھا۔ میرا خیال تھاکہ آپ میری بات سمجھ گئے تھے ۔ خیر ۔ میں اتنی ہی رقم آپ کو اور بھجوادوں گا۔

ویسے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے میری بات سے اتفاق کیا اور اپنے موجودہ حالات کے پیش نظر افانوی مجموعے کی اشاعت کی ذمے داری قبول نہیں کی۔ مجھے تھوڑا ساغم ہے تو اس محنت کا جو اس کو کمپیوٹر پر چیڑھانے میں صرف ہوئی۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ میرا دسمبر جنوری میں شاید پاکستان آنا ہو ۔ کیمرہ ریڈی کاپی لیتا آؤں گا اور سلیم سے بات کروں گا۔ شاید وہ ریاض کو چھاپنے پر آمادہ کرلیں۔ قباحت ہے تو یہ احساس کہ ریاض شاید ملی امداد مانگ بیٹھے گا۔ دیدہ باید ۔ آپ فرصت سے بقیہ پروف پڑھ کر بھجوا دیجئے گا۔ داد دینے کے معاملے میں آپ خاصے کنجوس واقع ہوئے ہیں۔ تین بار لکھ چکا ہوں کہ بتائیں وہ کون سے تین اقانے ہیں جو آپ کو پسند آئے۔ خیر جانے دیں۔

میں نے ایک خط 13 جون کو لکھا تھا۔ چونکہ راستے میں ضائع بھی ہوجاتے ہیں اس کا نفس مضمون دوبارہ لکھتا ہوں: میرے دوست C.M NAIM اس ماہ کی 27,26 تک کراچی پہنچ رہے ہیں اور ہفتہ عشرہ قیام کر کے لاہور وغیرہ نکل جائیں گے اور جولائے کے آخر میں دہلی پہنچیں گے۔ اگر بہت زیادہ زحمت نہ ہو تو "آوارگی" کے 5 نسخے انہیں اس پتے پر پہنچا یا پنچوا دیں۔ C/o Yusuf Ali, 90/3 Darulaman, C.H.S Karachi-5 فون نمبر 411920۔ کیا آپ نے فاروقی اور حنفی صاحبان کو کتاب بھجوا دی ہے؟ جوبھی صورت ہو، ایک وقفےپر لک کر نعیم صاحب کو بتا دیں۔ ان دنوں تو آپ کو سانس لینے کی مہلت بھی بمشکل ملتی ہوگی۔ ملے تو سفید کاغذوالے 5 نسخے مجھے اور بھیجدیجے گا۔ زینت نے لکھا ہے کہ وہ شاید جولائی کے آخر میں اپنے بہن کی شادی میں شرکت کےلیے کراچی آئیں۔ اگر آپ دونوں کو کوئی زمر مانع نہ ہو تو کتاب کی جتنی کاپیاں دو لیجاسکیں۔ انہیں دیدیجئے گا۔ و ہ بیگ سے آہستہ آہستہ Surface mail سے بھیجدیں گی۔ اگر بہت زیادہ زحمت ہوتو رہنے دیں۔ کیا آپ نے کتاب احمد علی اور غلام محمد صاحبان کو بھجوادی ہے؟

آپ اپنی مصروفیت کا ذکر کرتے ہیں اور مجھے اپنا زمانہ یاد آجاتا ہے۔ یکم اپریل 1967 کو عاصم پیدا ہوا، اسی دن یونیورسٹی کا کواٹر شروع ہوا (دس ہفتے کا) ۔میں پڑھابھی رہا تھا۔ 3 سیمنار لے رکھے تھے، Ph.Dکے امتحانات کی تیاری الگ ادھر گھر میں کھانا پکانا الگ ، شاپنگ الگ، اور کپڑوں کی دھلائی کی مشین تک جانا، جو ایک میل دور تھھی، وہ الگ ۔ اور مزہ یہ کہ کار تھی نہ کار چلانا آتا تھا۔ لیکن وہ وقت گذر گیا۔ (ہاں میں یہ لکھتا تو بھول ہی گیا کہ ان مشقوں پر بھیانک غربت مستزاد)

ہاں صاحب، یہ تو کو اب میں ہڈی والی بات ہوگئی۔ لیکن آپ ان دنوں آصف سے کچھ زیادہ ہی بیزار لفظ آنے لگے ہیں۔ کیا ہوا؟ چلیے اچا ہوا کہ آپ یورپ کی سیر کرآئے۔

اگر آپ خط لکھتے وقت میرے خط سامنے رکھا کریں تو بہت سی جواب طلب باتوں کا حساب بے باق ہوجا یا کرے اور مجھے ان کے بارے میں بار بار نہ لکھنا پڑے۔ کیوں نہ ہم یہ محنت بانٹ لیں، کہ دونوں ہی مصروف ہیں، میں شاید کم مصروف نظر آتا ہوں، تو آپ نے بھٹی صاحبہ کے شعری انتخاب کے سلسلے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟

میں نے آج صبح مزبیڈر کو فون کیا تو پتہ چلا کہ آپ کی درخواست انہیں ابھی تک نہیں پہنچی ہے۔ میں نے تاکید تاکہا کہ، بقول آپ کے ، گریجویٹ اسکول پہنچ گئی ہے۔ بولیں پہلی کاپی جو شعبے جانی چاہیے تھی، نہیں بھیجی گئی۔ خیر میں نے ہدایت کی کہ فوراً گریجویٹ اسکول کو فون کر کے معلوم کریں او ر پھر مجھے فون کریں۔ ان کا گھنٹہ بھر فون آیا کہ گریجویٹ اسکول سے انہوں نے بات کرلی ہے اور وہ لوگ انہیں ایک کاپی بھیج رہے ہیں۔ اب وہ سفارشی خطوط کی منتظر ہیں۔

والسلام

آپ کا

میمن

13 جون 88ء

برادرم اجمل کمال صاحب

امید ہےکہ آپ اپنی حالیہ فتوحات یورپ کے بعد بخیر و عافیت واپس کراچی پہنچ گئے ہوں گے۔ اٹلی میں کیے انتظام کیا؟ ہوا ، ذرا صل ، کیا تھا، اور کیسے ؟ اٹلی کو یورپ میں وہی شہرت حاصل ہے جو مصر یوں کو مشرق وسطیٰ میں : نمبری چار سو بیس !

آپ ٹیلی فون ہر گفتگو کے دوران میرے دوٹوک منفی جوا ب سے قدرے چکرا ضرور گئے ہوں گئے۔ لیکن حقیقت ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کی مدد کرنے کے قابل نہ تھا۔ امریکہ میں خوش حال زندگی گذارنے والے کے بارے میں بظاہر یہ گمان ممکن نہیں کہ قابل نہ تھا۔ امریکہ میں خوش حال زندگی گذارنے والے کے بارے میں بظاہر یہ گمان ممکن نہیں کہ کسی وقت بھی اس کی جیب 500 ڈالر سے خالی ہوگی۔ کبھی آپ سے ملاقات ہوگی تو وضاحت کی کوشش کروں گا۔

آپ کی یہاں مرضی کا کیا بنا؟ توقع ہےکہ آپ نے رجسٹری سے بھجوائی ہوگی۔ لکھیے گا۔ پھر کوشش کرکے دیکھی جائے۔

جب تک یہ خط آپ کو ملے گا۔ ۔۔۔ لوٹے ہوئے آپ کو اچھا خاصا وقت گذر چکا ہوگا۔ یعنی تکان اتر چکی ہوگی اور زندگی معمول پر آچکی ہوگی۔ میرا 20 ئی کا مفصل (انگریزی) خط ملا ہوگا۔ بہت ساری باتیں جمع ہوگئی ہیں، وقت ہو اور مضائقہ نہ ہو تو متوجیہ ہوں۔

میں نے شمیم حنفی شمس الرحمٰن فاروقی ، اور غلام محمد کو "آوارگی" بھجوانے کی درخواست کی تھی۔ امید ہےکہ یہ کام آپ نے کر دیا ہوگا۔ نہ کیا ہو تو ازراہ کرم کردیں، اور حقدر جلد ممکن ہوسکے۔ اب دو اور فرمائشیں کرنی ہیں:

C.M NAIMجو شگاگو یونی ورسٹی میں پڑھاتے ہیں، اس ماہ کی 27 ، 28 کو کراچی پہنچ رہے ہیں؛ ہفتہ عشرہ ۔۔ٹھر کر لاہور ، وغیرہ نکل جائیں گے اور پھر ہندوستان ۔ کیا آپ "آوارگی" کی 5 جلدیں (عام کاغذ والی) ان کو پہنچا یا پنچووا سکیں گے؟ ان کا کراچی کا پتہ اور فون نمبر یہ ہیں: C/o , Yusuf Ali, 90/3 Darulaman, C.H.S., Karachi-5 فون نمبر 411920 ۔

یکم جولائی کے اس پاس اگر رابطہ قائم کرلیں تو بہت مناسب ہوگا۔ اگر اس وقت تک آپ جلدیں شمیم اور فاروقی کو بھیج چکے ہوں تو ایک رقع پر یہ اطلاع لکھدیجے گا تاکہ نعیم صاحب کو معلوم ہوجائے۔

ڈیڑہ ماہ یا زیادہ ہو رہا ہے میں نے آصف کو لکھا تھا کہ نعیم عاصمی اور خالدہ حسین کے تھوڑ ے بہت کوائف جمع کر کے مجھے بھجوا دیں کہ انگریزی والی کتاب کےلیے تعارفی نوٹ لکھنے ہیں اور وہ رکی پڑی ہے۔ اللہ کے بندے نے پلٹ کر خبر تک نہیں لی۔ ذرا یاد دہانی کرادیں۔ اگر وہ یہ کام نہیں کر سکتے تو بتائیں، میں کوئی اور صورت نکالوں ۔

آپ کے فون کے ہنقے عشرے بعد وہ پیکٹ ملا جو آپ نے ہالینڈ سے بھیجا تھا۔ کہانیوں کی پروف ریڈنگ کا بے شکریہ۔ جلد یا سویر بقیہ پر بھی نظر ثانی کر کے بھجوا دیں۔

موجودہ ٹرپ کے بعد آپ کے مستقبل کے حوالے سے کیا عزام اور منصوبہ جات ہیں؟ زینت کا کیاارادہ ہے؟ وہ امریکہ تاری ہیں؟ جر کے۔۔، آپ نے دوتین اور یونی ورسٹیوں میں بھی داخلے کی درخواست بھیجی تھی۔ کیا بنا؟

خدا کرے کہ آپ کا کام میڈیسن ہی میں بن جائے۔ مجھے ایک رفیق مل جائے گا اور آپ کو بہت سی اور چیزوں کے سلسلے میں بہت زیادہ تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی۔

آپ کے خط کا انتظار رہےگا۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران